عبرت نامہ

عبرت نامہ

معہ میلاد النبی ﷺ
حمد باری تعالیٰ

DATA ENTERED

مصنف:
حاجی راؤ بشیر احمد
سابقہ موضع نھوانہ تحصیل حصار
حال موضع کوٹ ہرو تحصیل میلسی ضلع وہاڑی

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام ـــــــــ عبرت نامہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف ـــــــــ حاجی راؤ بشیر احمد

کمپوزنگ ـــــــــ منظور الکتابت

پرنٹنگ ـــــــــ اعجاز ریاض پرنٹرز 38 اردو بازار لاہور

تاریخ اشاعت ـــــــــ اپریل 2008

تعداد ـــــــــ 200

قیمت ـــــــــ -/150 روپے

76646

Marfat.com

انتساب

اپنے محترم والدین مرحومین و مغفورین حاجی مقبول احمد خانؒ اور حاجن جنت بی بیؒ کے نام برائے ایصال ثواب جنہوں نے مجھے حقیقی دینی وعلمی ماحول میں پروان چڑھا کر اپنا فرض احسن طریقے سے ادا کیا۔

دعا گو ہیں

تیرے مقبولوں میں مقبول بھی مقبول ہوجائے
تیری رحمت سے مل جائے جگہ جنت کو جنت میں

Marfat.com

والدین مرحومین مغفورین
کے لئے منظوم دُعا

تیرے مقبولوں میں مقبول ابھی مقبول ہو جائے
تیری رحمت سے مل جائے جگہ جنت ۲ کو جنت میں

نمبر ۱: والد صاحب حاجی مقبول خانؒ ۱۹۸۵۔۰۶۔۰۴ بروز منگل بمطابق ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ صبح سحری کھانے کے فوراً بعد وصال ہو گیا۔

نمبر ۲: والدہ صاحبہ حاجن جنت بی بی ۹ جنوری ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ۷ بجے شب بمطابق ۳ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ کو وصال ہو گیا

Marfat.com

راہِ نجات

لوگو یاد رکھو

میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو کبھی ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔

لوگو یاد رکھو

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں لہٰذا اپنے رب کی عبادت کرنا، پانچ وقت کی نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، خوشی، خوشی اپنے مال کی زکوٰۃ دینا اپنے پروردگار کے گھر کا حج کرنا اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرنا، ایسا کرو تو اپنے پروردِگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اقتباس خطبہ حجتہ الوداع

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ باری تعالیٰ

دیکھتے ہیں دیدۂ عبرت سے جب یہ کائنات
پتے پتے سے عیاں ہوتی ہے صنّائی تیری

آسمانوں میں زمیں پر اور جو اُن کے درمیاں
ہر جگہ مخلوق کرتی ہے ثنا خوائی تری

عرش سے تافرش تک کیسا حکیمانہ نظام
چل رہا ہے ازل سے ہے شان ربائی تیری

پردہ حائل کردیا دو دریاؤں کے درمیاں
برزخی دیوار لیکن لا نظر آئی تیری

تین سو نو سال سو کر، کر دیئے بیدار کہف
عقل والوں کو ملی اس میں مسیحائی تیری

کلب کو حاصل ہے ولیوں کی رفاقت کا شرف
بانٹتی ہے عزت وذلت شہنشاہی تری

لاسکا کوئی نہیں، نہ لائے گا کوئی کبھی
ایک بھی آیت کوئی مثلِ قرآنی تیری

ہے تیری شانِ رحیمی کا سمندر بیکراں
عاصی وخاطی کو حاصل ہے شکیبائی تیری

"نَحنُ اَقرَبُ" سے عقل محو تماشہ جب بنی
نظرِ غایت سے جو دیکھا، دیکھی ہرجائی تیری

حاجی راوبشہ

حمد باری تعالیٰ

تو ہی خالقِ تو ہی رازق تو ہی رحمان وقادر ہے
نہیں طاقت کسی کی جو تیری قدرت بیاں کردے

تیرا ثانی نہیں کوئی ازل سے ، ہے تو ہی یکتا
عیاں کو تو نہاں کردے نہاں کو تو عیاں کردے

اگر سو سال کا کافر پڑھے کلمہ شہادت کا
تیری شانِ رحیمی اس کا جنت میں مکاں کردے

تیری حکمت کو تو ہی جانتا ہے کوئی کیا جانے
توں چاہے موسیٰ کو فرعون کے گھر میں جوان کردے

Marfat.com

ازل سے چل رہا ہے انتظامِ فلک با قاعدہ
اگر وسعت پہ آئے ہر ستارہ ، اِک جہان کر دے

مزین کردیا یہ نیل گوں کیا ستاروں سے
اندھیری رات کا رہبر رہے وہ کہکشاں کر دے

تیرا ساغر جو چند لمحے اگر جنبش میں آجائے
سونامی کی شکل میں آہ لاکھوں بے نشان کر دے

بڑھی حد سے زیادہ ہاجرہ کی بیقراری جب
ذبیح اللہ کی ایڑی تلے زم زم رواں کر دے

بیت مطلوب ہوں میرے نزع کے وقت یا اللہ
تیرا کلمہ شہادت کو میری وردِ زبان کر دے

حاجی راؤ بشیر احمد

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔

میں بوقت سحر اک چمن میں گیا
ٹہنیوں میں کھلے پھول تھے جابجا
گل سے پتوں سے میں نے سنی یہ صدا
پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کر کے وضو
اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ

پوچھا بلبل سے میں نے کہ یہ تو بتا
گل پہ ہے اس قدر کیوں تیرا دل فدا
بولا خوش ہو کے بتادوں سب
تجھ کو کیا آہ، میں آئی پسینہ احمد کی بو
اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ

Marfat.com

پوچھا قمری سے میں نے کہ
اے باوفا بیٹھ کر یہ سر دپا تو گاتی کیا ہے
بولی کرتی ہوں خالق کی حمدوثناء
میری کوں کوں کا یہ راز سمجھا توں
اللہ۔اللہ۔اللہ۔اللہ

دیکھی اک دن فقیروں کی محفل مزح
تھا زمیں پر بچھونا بچھا گھاس کا
تھا فقیروں کا ہی ہر طرف جمگھٹا
اور پڑھتے تھے سب مل کر وہ ذکرِ ھو
اللہ۔اللہ۔اللہ۔اللہ

پوچھا منصور سے دار پر جب چڑھا
کہ انلحق کے کہنے میں کیا راز تھا
بولا سچ کہہ رہا ہوں ہے قسم خدا
بعد مردن پکارے گا میرا لہو
اللہ۔اللہ۔اللہ۔اللہ

Marfat.com

جب گئے عرش پہ وہ حبیبِ خدا
کہہ رہے تھے فرشتے کھڑے جا بجا
تیری خاطر ہے پیدا ارض و سماں
مرحبا مرحبا شان والا ہے تو
اللہ۔اللہ۔اللہ۔اللہ

تیرا خادم ہوں لیکن گنہگار ہوں
تو بحرِ کرم میں شرمسار ہوں
میں شفاعتِ نبیؐ کا طلبگار ہوں
تو نے فرما دیا ہے کہ لا تقنطو
اللہ۔اللہ۔اللہ۔اللہ

Marfat.com

نعت شریف

Marfat.com

نعت شریف

ذرا غافل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے
تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اسے کیڑوں نے کھانا ہے
تو اپنی موت کو مت بھول، کر سامان چلنے کا
زمین کی خاک سونا ہے ایٹوں کا سرہانا ہے
نہ بیلی ہوسکے بھائی، نہ بیٹا، باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
کہاں ہے زورِ نمرودی! کہاں ہے تختِ فرعونی
گئے سب یہ چھوڑ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیزا! یاد کر جس دن عزرائیلؑ آئیں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سنگ، اکیلا تو نے جانا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا عزوجل کے ذکر سے غافل
کرے دعوی کہ یہ دنیا میرا دائم ٹھکانا ہے
غلام اک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غُرہ
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

Marfat.com

نعت شریف

یا محمدؐ مصطفیٰ جلدی سے لو میری خبر
کون پوچھے گا بھلا گر آپؐ ہی بھولے اگر
یوں لگی دل میں تمنا آپ کے دیدار کی
ہوگیا دشوار پاکستان میں رہنا سر بسر
ہوگئے بے ہوش موسیٰؑ جب ہوئے جلوہٗ نما
جل کے سُرمہ طور ہوا نور جب آیا نظر
ربّ نے تابانی تیرے ایسی رخِ انور کو دی
یہ حَسِینِ کیا چیز ہیں سب ہیچ ہیں نجم و قمر
چھاگئی تھی دہر میں ہرسُو اندھیری رات جب
روشنی ممکن نہ تھی اگر آپؐ نہ لاتے سَحر
جب قیامت میں میرا میزان ہونامہٗ اعمال
بیقراری میں نظر ڈالوں گا میں اِدھر اُدھر
آپؐ جب آئیں گے نظر فوراً پکارے گا بشیر
یا محمدؐ مصطفیٰ جلدی سے لو میری خبر

نعت رسول ﷺ

بوقتِ حاضری روضہ مبارک

اے سرور عالم صلی علیٰ تیرے بلوانے پر آیا ہوں
مجھ عاصی کو یہ شرف مِلا تیرا مہمان بن کے آیا ہوں
بے زَر بے سروسامان ہوں میں تحفے کیلئے میں کیا لاتا
کچھ ہار درودوں کے اپنے اشکوں میں بھگو کے لایا ہوں
تیرے در پہ جو سائل آتا ہے ملتا ہے اس کو بن مانگے
اے رحمتِ عالم ختم رسل میں نادم ہو کے آیا ہوں
اے دربانو رحم کرو مجھے جالی تک تو جانے دو
چھپا کے میں اشکِ جگر سے چند قطرے آنکھوں میں لایا ہوں
او منتظمین جلدی نہ کرو چالیس نمازیں پڑھنے دو
یہ دیکھو میں اپنے آقاؐ سے منظوری لے کر آیا ہوں
جب اُلٹے پاؤں چل کر وہ گنبدِ خضریٰ چھوڑا تھا
لفظوں میں بیاں تو مشکل تھا ہاں دِل برما کے لایا ہوں
محفل جب مجھ سے پوچھے گی تو بشیر خوشی سے کہدے گا
میں مدّاح رسولِ اکرمؐ سے کچھ نعت سنانے آیا ہوں

حاجی راؤ بشیر احمد کوٹ ہرو

Marfat.com

جب مسجد نبویؐ کے..........

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمدؐ کا دربار نظر آئے

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے

مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار نظر آئے

چھوڑ آیا ظہوری میں دل وجاں مدینے میں
اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

محمد علی ظہوری

Marfat.com

گلدستۂ نعت

خادم کیتھلی

گوشے گوشے میں ہوا جشنِ چراغاں تم سے
ہوگئی محفلِ کونین فروزاں تم سے

جانِ نظارہ ہو تم، فصلِ بہاراں تم ہو
ہر کلی بن گئی آغوشِ گلستاں تم سے

تمہی مطلوبِ خدا ہو تمہی مقصودِ جہاں
سرِ تخلیقِ دو عالم ہے نمایاں تم سے

تم نے تہذیب کے سورج کو دیا اذنِ طلوع
ابنِ آدم کو ملا رُتبۂ انساں تم سے

سیرتِ پاک کی ایک ایک ادا قرآن ہے
ہم نے سیکھا بھی ہے سمجھا بھی ہے قرآن تم سے

کبھی محتاج نہ ہو دولتِ سلطانی کا
پر ہے اس طرح سے درویش کا داماں تم سے

قلبِ خادم کو ہوئے عشق کے انوار نصیب
چاند سورج ہے چراغِ تہہ داماں تم سے

خسروی اچھی لگی نہ سروری

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبیؐ کا چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰؐ کی چاکری اچھی لگی

والہانہ ہو گئے جو تیرے قدموں پر نثار
حق تعالیٰ کو ادا ان کی بڑی اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہؓ سرورِ کونین پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

Marfat.com

رکھ دیئے سرکار کے قدموں پہ سلطانوں نے سر
سرورِ کون و مکاں کے سادگی اچھی لگی

مہروماہ کی روشنی مانا کہ اچھی ہے مگر
سبز گنبد کی مجھے تو روشنی اچھی لگی

آج محفل میں نیازی نعت جو میں نے پڑھی
عاشقانِ مصطفیٰؐ کو وہ بڑی اچھی لگی

عبدالستار نیازی

Marfat.com

76646

میرے دل میں ہے یادِ محمدؐ..........

میرے دل میں ہے یادِ محمدؐ میرے ہونٹوں پہ ذکرِ مدینہ
تاجدارِ حرمؐ کے کرم سے، آ گیا زندگی کا قرینہ

ان کی چشمِ کرم کی عطا ہے میرے سینے میں ان کی ضیاء ہے
یاد سلطانؐ طیبہ کے صدقے، میرا سینہ ہے مثلِ نگینہ

میں غلام غلامانِ احمد، میں سگِ آستانِ محمدؐ
قابل فخر ہے موت میری، قابلِ رشک ہے میرا جینا

مجھ کو طوفان کی موجوں کا کیا ڈر، یہ نکل جائے گا رخ بدل کر
ناخدا ہیں مرے جب محمدؐ، کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ

دولتِ عشق سے دل غنی ہے، میری قسمت ہے رشکِ سکندر
مدحت مصطفیٰؐ کی بدولت، مل گیا مجھے یہ خزینہ

سکندر لکھنوی

Marfat.com

نعت

بھر دو جھولی مری یا محمدؐ لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی
کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو در پہ آیا ہوں بن کر سوالی

حق سے پائی وہ شانِ کریمی مرحبا دونوں عالم کے والی
اس کی قسمت کا چمکا ستارہ جس پہ نظرِ کرم تم نے ڈالی

زندگی بخش دی بندگی کو آبرو دین حق کی بچالی
وہ محمد کا پیارا نواسہ جس نے سجدے میں گردن کٹالی

حشر میں ان کو دیکھیں گے جس دم امتی یہ کہیں گے خوشی سے
آ رہے ہیں وہ دیکھو محمدؐ جن کے کاندھے پہ کملی ہے کالی

عاشق مصطفیٰؐ کی اذان میں اللہ اللہ کتنا اثر تھا
عرش والے بھی سنتے تھے جس کو کیا اذان تھی اذانِ بلالی

کاش پُرنم دیارِ نبیؐ میں جیتے جی ہو بلاوہ کسی دن
حالِ غم مصطفیٰؐ کو سناؤں تھام کر ان کے روضے کی جالی

پُرنم الہ آبادی

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

نعت

وابستہ آپ ﷺ سے جو میری ذات ہوگئی
اک اور زندگی کی شروعات ہوگئی

اک صبح سحر گنبد خضریٰ کے سامنے
اک صبح سحر قاطع آفات ہوگئی

اک التفات خاص مجھے مرحمت ہوا
آقا ﷺ کی مجھ پہ چشم عنایات ہوگئی

صحن حریم شوق میں منظر دھنک کا تھا
موسم کھلا تو نور کی برسات ہوگئی

اب شاعرِ رسول ﷺ میرا نام ہوگیا
اب مدحتِ نبی ﷺ ہی میری ذات ہوگئی

Marfat.com

ہر کلفت حیات مٹا دیا حضور نے
اے گردش زمانہ بھی مات ہوگئی

میں مجرم وفا تھا بڑا سرخرو ہوا
پیش نبی ﷺ جو فرد حسابات ہوگئی

اک حاجت حضوری کی برسوں سے تھی مجھے
وہ بھی قبول خواجہ حاجات ہوگئی

نعت وسلام اور میں آقا ﷺ سے ہمکلام
کتنی حسین صورت حالات ہوگئی

شوکت ہاشمی

Marfat.com

نعت سیّد الکونین صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم

ملتا ہے بحرِ درد سے دیدۂ نم کا سلسلہ
تا بہ ابد رواں دواں ان کے کرم کا سلسلہ

صبحِ ظہور اک طرف، یوم نشوز ایک سمت
دونوں سے ہے جڑا ہوا صدر امم کا سلسلہ

ارض سے تا بہ آسماں، چرخ سے تا بہ لامکاں
پھیل گیا کہاں کہاں حسنِ حرم کا سلسلہ

اک سحر شعور ہے، ایک نظامِ نور ہے
میرِ عرب کی زندگی شاہِ عجم کا سلسلہ

سبزہ وگل حضورؐ کی رحمتِ بیکراں کے رنگ
نجم و قمر جناب کے نقشِ قدم کا سلسلہ

پڑھتا ہوا درودِ پاک اٹھوں بروز حشر میں
نامِ نبیؐ لبوں پہ ہو، ٹوٹے جو دم کا سلسلہ

قدسی وانس وجاں ہوئے ذاتِ احد کے ہمنوا
زمزمۂ درود ہے فیضِ اتم کا سلسلہ

تائب کم سواد کو ایک جھلک سے ہی نواز
مہر حرا تمام کر شامِ اَلَم کا سلسلہ

حفیظ تائب

میری قسمت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

آنکھوں میں نور، دل میں بصیرت ہے آپؐ سے
میں خود تو کچھ نہیں، میری قیمت ہے آپؐ سے

ہے آپؐ ہی کے دم سے یہ ایمان کی زمیں
اور دین کی یہ چھت بھی سلامت ہے آپؐ سے

ہے آپؐ کا کرم یہ مری خواہش نمو
گو خاک ہوں مگر مجھے نسبت ہے آپؐ سے

یہ آپؐ ہی کا فیض دلوں کا گداز ہے
ان برف کی تہوں میں حرارت ہے آپؐ سے

جب آپؐ نے دکھائیں تو راہیں دکھائی دیں
یعنی دل و نگاہ کی وسعت ہے آپؐ سے

اس مہرومہ سے تیرہ شبی کم نہیں ہوئی
دنیا کو روشنی کی ضرورت ہے آپؐ سے

تسخیرِ کائنات مِرا منتہا نہیں
مجھ کو تو صرف آپؐ کی حاجت ہے آپؐ سے

شہزاد احمد

مرا پیمبر عظیم تر ہے

کمال خلاق ذات اس کی
جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

وہ شرح احکام حق تعالیٰ
وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری
وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی
وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

Marfat.com

جسے شرشش جہات دیکھوں
اسے غریبوں کے ساتھ دیکھوں
عنانِ کون ومکاں، جو تھامیں
کدال پر بھی وہ ہاتھ دیکھوں
لگے جو مزدور شاہ ایسا
نہ زر نہ دھن سربراہ ایسا
فلک نشیں کا زمیں پہ گھر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

وہ خلوتوں میں بھی صف بہ صف بھی
وہ اس طرف بھی وہ اس طرف بھی
محاذ و منبر ٹھکانے اس کے
وہ سر بسجدہ بھی سربکف بھی
کہیں ہو موتی کہیں ستارہ
وہ جامعیت کا استعارہ
وہ صبح تہذیب کا گجر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

بس ایک مشکیزہ اک چٹائی
ذرا ہے جو ایک چارپائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے
نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی
گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

جو اپنا دامن لہو سے بھر لے
مصیبتیں اپنی جان پر لے
جو تیغ زن سے لڑے نہتہ
جو غالب آکر بھی صلح کر لے
اسیر دشمن کی چاہ میں بھی
مخالفوں کی نگاہ میں بھی
امیں ہے صادق ہے معتبر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

Marfat.com

شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کام نظام اس نے
اور آپؐ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

وہ آدم ونوح سے زیادہ
بلند ہمت بلند ارادہ
وہ زہد عیسیٰؑ سے کوسوں آگے
جو سب کی منزل وہ اس کا جادہ
ہر اک پیمبر نہاں ہے اس میں
ہجوم پیغمبراں ہے اس میں
وہ جس طرف ہے خدا ادھر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

مظفر وارثی

Marfat.com

غلام شہ لولاک

رشک ہے کیوں نہ کرتے رفعتِ افلاک مجھے
لوگ کہتے ہیں غلامِ شہِ لولاک مجھے

وہ مقدر کا دھنی ہوں کہ دعا سے پہلے
بخش دی اس نے شہنشاہی ادراک مجھے

لب کشائی کی بھلا مجھ میں کہاں تھی جرأت
کردیا ان کی عنایات نے بیباک مجھے

میں جو زندہ ہوں تو صرف اس لیے اے کوئے رسول
اک نہ اک دن تو بلائے گی تری خاک مجھے

میں تو ہر رنگ میں آلودۂ عصیاں تھا قتیل
بارشِ اشکِ ندامت نے کیا پاک مجھے

قتیل شفائی

Marfat.com

رسولِ مجتبیٰ کہتے

رسول مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہیے

جبین و رُخ محمد کے تجلی ہی تجلی ہیں
کسے شمس الضحیٰ کہیے کسے بدرالدجےٰ کہیے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش بن جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علیٰ کہیے

غبار راہِ طیبہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاکِ شفا کہیے

مرے سرکار کے نقشِ قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے

محمد کی نبوت دائرہ ہے جلوہ حق کا
اسی کو ابتداء کہیے اسی کو انتہا کہیے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
مری آنکھوں کو ماہر چشمۂ آب بقا کہیے

ماہرالقادری

Marfat.com

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی..........

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰؐ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج والم لایا نہیں کرتے
نبیؐ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمدؐ ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

ارے او ناسمجھ قربان ہوجا ان کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

Marfat.com

یہ دربار رسالتؐ ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

محمد مصطفیٰؐ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

جو ان کے دامن اقدس سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

مولانا حامد علی خاں

Marfat.com

سلام بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ ارم، تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس مسلمانوں نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

ان کا محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

Marfat.com

وہ شمع اجالا جس نے کیا..........

وہ شمع اجالا جس نے کیا وہ شمع اجالا جس نے کیا
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

رحمت کی گھٹائیں پھیل گئیں افلاک کے گنبدگنبد پر
وحدت کی تجلی کوندگئی آفاق کے سینا زاروں میں

گر ارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈنے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

Marfat.com

جس میکدے کی ایک بوند سے بھی لب کج کلہون کے تر نہ ہوے
ہیں آج بھی ہم بے مایہ گدا اسؑ میکدے کے سرشاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمان و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانؓ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

مولاظفر علی خانؒ

لوح بھی تو قلم بھی تو

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب و خاک میں ، میرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا، تو نے طلوع آفتاب

شوکت سنجر وسلیم، تیرے جلال کی نمود
فقر جنیدؒ و بایزیدؒ، تیرا جمال بے نقاب

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب وجستجو، عشق حضورؒ و اضطراب

علامہ اقبال

Marfat.com

وہ نبیوں میں رحمت..........

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر وزبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ عزلوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آہ میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

Marfat.com

پڑی کان میں دھات تھی اک نکمی
نہ کچھ قدر تھی نہ قیمت تھی جس کی
طبیعت میں تھے اس کے جوہر جو اصلی
ہوئے سب تھے مٹی میں مل کر وہ مٹی
نہ تھا ثبت علم قضا و قدر میں
کہ بن جائیں گے وہ طلا اک نظر میں

سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا
حقیقت کا گُر ان کو اک اک بتایا
زمانہ کے بگڑے ہوؤں کو بنایا
بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا
کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
سب دکھلا دیے اِک پردہ اُٹھا کر

مولانا الطاف حسین حالی

Marfat.com

تمہی تو ہو

مسند نشین عالم امکاں تمہی تو ہو
اس انجمن کی شمع فروزاں تمہی تو ہو

صبح ازل سے شام ابد تک ہے جس کا نور
وہ جلوہ راز حسن درخشاں تمہی تو ہو

دنیائے ہست وبود کی زینت تمہی سے ہے
دونوں جہاں کے والی وسلطاں تمہی تو ہو

تم کیا ملے کہ دولت ایماں ملی ہمیں
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایماں تمہی تو ہو

دنیا و آخرت کا سہارا تمہاری ذات
دونوں جہاں کے والی وسلطاں تمہی تو ہو

اختر کو بے نوائی دنیا کا فکر کیا
سامان طراز بے سروساماں تمہی تو ہو

اختر شیرانی

Marfat.com

نعت

یہ جو قرآن مبیں ہے رحمۃ للعالمینؐ
تیری عظمت کا امیں ہے رحمۃ للعالمین

دل تو کہتا ہے کہ تیری شان کے شایاں ہو نعت
نطق کو یارا نہیں ہے رحمۃ للعالمین

تو حسینوں کا حسیں ہے تو جمیلوں کا جمیل
تو امینوں کا امیں ہے رحمۃ للعالمین

تیرا کوچہ، تیرا در، تیرا مدینہ، تیری راہ
باب فردوس بریں ہے رحمۃ للعالمین

تیرا جلوہ، تیری خو، تیرا تقدس، تیری ذات
حاصل علم و یقیں ہے رحمۃ للعالمین

Marfat.com

تو ہے ہر پہلو سے رحمت بزم عالم کے لئے
تو سراپا دل نشیں ہے رحمۃ للعالمین

غائت معراج ہے اللہ کا اسرار خاص
آسماں تیری زمیں ہے رحمۃ للعالمین

ایک گلدستہ ہے نعتوں کا تری، قرآن پاک
اور تو شرح مبین ہے رحمۃ للعالمین

فکر دانش ہو کہ بزم آب وگل کی وسعتیں
تیرا ثانی ہی نہیں ہے رحمتہ للعالمین

احسان دانش

قطرہ مانگے جو کوئی............

قطرہ مانگے جو کوئی تو اسے دریا دے دے
مجھ کو کچھ اور نہ دے اپنی تمنا دے دے

میں تو تجھ سے فقط اک نقشِ کفِ پا چاہوں
تو جو چاہے تو مجھے جنتِ ماوی دے دے

میں اس اعزاز کے لائق تو نہیں ہوں لیکن
مجھ کو ہمسائیگی گنبد خضری دے دے

وہ جو آسودگی چاہیں انہیں آسودہ کر
بے قراری کی لطافت مجھے تنہا دے دے

تیری رحمت کا یہ اعجاز نہیں تو کیا ہے
قدم اٹھیں تو زمانہ مجھے رستا دے دے

پھر سمیٹوں میں ترے ابر کرم کے موتی
مرے دامن کو جو تو وسعت صحرا دے دے

یوں تو جب چاہوں میں تیرا رخ زیبا دیکھوں
عرض یہ ہے کہ مجھے اذن تماشا دے دے!

احمد ندیم قاسمی

Marfat.com

مدینہ آئے تو چپکے چپکے درود پڑھ کر سلام کرنا

در نبیؐ سے پلٹ نہ آنا، کچھ ایسا بھی اہتمام کرنا
ریاضؔ جتنی بھی ساعتیں ہیں حیات کی ان کے نام کرنا

چراغ جلتے ہیں شام ہوتے ہی آرزو کے دل ونظر میں
اگر ہو ممکن تو وادیٔ جاں کی وہ گزر میں قیام کرنا

ہوا سے سرگوشیوں میں کہنا چلا ہوں بام فلک کو چھونے
مجھے ہے رستے کے ہر شجر سے، ٹھہر ٹھہر کر کلام کرنا

برستی آنکھوں خیال رکھنا، بہت ہے نازک فضائے طیبہ
مدینہ آئے تو چپکے چپکے درود پڑھ کر سلام کرنا

مہک رہا ہے میرے نبیؐ کے بدن کی خوشبو سے ان کا دامن
مدینے کے ہر گلی محلے کا لازماً احترام کرنا

درود کتنے سلام کتنے سپرد بادِ صبا کیے ہیں
میں روسیہ شہر ہجر میں ہوں قبول نذر غلام کرنا

یہ سوچتا ہوں کہ اور اب کیا خدائے ارض وسما سے مانگوں
جب اس نے قسمت میں لکھ دیا ہے ثنائے خیرالانام کرنا

ریاضؔ جس دن ریاضؔ جس شب ثنا کے پھولوں سے گھر مہکے
ریاضؔ وہ دن عذاب لکھنا، ریاضؔ وہ شب حرام کرنا

ریاض حسین چودھری

لالہ صحرائی

جب مدینہ میری آنکھوں میں نمایاں ہو گیا
یہ جہاں سارا جہاں، آنکھوں میں پنہاں ہوگیا

حرمت آقا پہ جو دنیا میں قربان ہوگیا
باغ جنت کی روش پر وہ خراماں ہوگیا

مطلع فاراں سے جب ابھرا منور آفتاب
روز روشن کی طرح حق پھر نمایاں ہوگیا

طاعت آقا کے جذبے نے کیا ہے ارجمند
میری خوش بختی کا یوں سمجھ کہ ساماں ہوگیا

میرے دل میں رچ گئیں جب نبی کی نزاہتیں
دیکھتے ہی دیکھتے وہ نکہت افشاں ہوگیا

آگئے دنیا میں جب آقا، ملائک نے کہا
نوع انسانی کے دکھ کا آج درماں ہوگیا

اسوہ کامل کے گُل بوئے کھلے تو ان میں
خُلد کا ٹکڑا مدینے کا گلستاں ہوگیا

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے............

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہی کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

نام ان کا جہاں بھی لیا جائے گا ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

اے مدینے کے زائر خدا کے لئے داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی میرے محتاج آنسو چھلک جائیں گے

ان کی چشم کرم کو ہے اس کی خبر کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اقبالِ جب بھی اجازت ملی ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے

اقبال عظیم

Marfat.com

جتنا دیا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو............

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی مری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

تو بھی وہیں پہ جا جس در پہ سب کی بگڑی بنتی ہے
ایک تیری تقدیر بنانا ان کے لیے کچھ بات نہیں

عشقِ شہ بطحا سے پہلے مفلس وخستہ حال تھا میں
نام محمد کے قرباں اب وہ مرے حالات نہیں

ذکر نبی میں جو دن گزرے وہ دن سب سے بہتر ہے!
یاد نبی میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں

غور تو کر سرکار کی تجھ پر کیسی خاص عنایت ہے
کوثر تو ہے ان کا ثناء خواں یہ معمولی بات نہیں

کوثر القادری

Marfat.com

مدینہ اس کو کہتے ہیں

شہ دیں کہ جو بستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں
جہاں رحمت برستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں
جہاں وہ گنبدِ خضرا ہے، جس کی دید کی خاطر
بھری دنیا ترستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں
خدا کے بعد جو مثل ہے جس پاک خطے میں
جہاں آرا وہ ہستی ہے، مدینہ جس کو کہتے ہیں
جہاں جب نبی کی مہ سے ہیں سرشار دیوانے
جہاں یہ جذب و مستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں
دکھوں میں مبتلا، دنیا کی ٹھکرائی ہوئی خلقت
جہاں خوش ہو کے ہنستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں
سلاموں کی، درودوں کی، خدا کے ذکر کی بارش
جہاں ہر پل برستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں

Marfat.com

جہاں مخلوق حق روضے کی جالی چومنا چاہے
یہ خوشی دل میں بستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں
خدا کے نور سے روشن، نبی کے نور سے جگمگ
جو اک پرنور بستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں
جہاں سے واپسی پر چہرۂ الیاسؔ پر ہردم
اداسی سی برستی ہے، مدینہ اس کو کہتے ہیں

جسٹس محمد الیاس

Marfat.com

خلق کے سرور شافع محشر..........

خلق کے سرور، شافع محشر صلی اللہ علیہ و سلم
مرسل داور، خاص پیمبر صلی اللہ علیہ و سلم

نورِ مجسم پر اعظم، سرور عالم، مونسِ آدم
نوح کے ہمدم، خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ و سلم

فخر جہاں ہیں، عرشِ مکاں ہیں شاہِ شہاں ہیں سیف زباں ہیں
سب پہ عیاں ہیں آپ کے جوہر صلی اللہ علیہ و سلم

بحرِ سخاوت، کانِ مروت، آیۂ رحمت شافِعِ امت
مالک جنت، قاسم کوثر صلی اللہ علیہ و سلم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم، سب سے مقدم راز کے محرم
جان مجسم، روح مصور، صلی اللہ علیہ و سلم

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالکِ کشور تخت نہ افسر، صلی اللہ علیہ و سلم

مہر سے ملو ریشہ ریشہ نعت امیر ہے اپنا پیشہ
ورد ہمیشہ رہتا ہے اکثر صلی اللہ علیہ و سلم

امیر مینائی

Marfat.com

یوں تو سارے نبیؐ محترم..........

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
رحمتِ دو جہاں اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

روح کون و مکاں پہ نکھار آ گیا روح انسانیت کو قرار آ گیا
مرحبا مرحبا ہر کسی نے کہا آمد مصطفیٰؐ تیری کیا بات ہے

حضرت آمنہؓ کے دلارے نبیؐ غمزدہ امتوں کے سہارے نبیؐ
روزِ محشر کہے گی یہ خلق خدا سب کے شافعی نبی تیری کیا بات ہے

رحمتِ دو جہاں کا خزینہ ملے جب گلے سے ہوائے مدینہ ملے
عرشیوں کی ندا فرشیوں کی صدا اے درِ مصطفیٰؐ تیری کیا بات ہے

آرزو تھی جو دل کی وہ پوری ہوئی چوکھٹ مصطفیٰؐ کی حضوری ہوئی
ہر جگہ پہ ظہوری ظہوری ہوئی اے نبی کے گدا تیری کیا بات ہے

محمد علی ظہوری

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

آنحضرت محمد ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات ماہ وسال کے آئینے میں

ولادت سے غار حرا تک

ماہ وسال	واقعہ
22 اپریل 175	حضور ﷺ کی پیدائش
29 اپریل 571	حلیمہ سعدیہؓ کی آغوش میں
پانچ سال کی عمر میں	پھر آغوش مادر میں
چھ سال کی عمر میں	والدہ ماجدہ کا انتقال
آٹھ سال کی عمر میں	دادا عبدالمطلب کی وفات
بارہ سال کی عمر میں	شام کا پہلا تجارتی سفر
25 سال کی عمر میں	حضرت خدیجہ سے نکاح
30 سال کی عمر کے بعد	''الامین'' کا خطاب
35 سال کی عمر میں	حضرت علی کی کفالت
37 سال کی عمر میں	غار حرا میں عبادت

بعثت ونبوت

40 سال کی عمر   نزول ۱ ں

Marfat.com

3نبوی	43سال کی عمر میں	چالیس مردوں عورتوں کا اسلام قبول کرنا
5نبوی	45سال کی عمر میں	حبشہ کی طرف ہجرت
6نبوی	46سال کی عمر میں	حضرت عمرؓ اور حمزہؓ کا اسلام لانا
7نبوی	47سال کی عمر میں	کفار قریش کا بائیکاٹ کرنا شعیب ابی طالب میں محصور ہونا
10نبوی	پچاس سال کی عمر میں	بائیکاٹ کا خاتمہ، شعیب ابی طالب سے واپسی، چچا ابو طالب کا انتقال، حضرت خدیجہؓ کا انتقال، تبلیغ اسلام کے لئے طائف کا سفر حضرت عائشہؓ سے نکاح. معراج کا واقعہ
11نبوی	51سال کی عمر میں	یثرب (مدینہ) کے چھ آدمیوں کا اسلام قبول کرنا
12نبوی	52سال کی عمر میں	بارہ آدمیوں کا اسلام قبول کرنا
13نبوی	53سال کی عمر میں	مدینہ کے بارہ آدمیوں کا ایمان لانا

<u>ہجرت سے وفات تک</u>

	53سال کی عمر میں	ہجرت مدینہ
1ہجری	54سال کی عمرمین	مدینہ کا انتظام کرنا
2ہجری	55سال کی عمرمین	غزوہ بدر

Marfat.com

3ہجری 56سال کی عمر میں غزوہ احد

4ہجری 57سال کی عمر میں نبی عامر کی چالبازی۔قاریوں کی شہادت

5ہجری 58سال کی عمر میں غزوہ خندق

6ہجری 59سال کی عمر میں صلح حدیبیہ

7ہجری 60سال کی عمر میں بادشاہوں کی دعوت نامے اور فتح خیبر

8ہجری 61سال کی عمر میں موتہ کا واقعہ فتح مکہ، حنین کا واقعہ

9ہجری 62سال کی عمر میں واقعہ تبوک مسلمانوں کا حج ادا کرنا

10ہجری 63سال کی عمر میں حج الوداع۔آخری خطبہ

11ہجری 63سال کی عمر میں علامت وانتقال

یہ فہرست اس لئے ترتیب دی گئی ہے کہ مسلمان حضور پاک ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات کو صرف ایک نظر میں معلوم کر سکیں اور وہ اندازہ لگا سکیں کہ حضور ﷺ کی زندگی کس قدر پاکیزہ اور مقدس تھی اس کے علاوہ آپ ﷺ کی زندگی عمل وحرکت اور انقلابات کا آئینہ بھی تھی۔سن اور تاریخ میں تاریخ دانوں میں اختلاف ہے۔یہ زیادہ اہم بات نہیں اصل چیز واقعات کی اہمیت ہے جن سے عبرت اور ہدایت حاصل کی جا سکتی ہے۔

شگفتہ عندلیب ترین

رحمت للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختصر حالات زندگی

☆ 22 اپریل 571ء بوقت صبح صادق بروز پیر۔ ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

☆ ولادت کے سات روز بعد آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا۔

☆ عرب کے دستور کے مطابق حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو آغوش رضاعت میں لیا۔

☆ چار برس کی عمر میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہی واقعہ شق صدر پیش آیا

☆ چھ برس کی عمر میں والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ منورہ کا سفر کیا۔

☆ مدینہ سے واپسی پر بمقام ابواء والدہ ماجدہ رحلت فرما گئیں۔

☆ دادا جناب عبدالمطلب کی زیر کفالت آ گئے۔

☆ آٹھ برس کی عمر میں دادا کا انتقال ہو گیا۔ چچا جناب ابوطالب کی زیر کفالت آ گئے۔

☆ بارہ برس کی عمر میں چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا تجارتی سفر کیا۔

☆ بیس برس کی عمر میں جنگ فجار میں شرکت کی اور حلف الفضول نامی معاہدہ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

☆ پچیس برس کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تجارتی سامان لے کر ان کے غلام میسرہ کے ساتھ شام کا سفر کیا۔

☆ اسی سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا جو چالیس برس کی بیوہ خاتون تھیں۔

☆ پینتیس برس کی عمر میں خانہ کعبہ کی تعمیر نو میں حجر اسود نصب کرنے کا موقع ملا اور قبائل عرب میں اس سلسلے میں زبردست فساد کو روکنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

☆ چالیس برس کی عمر میں زیادہ تر وقت غار حرا میں اعتکاف اور مراقبہ کی حالت میں گزارا کرتے اور اسی سال آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ (27 رمضان المبارک 1 نبوی)

☆ 4 نبوی: نبی آخر الزمان ؐ نے علی الاعلان تبلیغ کا آغاز فرمایا۔

☆ 5 نبوی: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ اور ان کے شوہر عثمان غنی اور ان کے ساتھ گیارہ مرد اور چار خواتین پر مشتمل افراد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت پر پہلی ہجرت حبشہ کی۔

☆ 6 نبوی: حضرت ارقم کے مکان کو اسلامی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ اسی جگہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

☆ 7 نبوی: قریش نے بنو ہاشم کا سماجی مقاطعہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو ہاشم کے ہمراہ شعب ابی طالب میں محصور کر دیے گئے۔

Marfat.com

☆ 8 نبوی: شق القمر کا معجزہ رونما ہوا۔

☆ 9 نبوی: اور 10 نبوی کے نصف تک شعب ابی طالب میں محصور رہے۔

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی انتقال کر گئیں۔

☆ 10 نبوی: شوال میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا۔ اس مہینے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی نکاح ہوا۔ لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔ اسی شوال کے مہینے میں دین اسلام کی تبلیغ کے لئے آپ نے طائف کا سفر کیا 23 ذیقعدہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے۔

☆ 11 نبوی: یثرب (مدینہ منورہ) سے آنے والے چھ افراد نے اسلام قبول کیا۔

☆ 12 نبوی: 27 رجب کو معراج ہوئی آپ نے تمام انبیاءؑ کی امامت کی۔ ساتوں آسمانوں کی سیر کی۔ جنت اور دوزخ کا مشاہدہ کیا۔ اسی شب پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔ اسی سال ذی الحجہ میں آنحضرت کے دست مبارک پر مدینہ کے بارہ افراد نے بیعت کی۔

☆ 13 نبوی: ذی الحجہ میں مدینہ منورہ کے 73 مرد اور 2 عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔

☆ 1 ہجری: 27 تا 29 صفر، حضرت ابوبکر صدیق کے ہمراہ ہجرت

مدینہ کے موقع پر غار ثور میں قیام کیا۔

☆ یکم ربیع الاول بروز شنبہ غار ثور سے روانگی۔ 8 ربیع الاول کو قبا میں آمد۔ اسلام کی سب سے پہلی مسجد قبا میں تعمیر ہوئی۔ 12 ربیع الاول بروز جمعہ مدینہ منور میں آمد۔ حضرت ابوایوب انصاری کے مکان کو قیام شرف بخشا۔ 19 ربیع الاول بروز جمعہ مسجد نبوی کی تعمیر کا آغاز۔ اذان و اقامت کی ابتداء، مہاجر اور انصار کو رشتہ اخوت میں مربوط کیا گیا۔ ماہ شوال میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی رخصتی ہوئی۔

☆ مسجد نبوی میں پہلی اسلامی درس گاہ ''صفہ'' کے نام سے قائم کی گئی۔

☆ ماہ شوال ہی میں اسلامی ریاست مدینہ کا پہلا تحریری دستور مرتب کیا گیا۔

☆ 2 ہجری: جہاد کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا گیا۔ ماہ رمضان فرض ہوئے۔ 17 رمضان کے روزے کو اسلام کی پہلی جنگ، غزوۂ بدر وقوع پذیر ہوئی۔ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی اور حضرت عثمان غنی کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ نماز عید اور صدقہ فطر کا حکم ملا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

☆ 3 ہجری: حضور اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم کا

Marfat.com

نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیا۔شعبان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا۔ 6شوال کو غزوہ احد پیش آیا۔ذی الحجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔

☆ 4ہجری: ربیع الاول میں غزوہ بنونصیر پیش آیا۔شوال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔سفر کے دوران نماز قصر کا حکم نازل ہوا۔

☆ 5ہجری: شعبان میں غزوہ بنو مصطلق پیش آیا۔اسی غزوہ کے دوران تیمّم کا حکم نازل ہوا۔یکم ذیقعدہ کو سیدہ زینب بن جحش سے نکاح ہوا۔غزوۂ خندق (غزوۂ احزاب) پیش آیا بنوقریظہ وقوع پذیر ہوا۔

☆ 6ہجری: ذیقعدہ میں صلح حدیبیہ کا تاریخ ساز واقعہ پیش آیا۔بادشاہوں کو دعوت اسلام کیلئے قاصد اور خطوط روانہ کئے گئے۔خطوط پر ثبت کرنے کے لئے مہر بنوائی گئی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔

☆ 7ہجری: ہجری محرم الحرام میں غزوہ خیبر پیش آیا۔اسی موقع پر ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے بکری کے گوشت میں زہر ملا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھلا دیا مگر آپ نے اسے معاف کر دیا۔ذی الحجہ میں نبی کریم اور صحابہ کرام نے صلح حدیبیہ والا عمر قضا ادا فرمایا۔عمرہ

Marfat.com

قضا سے واپسی پر آپ ﷺ نے سرف کے مقام پر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

☆ 8 ہجری: جمادی الاول میں غزوۂ موتہ پیش آیا۔ 20 رمضان المبارک کو مکہ مکرمہ کی تاریخ ساز فتح ہوئی۔ 11 شوال کو غزوہ حنین اور 13 شوال کو غزوہ طائف پیش آیا۔

☆ 9 ہجری: یکم محرم الحرم کو آپ ﷺ نے مختلف قبائل سے زکوٰۃ کی وصولیابی کے لئے عاملین مقرر فرمائے۔ رجب تا رمضان المبارک غزوۂ تبوک (جیش العرہ) پیش آیا۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر منافقین کی ''مسجد ضرار'' کو منہدم کیا گیا۔ اسی سال حج فرض ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے امیر حج کی حیثیت سے حج کے لئے روانہ ہوئے۔

☆ 10 ہجری: 9 ذی الحجہ بروز جمعہ حجۃ الوداع ادا فرمایا اور میدان عرفات میں انسانی حقوق پر مبنی عالمی شہرت یافتہ خطبہ عطا فرمایا۔

☆ 11 ہجری: 12 ربیع الاول بروز پیر آپ ﷺ اپنے خلاق حقیقی سے جا ملے۔

Marfat.com

نمودِ صبح انقلاب

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری

حضور ﷺ کی ولادت کی رات وہ سہانی اور نورانی ساعت تھی جب کائنات میں معنوی انقلاب کا آغاز ہوا۔ نور کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر پوری کائنات میں موجزن تھا۔ نوری اجزام جھک جھک کر اس نوری تموج میں اور اضافہ کر رہے تھے اور فرشتے جھانک جھانک کر اپنے اشتیاق دید اور شوق فراواں کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ کب وہ نور کا پیکر جلوہ بار ہو اور فرشتوں کے امیر اسے لے کر دیدار عام کرائیں اور کائنات کو زیارت کا شرف بخشیں۔ یہ ایک منفرد نورانی ولادت تھی جس میں عجیب واقعات اور انور تجلیات کے ساتھ حسین و جمیل بہشتی خواتین کا بھی ظہور ہوا جنہیں، حور عین کہتے ہیں ان کے ہمراہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائیں اور جشن ولادت میں شرکت کے ساتھ اپنی موجودگی سے حضرت آمنہ کو دلاسا دیا اور باور کرایا کہ وہ ایک بہت ہی عظیم و بے مثال ہستی کی ماں بننے کا شرف حاصل کرنے والی ہیں۔ حضرت آمنہ کا اپنا بیان ہے۔

میں نے کھجور کی طرح لمبی خواتین کو دیکھا جیسے قبیلہ عبد مناف کی عورتیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنے گھیرے میں لے لیا میں نے ان سے زیادہ روشن چہرے والی خوبصورت عورتیں نہیں دیکھیں۔ ان میں سے ایک آگے بڑھی میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا دی۔ پھر دوسری آگے بڑھی

Marfat.com

اس نے پینے کے لئے پاکیزہ مشروب پیش کیا جو دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا بڑے پیار سے بولی پی، لو میں نے پی لیا۔ دوسری بولی اور پیو! میں نے اور پیا۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میرے استفسار پر ان خوبصورت عورتوں نے مجھے بتایا کہ وہ حضرت آسیہؑ حضرت مریمؑ ہیں اور ان کے ساتھ جنتی حوریں ہیں ج (زرقانی علیا لمواہب (112:1) اس ساعت سعید میں سارا گھر بقعہ نور بن گیا انوار و تجلیات نے نہ صرف اس مکان بلکہ کائنات کو بھی اپنے گھیرے میں لے لیا اور ہر چیز چاندنی میں نہا گئی۔ اس واقعہ پر عناصر کائنات ہی نہیں ساکنان عرش بھی حرکت میں آگئے۔

ام عثمان فاطمہ بنت عبداللہ الثقفیہؓ اس موقع پر حضرت آمنہ کے پاس موجود تھیں انہوں نے عجیب ایمن افروز مشاہدات کئے آپ فرماتی ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت حاضر تھی میں نے دیکھا کہ ہر شے نور میں ڈوب گئی، گویا کائنات میں نور کا سیلاب آگیا تھا، اجرام سماوی زمین کی طرف جھک رہے تھے جیسے اسے بوسہ دینا چاہتے ہوں یہ انقلاب صرف احساس نہ تھا بلکہ ایک حقیقت کی نمود تھی۔ بیہقی ابونعیم اور ابن عسا کرنے عثمان بن ابی اعاص اور روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے اپنی والدہ (فاطمہ بنت عبداللہ) نے بیان کیا کہ حضور ﷺ کی ولادتؐ کے وقت حضرت آمنہؓ کے پاس موجود تھی۔ میں

نے اس وقت جس چیز کو بھی دیکھا اسے نور ہی نور سے دیکھا کہ ستارے قریب آتے جارہے ہیں حتی کہ میں سوچنے لگی کہ یہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ جب حضرت آمنہؓ نے حضور ﷺ کو جنم دیا تو ان سے نور نکلا جس سے گھر اور سب درودیوار منور ہو گئے حتیٰ کہ ہر طرف نور ہی نور دکھائی دینے لگا (الخصاص الکبریٰ 78:1)

اسی طرح حضرت آمنہ خود اپنا مشاہدہ بیان فرماتی ہیں۔

ولادت کے وقت میں نے محسوس کیا کہ ایک نور مجھ سے خارج ہوا ہے جس کی روشنی میں شام کے محلات بھی نظر آنے لگے بوقت ولادت آپ بالکل پاک صاف تھے۔ (طبقات ابن سعد 102:1)

حضرت سیّدہ آمنہ ہی کا بیان ہے

''میں تین گڑے ہوئے جھنڈے دیکھے، ایک جھنڈا مشرق میں گڑا ہوا تھا، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ معظّمہ کی چھت پر لہرا رہا تھا۔ (السیرۃ الحلبیہ 109:1)

ولادت کی رات سرِ شام ہی سے اجرام کائنات کو الہام ہو گیا تھا کہ وہ سب سرور وانبساط کے ترانے گائیں اور آنے والی ذات کا مسرتوں کے ہجوم میں استقبال کریں۔ ساکنان عرش کی آمدورفت میں بھی اضافہ ہو گیا اور نورانی پروں کے ساتھ ہواؤں اور فضاؤں میں پریں باندھ کر ادب واحترام سے کھڑے ہو گئے۔

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں:

''میں نے ایک عجیب خواب دیکھا اس وقت حطیم کعبہ میں تھا میں نے دیکھا کہ میری پشت پر ایک ہی بلند درخت اُگا ہے جس نے آسمان کی چوٹی کو چھولیا ہے اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں ہیں اور اس سے نور چھن چھن کر فضاؤں کو منور کرنے لگا ہے اور پھر اس سے انوار کے ایسے سوتے پھوٹے کہ سورج کی تابانی بھی ان کے آگے ماند پڑ گئی میں نے دیکھا کہ قریش کے لوگ وہاں جمع ہو گئے، کچھ شوق و وارفتگی کے عالم میں آگے بڑھے، اور ان شاخوں سے ساتھ لٹک گئے، لیکن کچھ لوگ غصے سے بھپر گئے اور برافروختہ ہو کر آگے بڑھے ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے کلہاڑے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ اس نورانی درخت کو کاٹ ڈالیں۔ اتنے میں ایک خوبصورت اور باوقار نوجوان نمودار ہوا اور درخت کے آگے سینہ سپر ہو گیا اس سے خوشبو کی لپٹیں آ رہی تھیں جی چاہتا تھا کہ انسان اسے دیکھتا ہی رہے۔ اس نے درخت کاٹنے کی کوشش کرنے والوں میں سے کسی کی آنکھ پھوڑ دیں اور کسی کی کمر توڑ دی۔ میں گھبرا کر بیدار ہو گیا۔ ایک کاہنہ نے تعبیر بتائی کہ تمہاری نسل سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کے جلال اور عظمت و کمال کی پوری دنیا میں دھوم مچ جائے گی۔ (سیرت نبوی، ذینی دھلا 32) حضرت عبدالمطلب اسی صبح نور کے تڑکے صحن میں رونق افروز تھے کہ یک دم انقلاب آ گیا بت درہم برہم ہو گئے، اوندھے منہ ایسے

Marfat.com

گر پڑے جیسے نظر نہ آنے والے ہاتھوں نے انہیں زمین پر پٹخ دیا اور ساتھ ہی دیوار کعبہ سے ایک دلکش آواز گونجی وہ مختار مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوگئے ہیں، کفار جن کے ہاتھوں شکست کھا جائیں گے (السیرۃ النبویہ 41:1) ابھی وہ صورت حال پر غور ہی کر رہے تھے اور اس انقلاب آفریں واقعے پر حیرت زدہ تھے اتنے میں حضرت آمنہ کا فرستادہ ان کے پہنچ گیا پیغام تھا کہ قدرت نے آپ کو 'پوتا' عطا فرمایا ہے یہ مسرت افزا اور روح پرور خوشخبری سنتے ہی گھر پہنچے حضرت آمنہ نے اس دوران جو عجائبات دیکھے تھے اور انہیں جو ہدایات وبشارت دی گئی تھیں وہ سب حضرت عبدالمطلب کو بتا دیں (طبقات ابن سعد 103:1)

عبدالمطلب اس عطائے ربانی پر مجسمہ شکر بن گئے۔ وہ اظہار شکر کے لئے نور مولود کو کعبۃ اللہ میں لے گئے رب کے حضور جھکنے، تشکر کے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کیا اور پھر آسمانی مہمان کو گھر لے آئے۔

جس صبح ولادت باسعادت ہوئی، علماء یہود کی صفوں میں ہل چل مچ گئی اور بے قرار ہو کر گلی کوچوں میں گھومنے اور پوچھنے لگے کہ آج کس کے گھر بچہ ہوا ہے؟ انہوں نے دھوم مچا دی کہ وہ نجم طلوع ہو گی ہے جس کی موسیٰ نے خبر دی تھی وہ محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہو گئے ہیں، ایک یہودی راہب ملک شام سے آ کر مراطہران میں آباد ہو گیا تھا۔ وہ علم وفضل کا پیکر اور کتب سماوی کا علم تھا کہا کرتا تھا۔ اے اہل مکہ! عنقریب تمہارے اندر

ایک بچہ پیدا ہوگا عالم عرب اس کی اطاعت کرے گا اور عجم پر اسے غلبہ عطا ہوگا اس کے ظہور کا زمانہ قریب ہے جو اسے پالے گا اور اطاعت کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو مخالفت کرے گا وہ خائب وخاسر اور نامراد ہوگا۔

(السیرۃ النبویہ 41:1)

امام حاکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ مکہ میں ایک یہودی رہتا تھا۔ ولادت کی رات وہ اپنے مسکن سے باہر آیا۔ قریش کے ہاں آ کر رک گیا اور اور پوچھا۔ کیا آج رات تمہارے ہاں کوئی بچہ متولد ہوا ہے؟ حاضرین نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ وہ بولا۔

''میری بات غور سنو! آج کی رات اس آخر امت کا نبی پیدا ہو گیا ہے اور اے قبائل قریش! وہ تمہیں میں سے ہے۔ اس کے کندھے پر مہر نبوت ہے، سابقہ کتب میں اس کی یہی نشانی بیان کی گئی ہیں۔ فوراً گھروں کی طرف جاؤ اور اس کی تحقیق کرو۔ قریش کے افراد حیرت زدہ رہ گئے تجسس اور شوق کے ملے جلے جذبات لئے گھروں کو بھاگے انہیں جلد ہی پتہ چل گیا کہ حضرت عبدالمطلب کو قدرت نے پوتا عطا کیا جس کی پیدائش پر بڑے خوارق اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں وہ اس یہودی عالم کے پاس واپس آئے اور تمہاری بات درست ہے، عبدالمطلب کے گھر پوتا پیدا ہوا ہے وہ بولا مجھے ان کے گھر لے چلو میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں وہ یہودی حضرت آمنہ کے پاس آیا اور دو شانوں کے درمیان مہر نبوت کی

Marfat.com

نشانی دیکھی تو بے ہوش اور بدحواس ہو گیا اور اس کی زبان سے بے ساختہ کلمات نکل گئے۔ خدا کی قسم! بنی اسرائیل کے گھر سے نبوت رخصت ہو گئی۔ اے قریش! تمہیں زندگی مبارک ہو اس کے ذریعے تم ایسا غلبہ واقتداہ حاصل کرو گے کہ مشرق ومغرب میں اس کا شہرہ ہو جائے گا۔

(السیرۃ النبوۃ دحلان، 40:1)

ان حیرت انگیز معجزنما واقعات کے علاوہ ولادت سعادت کی پورے عرب میں فوری دھوم اور شہرت کی ایک ظاہری وجہ یہ بھی تھی کہ اس سال اہل عرب اور قریش تاریخ کے سخت ترین قحط اور افلاس میں مبتلا تھے، حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے ساتھ ہی ملت کی تقدیر بدل گئی سختیاں اور تکلیفیں دور ہو گئیں، ویران زمینوں پر بہار آ گئی، ہر طرف سبزہ لہلہانے لگا اور اناج سے کھت کھلیان بھر گئے۔

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری

Marfat.com

رحمت مجسم نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں اور تمام مخلوقات کے لئے سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ جس سرزمین مقدس کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی تشریف آوری کا شرف بخشا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جن رحمتوں اور برکتوں کا ظہور ہوا۔ ان میں سے چند اس وقت پیش خدمت ہیں۔

سینکڑوں برس پہلے حضور اکرم ﷺ کے جد امجد اور مکہ مکرمہ کی بستی کے بانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک عظیم یادگار چاہ زمزم کا نام ونشان مٹ چکا تھا۔ رحمت مجسم کے دادا جناب عبدالمطلب کو ایک شب خواب کی حالت میں گم شدہ چاہ زمزم کا محل وقوع بتایا گیا اور اسے کھودنے کی ہدایت کی گئی۔ انہوں نے بشارت کے مطابق عمل کیا اور یوں چاہ زمزم برآمد ہو گیا، کھدائی کے دوران مدفون ایک خزانہ بھی برآمد ہوا جو سب کا سب خانہ کعبہ کے لیے وقف کر دیا گیا۔

اس واقعہ کے کچھ ہی عرصے بعد یمن کا فرماں روا ابرہہ ایک مسلح لشکر کے ہمراہ مکہ معظمہ پر چڑھ دوڑا تا کہ اللہ کے مقدس گھر خانہ کعبہ کو زمین بوس کر کے پورے حجاز میں دین مسیحی کو پھیلائے لیکن رحمۃ اللعالمین کی آمد کی سعادت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اہل یمن کی اس ناپاک آرزو کو

پایہ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا حالانکہ مادی اور فوجی نقطہ نظر سے مکہ معظمہ پر ان کا قبضہ کرلینا کچھ مشکل نہ تھا۔

سرور کائنات کی ولادت عظمیٰ حجاز مقدس میں ہوئی۔ بنو ہوازن کی ایک شاخ بنو سعید میں محترمہ حلیمہ سعدیہؓ کی تحویل میں آپ کو عالم شیر خوارگی میں دے دیا گیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہیں کہ وہ سال بڑی خشک سالی قحط اور گرمی کا تھا۔ کنوؤں میں پانی تک نہ رہا تھا۔ جنگلوں میں سبزہ نظر نہ آتا تھا۔ آدمیوں کے لیے غلہ دستیاب نہ تھا اور جانوروں کے لیے چارہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ رحمت مجسم ﷺ کی تشریف آوری سے جنگل ہرے بھرے ہو گئے۔ غلے اور چارے کی بہتات ہو گئی۔ بکریاں فربہ ہو گئیں اور دودھ کی افراط ہو گئی۔

مکہ مکرمہ میں کچھ عرصہ سے قحط سالی کی کیفیت نمایاں تھی۔ مکہ کے عمر رسیدہ افراد کو خواب میں بشارت ہوئی کہ سردار مکہ عبدالمطلب، آپ ﷺ کے ہمراہ ابو قبیس پہاڑ پر جا کر بارش کے لیے دعا مانگیں اس بشارت پر عمل کیا گیا اور آنحضرت ﷺ کو اپنے سامنے کھڑا کر کے جناب عبدالمطلب نے دعا مانگی۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور ایک ہی دن میں متواتر چھ برس کی خشک سالی دور ہو گئی۔ اہل مکہ حضور ﷺ کی رحمت و برکت اور فضیلت کے قائل ہو گئے۔

Marfat.com

دادا کے انتقال کے بعد آپ کے قدم مبارک چچا ابو طالب کے گھر پہنچے تو وہاں بھی رحمتوں اور برکتوں کا ظہور ہونے لگا اور آپ کے فیوض وبرکات سامنے آنے لگے۔ ابو طالب کی معاشی حالت بہتر ہونے لگی۔ دستر خوان پر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے تھوڑا کھانا بھی تمام اہل خانہ کے لئے کافی ہو جاتا۔

مکہ مکرمہ ایک مرتبہ پھر خشک سالی کا شکار ہو گیا تو حضرت ابو طالب اور تمام اہل قریش آنحضرت ﷺ کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ بارش کی دعا کرنے کے لیے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائی اور انگلیوں سے آسمان کی جانب کچھ اشارہ کیا آپ کے اشارہ کی دیر تھی کہ مکہ مکرمہ پر گھنگھور گھٹا چھا گئی اور کئی دن تک ابر کرم برستا رہا جس کے فیوض و برکات سے تمام انسان اور حیوان بلا کسی امتیاز وتفریق نوازے گئے۔

بعثت نبوی سے تقریباً پانچ برس قبل خانہ کعبہ کی تعمیر نو کا واقعہ بھی اس امر کا شاہد ہے کہ جہاں آپ اہل مکہ میں سب سے زیادہ قابل احترام واعتماد، ہر دل عزیز اور مقبول تصور کئے جاتے ہیں وہاں آپ نے اپنی دیانت وفراست سے ہزاروں جانیں بچا کر ان سب کے لئے سراپا رحمت ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا تھا۔

آپؐ کی انسانیت اور رحمدلی کا یہ ایک عدیم المثال واقعہ بھی تاریخ

نے اپنے صفحات میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کرلیا ہے۔قبیلہ بنو کلب کے ایک شخص حارث کے آٹھ سالہ بچے کو حکیم بن حزام نے چار سو درہم میں اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلدہ کے لیے خرید لیا۔حضرت خدیجہ نے شادی کے بعد بچے کو بطور خدمت میں پیش کر دیا۔اسی اثناء میں قبیلہ بنو کلب کے بعض لوگ حج کرنے مکہ مکرمہ آئے تو زید کو دیکھ کر انہوں نے پہچان لیا۔زید نے بھی ان لوگوں کی شناخت کرلی اور اپنے والدین کے لئے پیغام بھیجا کہ وہ میری وجہ سے پریشان نہ ہوں میں مکہ میں بڑی پُر سکون زندگی بسر کر رہا ہوں۔زید کا باپ حارث جو اپنے بیٹے کے فراق میں آنسو بہاتا اور نور نظر کی تلاش میں سرگرداں پھرتا تھا۔ایک زمانہ کے بعد بیٹے کا پیغام سن کر خوشی سے دیوانہ ہوگیا اس وقت کے دستور کے مطابق بیٹے کی آزادی کے لئے ضروری رقم کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر اور کہنے لگا۔"اے بن عبدالمطلب! اے ہاشم کے فرزند! اور اسے سردار قوم کے نور نظر تم مراتب عالیہ کے مالک ہو،تم گرفتار کو رہائی عطا کرتے ہو۔قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہو،زید میرا لخت جگر ہے آپ فدیہ لے کر اس کو رہا کر دیجیے۔میں زندگی بھر آپ کا احسان مند رہوں گا۔"

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "میں تم سے کوئی رقم لیے بغیر زید کو آزاد کر رہا ہوں اور اس کو پورا اختیار دیتا ہوں اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے اور تمہارے ساتھ رہنا چاہے تو مجھے کوئی عذر نہیں ہوگا اور اگر وہ

Marfat.com

میرے ساتھ رہنا چاہے تو بخدا میں اس کی دل شکنی کسی صورت میں بھی گوارا نہیں کروں گا۔

زید کے والد آنحضور کی گفتگو سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ تو آپ کا احسان عظیم ہے اور آپ کا یہ عمل انصاف سے بھی بالاتر ہے۔ زید سے معلوم کیا گیا کہ آیا وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا اپنے بچھڑے ہوئے والدین کی آغوش میں جانے کے خواہشمند ہیں۔ زید نے اپنی کم سنی کے باوجود جواب دیا کہ میں احسان شناس اور قدر شناس ہوں کسی قیمت پر بھی آپ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہ دوں گا۔ میرے لیے چچا، باپ اور سب کچھ اب آپ ہی ہیں۔

زید کے والد اس غیر متوقع جواب پر حیران و ششدر رہ گئے اور کہنے لگے "ہائے بیٹا! تم یہ کیا باتیں کر رہے ہو، بڑے افسوس کی بات ہے کہ آزادی پر غلامی کو ترجیح دے رہے ہو۔ والدین، قبیلے اور وطن پر ایک غیر وطن کی فوقیت دے رہے ہو" زید نے کہا "بابا! آپ کو کیا خبر! میں ان کی جن جن مہربانیوں سے فیضیاب ہوتا رہا ہوں ان کا یہی تقاضا ہے کہ میں ان کی رفاقت اور خدمت پر کسی دوسرے کو فوقیت نہیں دے سکتا۔ زید کی اس محبت کو دیکھ کر حضور اکرم ﷺ نے زید کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا اور فرمایا "تمام حاضرین گواہ رہیں! آج سے زید میرا بیٹا ہے۔ وہ میرا وارث ہوگا اور میں اس کا وارث ہوں۔"

باپ نے بھی یہ عجیب منظر دیکھا تو وہ مسرور ہوا اور خوش خوش اپنے

Marfat.com

وطن واپس لوٹ گیا۔اس روز سے زید، زید بن محمد کہلائے جانے لگے۔

حضرت خدیجہ، عرب کی ایک نہایت مقبول خاتون تھیں، انہوں نے شادی کے بعد اپنی بے پناہ دولت آنحضور ﷺ کے سپرد کردی وہ دولت کئی پشتوں کی کفالت کرنے کے لیے کافی تھی، تجارت کے ذریعے اس سرمایہ میں مزید اضافہ کیا جاسکتا تھا لیکن حضور اکرم ﷺ نے اس دولت سے کیا کام کیا؟

ایک سال عرب میں لرزہ خیر قحط پڑا۔ ہزاروں افراد موت کا شکار ہونے لگے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ان قحط زدہ اور مصیبت زدہ غریبوں کی امداد پر صرف فرمایا۔ حتیٰ کہ مکہ مکرمہ کا سب سے بڑا دولت مند اتنا تہی دست ہوگیا کہ گھر میں تین تین روز کے فاقے شروع ہوگئے۔ لیکن اپنے اس عمل سے وہ اہل عرب کی آنکھ کا تارا بن چکے تھے۔ جب کبھی کسی گلی محلے سے گزرتے تو اطراف کے لوگ ایک دوسرے کو فخر کے ساتھ بتلاتے کہ وہ دیکھو محمد جارہے ہیں۔ آپ کے یہی وہ روح پرور اوصاف جمیلہ تھے جن کو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک عجیب انداز میں اس وقت بیان کیا تھا جب آنحضرتؐ نے پہلی وحی کی اطلاع اپنی شریک حیات کو دی تھی۔ ام المومنینؓ نے فرمایا تھا ''ابو القاسم! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک کار عظیم کے لئے منتخب کرلیا ہے آپ کو مضطرب ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ صدقہ خیرات کرتے ہیں۔ لوگوں کے کام سنوارتے ہیں۔ آپ یتیموں کے والی بیکسوں

Marfat.com

کا سہارا بیواؤں کے سرپرست، بے نواؤں کے حاجت روا، ٹوٹے دلوں کا آسرا، شائستگی کا مجسمہ اور اخلاق کے پیکر عظیم ہیں۔"

وہ شہر جو کبھی قحط بیماریوں، باہمی رقابتوں اور جنگ وجدل کی بنیاد پر ویران اور اجاڑ نظر آتا تھا جب رحمۃ للعالمین کی ذات اقدس اس شہر میں جلوہ افروز ہوئی اس شہر مدینہ کی فضاء انتہائی خوشگوار اور ایک پر رونق ماحول کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ بازاروں میں، سڑکوں پر، گلی محلوں میں، بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کا ایک اژدھام رہنے لگا۔ ان کے چہرے مسرت اور شادمانی سے دمکتے نظر آنے لگے۔ آپ ﷺ کی آمد کے وقت مدینہ منورہ میں خطرناک بخار کی وباء پھیلی ہوئی تھی کم وبیش پوری آبادی اس موذی مرض میں مبتلا تھی۔ ایک روایت کے مطابق رحمۃ اللعالمین ﷺ نے دعا فرمائی "بار الٰہی! اس شہر کو بیماریوں سے نجات عطا کر اور اسے مد اور صاع (دونوں پیمانے میں) میں فراوانی اور برکت سے سرفراز فرما۔"

چنانچہ رحمتہ اللعالمین کی دعا مقبول ہوئی اور مدینہ منورہ نہ صرف ہر قسم کی وباؤں سے پاک ہو گیا بلکہ وہاں کی پیداوار میں زبردست اضافہ ہوا۔ سیاسی وسماجی امن اور اقتصادی خوشحالی کی وجہ سے اطراف بلکہ دور دراز کے قبائل بھی مدینہ میں سکونت اختیار کرنے لگے۔

امام زہری ایک یہودی عالم کا بیان نقل کرتے ہیں کہ توریت میں پیغمبر اسلام ﷺ کی جتنی صفات بیان کی گئی ہیں میں ان سب کا مشاہدہ

نہیں کر سکا۔ اس مقصد سے میں نے ایک مرتبہ تیس دینار ایک معینہ مدت کے لئے پیغمبر اسلام کو قرض دیئے اور مقرر میعاد سے کچھ پہلے ہی آپ کی خدمت میں جا پہنچا اور اپنے قرض کی واپسی کا مطالبہ بہت سخت لہجے میں کیا۔ عمر فاروقؓ خدمت نبوی ﷺ میں موجود تھے کہنے لگے ''او خبیث یہودی! اگر آنحضرت تشریف فرما نہ ہوتے تو میں تیرا سر پھوڑ ڈالتا۔''

رحمت مجسم ﷺ نے فرمایا ''اے ابو حفص (عمر) اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ تمہارا فرض تھا کہ تم مجھے اس قرض کے ادا کرنے کا مشورہ دیتے جو مجھ پر واجب ہے۔ وہ یہودی اس کا محتاج تھا کہ تم اس کا حق وصول کرنے میں اس کی مدد کرتے'' پھر آپ نے فرمایا۔ ''اے ابو حفص! اس کو اس باغ میں لے جاؤ جو اس نے پہلے روز مانگا تھا۔ اگر یہ راضی ہو تو اس کو اتنے اتنے صاع زائد دینا۔ اگر وہ راضی نہ ہو تو پھر بھی اس کو فلاں فلاں باغ سے دے دینا۔''

وہ یہودی کھجوروں پر راضی ہو گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اصل اور زائد جتنا آنحضرت ﷺ نے حکم دیا تھا یہودی کے سپرد کر دیا۔ یہودی نے کھجوروں پر قبضہ کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھا اور کہنے لگا ''عمر! آپ نے مجھے جو کچھ کرتے دیکھا مجھے اس پر محض اس امر نے آمادہ کیا کہ میں نے وہ تمام صفات جو توریت میں رسول اللہ ﷺ کی بیان کی گئی ہیں مشاہدہ کر لی تھیں صرف ایک صف حلم باقی تھی جس کا مشاہدہ کر لیا۔ اور آنحضرت ﷺ کو توریت کی صفت کے مطابق پایا۔ میں آپ کو گواہ بنا

Marfat.com

کر کہتا ہوں کہ یہ کھجوریں اور میرے مال کا نصف حصہ تمام فقہائے مسکین پر صرف ہوگا۔ اس یہودی کے تمام اہل خانہ نے اسلام قبول کرلیا۔

حضور اکرم ﷺ کی شفقت ومحبت اور رحمت کے بعد واقعات احادیث میں بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک واقعہ ہمارے لیے سبق آموز ہے۔

ایک مرتبہ عید الفطر کے روز جبکہ نماز عید پڑھ کر بچے اچھلتے کودتے شاداں وفرحاں اپنے اپنے گھروں کو اپنے بڑوں اور بزرگوں کے ساتھ واپس جا رہے تھے اور رحمت مجسم ﷺ بھی گھر کی طرف رواں دواں تھے۔ آپ نے میدان کے ایک گوشے میں تنِ تنہا پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک دبلے پتلے لڑکے کو بے تحاشا آنسو بہاتے ہوئے دیکھا۔ آنحضرت کا دست شفقت جھٹک دیا اور کہنے لگا ''خدا کے واسطے مجھے تنہا چھوڑ دو'' آنحضرت نے اس کے بالوں میں بڑی محبت کے ساتھ اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے دوبارہ فرمایا ''میرے بچے! مجھے بتاؤ تو سہی آخر تمہارے ساتھ ہوا کیا ہے؟'' لڑکے نے اپنے سر کو دونوں گھٹنوں میں چھپا کر سسکیاں لیتے ہوئے کہا ''پیغمبر اسلام کے خلاف ایک جنگ میں میرا باپ ہلاک ہو چکا ہے۔ میری ماں نے دوسری شادی کرلی ہے اور اس کے نئے شوہر نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ میری جائیداد بھی دوسروں نے چھین لی ہے۔ آج سب لڑکے عمدہ عمدہ کپڑوں میں ملبوس خوشی سے اچھلتے کودتے پھر رہے ہیں اور جناب میرے پاس کھانے کو نہ خوراک ہے

Marfat.com

اور نہ پہننے کو لباس ہے اور نہ پناہ لینے کو مجھے کوئی چھت ہی میسر ہے۔

لڑکے کی افسوسناک داستان سماعت فرما کر رحمت مجسم کی آنکھوں میں آنسو لڑیوں کی مانند بہنے لگے۔ کچھ توقف کے بعد آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ''میرے بچے! میں بھی بچپن میں اپنے والد اور والدہ سے مرحوم ہو چکا ہوں۔'' یہ الفاظ سنتے ہی لڑکے نے غور سے آنحضور ﷺ کی جانب دیکھا اور آپ کو پہچان کر شرمندہ ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے بڑی شفقت اور محبت سے کہا ''اگر میں تمہارا باپ ہو جاؤں اور عائشہ تمہاری ماں اور فاطمہ تمہاری بہن تو میرے بچے کیا تم خوش ہو جاؤ گے۔'' لڑکے نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیا۔

آنحضرت ﷺ اس بچے کو گھر لے گئے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آواز دی اور فرمایا ''دیکھو تمہارا بیٹا ہے'' ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھوں سے بچے کو نہلایا دھلایا۔ نیا لباس پہنایا اور کھانا کھلانے کے بعد کہا ''بیٹے! اب تم باہر جاؤ، دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلوں اور پھر گھر واپس آجاؤ۔ لڑکا خوشی سے اچھلتا کودتا عیدگاہ میدان پہنچا۔ دوسرے لڑکے اس کی کایا پلٹ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اس سے اس کی وجہ دریافت کی۔ لڑکے نے پوری تفصیل سے ساری صورتحال بیان کر دی۔ ایک لڑکا انتہائی غمگین آواز میں کہنے لگا۔ ''کتنا اچھا ہوتا اگر ہمارے والدین بھی اس لڑکے کے والدین کی طرح مر چکے ہوتے''

مفتی محمد حسام اللہ شریفی

Marfat.com

محسن اعظم، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فخر موجودات، سید کونین، حاوی عالم، رسول خدا، محبوب کبریا، احمد مجتبی، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش ایسے وقت میں ہوئی جب لوگوں نے خدا کی کتابوں کو بدل لیا تھا۔ راستوں کے مقابلے میں راستے، منزلوں کے مقابلے میں منزلیں، عقیدوں کے مقابلے میں عقیدت گھڑ لئے تھے اپنے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا کرتے تھے خانہ خدا کو بت خانہ بنا دیا تھا۔ جواء، شراب، بدکاری، چوری چکاری، قتل وخونریزی رسم زمانہ بن چکے تھے۔ آپ نے دنیا میں آکر فرمایا انسان اشرف المخلوقات ہے اسے اپنے سے کمتر کے سامنے نہیں جھکنا چاہیے۔ عظمت آدم کی معراج یہ ہے کہ فرشتے اس کے سامنے جھکیں نہ کہ وہ پتھروں کے سامنے جھکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت تاریخ کا ایک معجزہ ہے آپ نے وہ سماجی عدل اور اخلاقی نظام پیش کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ دشمن بھی آپ کے صداقت، دیانت اور خوش اخلاقی کی تعریف کرتے اور آپ کو صادق وامین کے لقب سے پکارتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہلاء عرب میں پیدا ہوئے۔ یکا وَ تنہا ایک یتیم کی حیثیت سے بغیر کسی سیاسی وسماجی طاقت یا بیرونی امداد کے ایک عالمگیر تحریک چلائی وحشیوں کو مہذب بنایا، جاہلوں کو

عالم بنایا، جنگجوؤں کو تسلیم و رضا کا پیکر بنایا سرکشوں کا رام کیا بت پرستوں کو خدا پرست بنایا بکھرے ہوؤں کو یکجا کیا؟ ایک قوم، ایک ملت بنا کر دنیا کا حاکم، فاتح، عادل و رہنما، بنایا یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزیرہ نما عرب سے لاقانونیت ختم کر کے مضبوط مرکزی حکومت قائم کی جو آپس میں لڑتے تھے انہیں باہم شیر و شکر کر کے ملت واحد بنایا۔ وحشی قبیلوں کی جنگ و جدل ختم کروا کر انہیں مہذب بنا کر دنیا کی امانت و قیادت ان کے سپرد کر دی بغیر الہامی کتاب بلاکم و کاست بڑی دیانت و ذہانت سے دنیا کے سامنے پیش کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث علم بیان و معنی، فصاحت و بلاغت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔ دعوت تبلیغ میں کسی غیر ملک قوم قبیلہ یا جماعت یا حصول اقتدار کیلئے کس سے مدد طلب نہ کی مکہ سے ہجرت کی، مدینہ آباد کیا، فتح مکہ کے بعد کسی سے بدلہ لیا نہ مدینہ چھوڑا۔ بلکہ حرم پاک کی حرمت بحال رکھنے کے لئے اپنا مرکز مدینہ منورہ ہی کو رکھا۔ مکہ جلالی خداوندی اور مدینہ آستانہ رحمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے مرجع خلائق ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ایسے دور میں ہوئی جب عربوں کو اپنی فصاحت، بلاغت اور شعر و شاعری پر ناز تھا۔ وہ اپنے علاوہ باقی دنیا کو عجمی یعنی گونگا سمجھتے تھے لیکن سرور کائنات، فخر موجودات صاحب خلق عظیم کا نطق قادر مطلق کی صناعی کا لازوال شاہکار تھا جن کے سامنے خود فصحاء عرب گنگ

Marfat.com

تھے۔آپؐ کلام میں شیرینی ودلنشین انداز میں گفتگوفرماتے کہ حاضرین وسامعین ہمہ تن گوش ہوکر سنتے۔آپ ﷺ ہمیشہ مخاطب کی سطح عالمی کے مطابق گفتگوفرماتے بات کرتے تو پھول جھڑتے تھے آواز کی شیرینی مسحورکن تھی ایک ایک لفظ سے سوچ کے نئے دھارے ابھرتے معنی ومطالب کے چشمے پھوٹتے نسیم سحری کے جھونکے مشام دماغ کومطعر کرتے۔

آپ ﷺ کی تبلیغ کا طریقہ پیارا اور اچھوتا تھا پہلے چالیس برس تک زبان بالکل خاموش رہی صرف عمل وکردار کے جوہر نمایاں کئے جس کا اثر یہ ہوا کہ جب آپؐ نے اعلان نبوت کیا تو صادق وامین کہنے والے جھٹلا نہ سکے صرف یہ کہا کہ ''ہمارے خداؤں کو برا نہ کہو''۔

خاموش تبلیغ کے بعد اظہار واعلان کا وقت آیا سب سے پہلے اہل خانہ کو دعوت دی اس کا میابی کے بعد اہل خاندان کی باری آئی دعوت العشیر کا اہتمام کیا گیا اس محدود تبلیغ کے بعد مجمع عام میں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا اور آخر میں سلاطین کودعوت دی گئی۔

جانوروں کوسدھارنا آسان ہے مگر بگڑے ہوئے انسانوں کوسدھارنا بہت مشکل ہے۔انسان جب اپنے مقام سے گرتا ہے تو پتھروں کے سامنے جھک جاتا ہے اور جب خودسری پر آتا ہے تو خدا بن بیٹھتا ہے آپ ﷺ نے انسان کوشرف انسانی سے روشناس کروایا اور دنیا کوامن وسلامتی کا پیغام دیا آپ کا آخری خطبہ حج الوداع حقوق انسانی کا چارٹر ہے جس پر عمل کرنے

Marfat.com

سے رنگ ونسل، علاقائی ولسانی فرق مٹ جاتا ہے حبشہ کا بلالؓ فارس کا سلطانؓ روم کا صہیبؓ ومہاجر وانصار کے کالے گورے عربی وعجمی سب برابر نظر آتے ہیں۔آج بھی پنجگانہ نماز جمعہ،عیدین اور حج کے اجتماعات اس کا روح پرور نظارہ پیش کرتے ہیں۔آپ نے اصلاح احوال، پابندی عقائد، عبادات،خوف خدا اور انسانی ہمدردی کو روح تبلیغ قرار دیا۔موٹے پیوندار کپڑوں سے ابتداء کی اور اسی لباس میں دنیا سے اٹھ گئے۔

وہ لوگ جنہوں نے تبلیغ اسلام میں تلوار کو نمایاں حیثیت دی ہے۔غور کریں پہلی وحی میں قلم کا ذکر آیا ہے تلوار کا نہیں جب عقیدے کے مقابلے میں عقیدہ آتا ہے تو شدت پیدا ہوجاتی ہے کفار نے آپ پر ظلم کے پہاڑ توڑے،کوڑے اور گندگی کے علاوہ پتھروں کی بارش کی گئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس پر نہ جلال نہ ملال بلکہ ہر مصیبت وظلم پر صبر غالب رہا اور دعا دیتے رہے کہ یہ تبلیغ کا انوکھا انداز تھا جب کفار کا ظلم ستم آپ کو تبلیغ سے باز نہ رکھ سکا نہ خوف ولالچ کوئی لچک پیدا کرسکا تو چراغ زندگی ختم کرنے کی سازش ہونے لگی۔اس وقت بھی آپ کی تلوار میان سے باہر نہیں آئی تبلیغ کا نیا انداز اور اچھوتا طریقہ تھا۔اہل مدینہ آپؐ کے حسن عمل، سیرت وکردار اور طرز گفتار سے بے حد متاثر ہوئے اسلامی معاشرہ اور پہلی اسلامی مملکت قائم ہوئی جس کی بنیاد معاشرتی عدل وانصاف پر تھی اور انسانی ہمدردی، رواداری،خوش اخلاقی نے مدینہ کو جنت ارضی بنادیا کیونکہ آپؐ خوب جانتے

Marfat.com

تھے کہ دنیا کی ساری خوشیوں اور خوشحالی کا انحصار درست اخلاقی و معاشرتی نظام پر ہے۔ اگر سب لوگ اپنے اخلاقی فرائض کو پوری طرح ادا کریں تو حکومتوں کو جبری قانون بنانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے بہترین مذہب وہ ہے جو اپنے ماننے والوں کو اچھا نظام معاشرت اور بہتر ضابطہ اخلاق پیش کرے چنانچہ مدینہ کی مثالی مملکت میں جب اس کا عملی مظاہرہ کر کے دکھایا گیا تو یہی ریاست جنت ارضی نظر آنے لگی۔

فتح مکہ کے بعد ان دشمنوں سے جنہوں نے ان گنت ظلم کئے تھے ترک وطن، ہجرت پر مجبور کر دیا تھا بدلہ نہیں لیا بلکہ معافی کا اعلان کر کے ان کے دل موہ لئے جنگ یا جہاد کے دوران یہ حکم دے کر کہ کسی بیمار، ضعیف، بچے اور عورت پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ جہاد کو عبادت کا درجہ دے دیا کہ جنگ کا مقصد برائیوں کو روکنا کلمہ حق کو پھیلانا ہے لوٹ مار اور قتل و غارت گری نہیں نہ وسعت سلطنت کا بہانہ ہے بلکہ اس کا مقصد پیغام حق پہنچانا ہے۔

ایک مغربی دانشور کہتا ہے جس دین نے انتقام جنگ اور جھگڑوں کو نماز، روزہ، سے بدل دیا ہو اس کی تبلیغ کے لئے تلوار کی ضرورت کیا تھی بانی اسلام کا اخلاق ہی کافی تھا۔

ایک ہندو مورخ کہتا ہے "کسی ایک انسان میں ایسی متضاد صفات کبھی اکٹھی نہیں ہوئیں جتنی اس محسن انسانیت میں تھیں۔ آپ بادشاہ ایسے، کہ پورا ملک مٹھی میں بے بس ایسے کہ اپنے آپ کو بھی خدا کے قبضہ میں

Marfat.com

جانا، دولت منت ایسے کہ ملکوں کے خزانے قدموں میں، غریب فاقہ کش ایسے کہ کئی کئی روز چولہا گرم نہ ہوتا تھا۔ اور اس پر بھی ''فقر میرا فخر ہے'' کا نعرہ دروزن تھا۔ سپاہ سالار ایسے کہ مٹھی بھر نہتے جانثاروں سے مسلح لشکر کے دانت کھٹے کر دیئے۔ صلح پسند ایسے کہ ہزاروں جانثاروں کی موجودگی میں صلح کے کاغذ پر دستخط کر دیئے۔ شجاع ایسے کہ ہزاروں کے مقابلے میں ڈٹ گئے نرم ایسے کہ اپنے ہاتھ سے کسی کا خون نہ بہایا۔ باخبر ایسے کہ عرب کے ذرے ذرے کی خبر ایک خدا کے سوا کسی کی یاد تک دل میں نہ ہو۔ انہوں نے اپنے دشمن کو چھیڑا نہیں، خدا کے دشمن کو چھوڑا نہیں، لوگوں کے گھروں پر غلام اور لونڈیاں اپنی بیٹی اپنے ہاتھ سے چکی پیستے، اس شہنشاہ کے دستر خوان پر کھجور، نمک، دودھ، شہد کے سوا کسی نے کچھ نہ دیکھا۔

آپ ﷺ کی تبلیغ نے ایسے ایسے جانثار پیدا کیے جن کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ آپ ایک لاکھ صحابہ کرامؓ کی چلتی پھرتی یونیورسٹی تھی۔ جہاں سے مفکر، عالم، معلم، فلاسفر، منتظم، طبیب، موجد، سپہ سالار، فاتح، سیاستدان، پرہیزگار، عادل، درویش، مبلغ، مفسر، محدث نکلے اور دنیا پر چھا گئے۔ آپ کی تعلیم نے ایسے جانثار پیدا کیے کہ گھر کا سارا سامان خدا کی راہ میں پیش کر دیں اور جب پوچھا جائے کہ گھر پر کیا چھوڑ آئے تو دست بستہ عرض کریں۔

صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس۔

سیّد صادق حسین نقوی

Marfat.com

صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام مذاہب وادیان میں بنیادی تصور عقیدہ اور فلسفہ حیات کے اختلافات کے باوجود ایک قدر مشترک ہے یعنی انسان کی فلاح اور اصلاح ہر مذہب و دین اور نظریے کی اصل غرض و غایت اور حقیقی مقصد انسان کی ملکی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور بہیمی جذبات و خواہشات کو قابو میں لاکر اعتدال پیدا کرنا ہے ہر بانی مذہب نے اپنے پیروکاروں کو اخلاقی تعلیمات کا درس دیا لیکن خود کس قدر اس کہے ہوئے پر عمل کیا یہ حقیقت انکشاف چاہتی ہے انبیاء کرام علیہم ہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے جو کہا اس پر خود بھی عامل رہے لیکن تاریخ انسانی ان کے مکمل حالات زندگی پیش کرنے سے قاصر ہے چشم فلک نے ایک ایسی ہستی کا نظارہ بھی کیا جو قول و فعل کے حسین امتزاج کے بام عروج پر نظر آتی ہے۔ انبیا سابقین جس کتاب ہدایت و اخلاق کا دیباچہ تحریر کرنے آئے اس مقدس ذات نے اس کتاب کے تمام ابواب کی تکمیل کر دی یہ ذات ستودہ صفات اس جماعت انبیاء و رسل کی نبوتوں کی تصدیق اور تعلیمات اخلاق کی تکمیل کرنے آئی تھی یہ وہ ہستی ہے جن کو عطا کردہ کتاب ہدایت کے بعد کوئی کتاب نہیں جن کے دین رحمت کے بعد کوئی دین نہیں جن کی امت کے بعد کوئی امت نہیں

Marfat.com

اور جن کے بعد دوسرا کوئی نبی ورسول نہیں جو رحمۃ اللعالمین بھی ہیں اور محبوب رب العالمین بھی جن پر منہج نبوت ورسالت اختتام پذیر ہوا تو تعلیمات انبیاء، ورسل کے ایک اہم باب اخلاق کا بھی اتمام واکمال ہوا۔

حدیث قدسی ہے اللہ کے اخلاق اپناؤ انسان یہ حکم پڑھ کر ورطہ حیرت میں گم ہو جاتا ہے کہ کہاں ہم حارث مخلوق اور کہاں وہ قدیم خالق جس کا مقدم ہمارے وہم وگمان اور عقل وشعور سے بعید اس ذات کے اخلاق کیسے اپنائیں اس سوال کا جواب ہمیں قرآن سے ملتا ہے ارشاد ربانی ہے ''بے شک رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے'' اگرچہ اسوہ حسنہ میں تمام محاسن وفضائل عروج پر نظر آتے ہیں لیکن آپ کا نمایاں وصف اوج اخلاق پر فائز ہوتا ہے دراصل اس کائنات ہست وبود میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا پرتو اور نمونہ اللہ تعالیٰ کے حبیب کبریا ﷺ ہیں تصوف میں محبت کا نقطہ کمال یہ ہے کہ جس سے محبت ہو جائے اسی کا رنگ اختیار کر لیا جائے۔ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے رنگ کی مکمل تصویر نظر آتے ہیں۔ چونکہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے اخلاق پر چلتی پھرتی برہان ہیں اس لئے ارشاد ہوتا ہے۔ ''جس نے آپ ﷺ کی اطاعت کی درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی گویا جس نے آپ ﷺ کے اخلاق اپنائے اس نے بیشک اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپنائے ارشاد ربانی ہے'' اے محبوب ﷺ بیشک آپ اخلاق

Marfat.com

عالیہ پر فائز ہیں اللہ تعالیٰ ہر فعل عظیم ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا خلق چونکہ اللہ تعالیٰ کا خلق ہے اس لئے یہ بھی عظیم ٹھہرا۔ آپ ﷺ تمام اخلاق حسنہ پر فائق و فائز ہیں کوئی خلق اپنے تئیں حسن نہیں ہوسکتا جب تک در نبوت پسندیدگی کی سند عطا نہیں ہوتی۔ اور کوئی خلق بد نہیں ہوتا جب تک کاشانہ نبوت سے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں ہوتا گویا خلق اپنے سے حسن ہونے میں حضور اکرم ﷺ کا محتاج ہے۔ آپؐ کی حیات طیبہ قبل از اعلان نبوت بھی عرب کے جاہل بدوؤں میں مینارہ نور تھی وہ اپنی جاہلیت کے باوجود آپ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے قرآن پاک میں جتنے احکامات حلت و حرمت نازل ہوئے آپؐ پہلے بھی ان کے بارے میں اپنی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرما چکے تھے۔ شراب کی حرمت پر آیات بعد میں اتریں آپؐ نے اس سے قبل بھی کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا تھا ایمانداری کا حکم بعد میں نازل ہوا آپؐ ہمیشہ سے ایماندار اور امین تھے جھوٹوں پر لعنت کی آیت بعد میں نازل ہوتی ہے آپؐ نے پہلے بھی کبھی جھوٹ نہ بولا تھا آپ ﷺ کے خلق پر اپنوں بیگانوں سبھی نے شہادت دی آپ کا دشمن بھی آپؐ پر انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا آپؐ کی خلوت و جلوت کے ساتھی بھی آپؐ کے خلق پر شاہد عادل ہیں جب آپ ﷺ پر پہلی وحی ''اقرا'' نازل ہوئی تو یہ ایک ایسے انسان کو پڑھنے کا حکم تھا جو پڑھا ہوا نہیں بلکہ امی لقب ہے گویا کہا جا رہا ہے اے

Marfat.com

انسان سے نہ پڑھنے والے مجھ اپنے رب سے پڑھ اس وقت آپ پر کپکپی طاری ہوگئی آپ اپنے گھر تشریف لائے تو آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی۔ ''خدا آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا کیونکہ آپ قرابت داروں کا حق ادا کرتے ہیں قرض داروں کا قرض اتارتے ہیں غریبوں کی مدد کرتے ہیں مہمانوں کی تواضع کرتے ہیں حق کی حمایت کرتے ہیں اور مصیبتوں میں دوسرے کے کام آتے ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ان الفاظ میں معاشرتی اور انسانی قدروں کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہ الفاظ آپؐ کی حیات طیبہ کے اس دور سے متعلق ہیں جبکہ آپ نے ابھی اعلان نبوت نہیں فرمایا تھا ابھی احکامات الٰہی نازل نہیں ہوئے یہ الفاظ عرب کی اس وقت کی اخلاقی گراوٹ اور انسانی قدروں کی پامالی کے دور میں روشنی کی چمکتی قندیلیں نظر آتے ہیں جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آپ کے حالات جاننے کے لئے اپنے بھائی کو آپ کے پاس بھیجا تو اس نے واپس جاکر یوں کہا کہ وہ تو صرف حسن اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا ''آپ کا اخلاق قرآن تھا'' گویا جو قرآن نے کہا وہ آپؐ نے کہا اور جو آپ نے کہا وہی قرآن نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ''میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں'' اس حدیث پاک

میں لفظ ''اتمم'' قابل توجہ ہے حضرت آدم تا حضرت عیسیٰؑ سبھی نے اخلاقی تعلیم کا پرچار کیا لیکن کسی نے بھی اپنی بعثت کا تصد تکمیل اخلاق نہیں بتایا اس لئے کہ تکمیل کے ساتھ منہج نبوت اختتام کو پہنچ جاتا تمام انبیاء کرامؑ تبلیغ اخلاق کے لئے معبوث ہوئے اور اللہ کے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکمیل اخلاق کے لئے تشریف لائے جس طرح آپ کی نبوت کے بعد ہر دعوی نبوت باطل ہے۔اسی طرح آپ کی تعلیم اخلاق کے بعد ہر فلسفہ اخلاق ہیچ ہے گویا حلال محمد علیہ السلام کو اب قیامت تک کوئی حرام نہیں کر سکتا اور حرام محمدؐ کو کوئی حلال قرار نہیں دے سکتا۔دنیا کا قائد رہنما اور اخلاقی مصلح دوسروں کو تلقین اور وعظ و نصیحت کرتا نظر آتا ہے لیکن ان کی اپنی زندگی کے بے شمار گوشے دوسروں کی نظروں سے اوجھل ہیں ان میں مبلغ تو نظر آئیں گے لیکن عامل کوئی نہیں یہ اعزاز ہے عبداللہ کے دریتیم اور حضرت آمنہؓ کے لخت جگر کا کہ وہ جو فرماتے ہیں اس پر پہلے خود عامل ہوتے ہیں بلکہ دوسروں سے زیادہ عمل کرتے ہیں اس کے ساتھ یہ اعلان بھی فرماتے ہیں ''تم وہ بات کیوں کرتے ہو جس پر خود عامل نہیں ہو'' کائنات کے اس عظیم معلم اخلاق کا یہ حکم تھا کہ میرے ہر قول اور عمل کو ایک دوسرے تک پہنچا دو محرمان راز کو اجازت تھی کہ مجھے خلوت میں جو کرتے دیکھو اسے جلوت میں برملا بیان کر دو حجروں اور کوٹھڑیوں میں جو کہتے سنو اسے چھتوں پر چڑھ کر لوگوں کو سنا دو ہر خطبے میں آپ کا یہی اعلان ہوتا ''آگاہ ہو جاؤ جو بھی یہاں حاضر ہے اور میری بات سن رہا ہے وہ غائب کو

Marfat.com

اپنا سنا ہوا پہنچا دے ایسی بات وہی کہہ سکتا ہے جو ہر نقص وعیب سے پاک ہو اور انسان کامل ہو ایک صحابی آپ کی ہر بات تحریر کر لیتے دوسرے صحابہ نے انہیں منع فرمایا کہ آپ ﷺ کبھی خوشی کی حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی رنج وغصہ کی حالت میں لہٰذا تم ہر بات نہ لکھا کرو انہوں نے اس بات کا تذکرہ حضور ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا لکھو! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے حق کے علاوہ کچھ نکلتا ہی نہیں آپ نے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ فرمایا یہ بات بھی ہر نقص وعیب سے منزہ انسان ہی کہہ سکتا ہے۔ اخلاقی معلم کے کمال کی یہ شرط بھی اہم ہے کہ اس کی تعلیم پرتاثیر ہو دوسروں کو بھی اپنے فیض سے بہرہ مند کر سکے یعنی خود بھی کامل ہو اور ناقصوں کو بھی کامل بناتا ہو خود پاک ہو اور دوسرے ناپاکوں کو بھی تزکیہ کر کے پاک وصاف کر دے۔

سیّد انجم شکیل گیلانی

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربیع الاول کا مہینہ رحمتوں اور سعادتوں کا مہینہ ہے۔اسی مہینے میں خدا کی سب سے بڑی رحمت کا ظہور ہوا اسی مہینے میں نسل انسانی کو نعمت غیر مترقبہ سے سرفراز فرمایا گیا۔اسی مہینے میں ضلالت اور گمراہی کی تاریکیاں حق کے نور سے جگمگا اٹھیں۔اسی مہینے میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔جس کی ہدایت کی روشنی تمام عالموں کو منور کرنے والی تھی۔اسی مہینے میں خدا کے اس برگزیدہ رسول کی پیدائش ہوئی جو سارے انبیاء علیہم السلام کے سرتاج ہیں۔

میں اس مختصر مضمون میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارک کی ایک خصوصیت آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ آپ تمام عالم کے لئے قیامت تک رسول ہیں۔

دنیا کے سب سے زاہد پیغمبر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کا کمال یہ ہے کہ وہ بیک وقت زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔جس کی حیات طیبہ تمام انسانوں کی رہبری کرے وہی سارے عالم کے لئے رسول ہے۔ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے عالم کے لئے رحمت بن کر آئے اور تمام عالموں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجے گئے۔ساری کائنات کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے۔آپ کا طرۂ امتیاز خلق

Marfat.com

عظیم ہے۔ چونکہ آپ ﷺ سارے عالم کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے اس لئے آپ ﷺ کی حیات طیبہ کسی خاص جماعت، کسی خاص قوم، کسی خاص ملک، کسی خاص زمانے کے لئے خاص نہ تھی بلکہ آپ ﷺ سارے عالموں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے اس لئے آپ ﷺ کی زندگی کو بھی تمام عالم کے لئے اسوۂ حسنہ ٹھہرایا گیا۔

انسان جب کسی شعبہ حیات میں قدم رکھتا ہے تو اس کی فطری خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس نے زندگی کے جس شعبے کو اختیار کیا ہے، اس کے سامنے اس میں کوئی اچھا نمونہ ہوتا کہ وہ اسے دیکھ کر اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکے۔

سرور عالم ﷺ کی سیرت مبارک کو کمال یہ ہے کہ دنیا کا ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق آپ ﷺ کی زندگی کی روشنی میں اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے، اس لئے کہ ادب واخلاق کا کوئی سبق ایسا نہیں جو ہمیں آپ کی حیات طیبہ میں نہ ملتا ہو۔

اب میں آپ کے سامنے حضور اکرم ﷺ کی سیرت مبارک کے بے شمار پہلوؤں میں سے چند پہلو اجمالی طور پر پیش کرتا ہوں جن سے آپ کو معلوم ہوگا کہ پیغمبر ﷺ کی سیرت طیبہ میں جامعیت اور عمل کے جو درس ہم کو ملتے ہیں دنیا کی تاریخ ان کو پیش کرنے سے قاصر ہے۔

مثلاً تجارت ہی کو لیجئے ایک تاجر کاروباری انسان کی زندگی کا سب

Marfat.com

سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ حسنِ معاملہ کا خوگر اور ایفائے عہد کا پابند ہو۔ اگر کسی تاجر کی زندگی میں یہ دو وصف مفقود ہوں تو وہ کبھی اچھا تاجر نہیں بن سکتا۔

عبداللہ ابن ابی الحمسا ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ نبوت سے پہلے میں نے رسول اکرم ﷺ سے کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا، ابھی وہ معاملہ پورے طور پر طے نہیں ہوا تھا کہ میں کسی ضرورت سے یہ وعدہ کر کے چلا آیا کہ میں ابھی آتا ہوں، اتفاقاً تین دن تک مجھے اپنا یہ وعدہ یاد نہ آیا۔ تیسرے روز جب مجھے اپنا وعدہ یاد آیا تو میں اس جگہ پہنچا جہاں میں نے آپ ﷺ کو اپنا منتظر بنایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ میرا اسی طرح انتظار فرما رہے تھے۔ میری اس پیمان شکنی اور نقضِ عہد پر بغیر کسی ناراضی کے ارشاد فرمایا تم نے مجھے زحمت دی میں اس مقام پر تین دن سے تمہارا منتظر ہوں۔ حسنِ معاملہ اور ایفائے عہد کی یہ مثال ہے جو سارے تاجروں اور اہلِ معاملہ کے لئے ایک بہترین مثال ہے۔

ایک حاکم اور عہدیدار کی زندگی میں سب سے بڑا جوہر انصاف ہے جو اس کے اور اس کے ماتحتوں کے تعلقات کو شگفتہ بنا سکتا ہے۔ انصاف فی نفسہ ایک مشکل امر ہے۔ خصوصاً اپنے محسنوں، دولت مندوں اور خود اپنے مقابلے میں تو بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انصاف کے ان نازک ترین مرحلوں سے گزر کر تمام دنیا کے حاکموں، عہدہ

Marfat.com

داروں کے لئے بہترین شاہراہ قائم فرمائی۔

مکہ فتح ہونے کے بعد عرب میں صرف طائف باقی رہ گیا تھا جو فتح نہیں ہوا۔ مسلمان بیس روز تک طائف کا محاصرہ کئے ہوئے پڑے رہے، مگر طائف کا محاصرہ کیا اور طائف والوں کو اتنا مجبور کیا کہ وہ صلح پر آمادہ ہوگئے۔ صخر نے اس کے بعد آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی۔ جب طائف اسلام کے ماتحت آ گیا تو مغیرہ بن شعبہ کو طائف کے رہنے والے تھے، آنحضرت ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے انصاف چاہتا ہوں۔ صخر نے میری پھوپھی پر زبردستی قبضہ کرلیا ہے، میری پھوپھی صخر سے واپس دلائی جائے۔ اس کے بعد بنوسلیم آئے اور انہوں نے کہا صخر نے ہمارے چشموں پر قبضہ کر رکھا ہے ہمارے چشموں کو واپس دلایا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ صخر نے ہم پر احسان کیا ہے لیکن احسان کے مقابلے میں انصاف کا دامن کبھی نہیں چھوٹ سکتا۔ اسی وقت آپ ﷺ نے صخر کو حکم دیا کہ مغیرہ کی پھوپھی کو ان کے گھر پہنچا دو اور بنوسلیم کے پانی کے چشمے واپس کردو۔

یہ وہ عدل وانصاف تھا جو آپ ﷺ نے اپنے محسنوں کے مقابلے میں چھوڑا۔ خاندانِ مخزوم کی ایکدولت مند خاتون نے ایک مرتبہ چوری کی، چوری کی سزا اسلام میں ہاتھ کاٹ ڈالنا ہے، ان خاندان کی خاندانی وجاہت کے لحاظ سے لوگ چاہتے تھے کہ یہ خاتون سزا سے بچ

Marfat.com

جائیں۔لوگوں نے حضرتؓ اسامہ کو، جن سے آنحضرت ﷺ کو بے حد محبت تھی۔اس پر مجبور کیا کہ وہ ان کی سفارش حضور ﷺ سے کریں۔حضرت اسامہ نے آپ ﷺ سے معافی کے لئے عرض کیا تو چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا: اسامہ! کیا تم حدود الٰہی میں سفارش کرتے ہو، سنو! اگر عیاذ باللہ فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں، تو میں ان کو بھی سزا دیتا، بنی اسرائیل صرف اس وجہ سے تباہ ہوگئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے تھے اور امیروں سے درگزر کرتے تھے۔

یہ ہے وہ انصاف جو آپؐ نے دولت مندوں اور صاحبان وجاہت کے مقابلے میں چھوڑا۔

اعجاز الحق قدوسی

Marfat.com

عہد نبوی ﷺ میں مسلم خواتین کا کردار

مالک وارض وسما نے آدم کو حوا کے ساتھ زمین پر اتارا، دونوں کو مقصد زندگی کی سوج بوجھ عطا کی تا کہ دونوں مل کر زندگی کا بوجھ اٹھائیں اور زندگی کی گاڑی ٹھیک ٹھاک چل سکے۔

عہد رسالت سے قبل قدیم عرب معاشرے اور یورپ وایشیاء کی تاریخ کا اگر جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ابن آدم نے عورت کو عضو معطل بنا کر زندگی کو اس کے لئے عذاب بنا دیا تھا اس کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا اور اسے ذلیل اور پست درجے کی مخلوق سمجھا جاتا تھا عرب قبائل میں لڑکی کا ہونا ننگ وعار تھا۔ بہر حال اس وقت ارض الٰہی کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا کہ جہاں صنف نازک کے حقوق بے دردی سے پامال نہ کئے جارہے ہوں۔

اللہ رحمٰن اور رحیم نے فخر کائنات حضور ﷺ کو نبوت کے منصب عظیم سے سرفراز کیا اور آپ ﷺ نے دنیا کے ظلم وستم اور حق تلفیوں کو ختم کر کے تمام مظلوموں کو ان کے حقوق دلوائے انصاف کا پرچم بلند کیا اور زندگی کے ہر موڑ پر لحاظ ومروت کا حکم دیا کبھی ماں کی نسبت سے عورت کو آسمانوں سے بھی بلند درجہ دیا اور کبھی بیٹی کی نسبت سے فرمایا کہ جس شخص

Marfat.com

نے اپنی دو بیٹیوں کی پرورش اچھی طرح کی اور پھر شادی کر دی وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس طرح اسلام نے عورت کے ظلم سے بھرے دامن کو انصاف وعزت سے پر کیا اور پھر عورت نے بھی دنیائے اسلام میں اپنے عظیم کرداروں سے تاریخ کو سنہری حروف میں تابندہ کیا خواتین عہد نبوی میں تعلیمی اور بعض تمدنی سرگرمیوں میں مردوں سے بھی سبقت کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ یہ خواتین مکے کی تلخ اور آزمائشی زندگی میں بھی اسلام کے راستے پر اس قافلہ خیر میں شامل ہوئیں اور بعض وہ بھی ہیں جو مدینے کے راستوں پر آپ کے نقش قدم تلاش کرتی ہجرت کے مراحل سے گزریں اور اس قافلے میں وہ خواتین بھی ہیں جو مدینے میں میزبانی کا حق ادا کرنے والوں میں شامل ہوئیں اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہو کر مدینہ نبوت سے علم کی پیاس بجھائی۔

سرکار دو عالم ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ تھیں جو اسلام کے راستے پر حق آپ کی ہم رکاب بنیں۔ آزمائش اور مشکلات میں آپ کو تسلی دی گھر کا اطمینان وسکون دیا اور ایک عظیم المرتب شخص کی بیوی ہونے کا حق ادا کر دیا۔ اپنا سارا مال ومتاع رہ خدا میں خرچ کر دیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک مال دار تاجر خاتون تھی جو اپنا مال ایمان دار لوگوں کو

تجارتی وفود کی شکل میں بھیج کر فروخت کراتی تھیں۔اور تجارتی قافلے ملکوں ملکوں جا کر ان کی تجارت کو فروغ دیتے تھے اللہ کے نبین نے ان کے اس کام پر کوئی قدغن نہ لگائی لیکن بار نبوت اور بڑھتی ہوئی مصروفیات نے انہیں اس کام سے بھی غنی کر دیا۔

ام المومنین حضور ﷺ کے بچوں کی ماں بنیں۔آپ کی بیٹیاں، آپ کے زیر سایہ رہیں اور ان کو ایسی اعلی تربیت سے ہمکنار کیا کہ وہ تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ جن خواتین نے اسلام لا کر مکی زندگی میں اذیتیں اٹھائیں اور جن عورتوں نے انصاریہ بن کر مسلمانوں کی لازوال تاریخ مرتب، کی وہ دنیا کی عظیم ترین عورتیں ہیں ان کا ذکر قرآن میں صالحات کہہ کر کیا گیا اور ان سے اللہ اور اس کے رسول راضی ہوئے دعوت اسلام کے ساتھ.عورت پر علم کے دروازے کھل گئے کاشانہ نبوت علم وآگہی کا مرکز تھا اس مدارسے سے علم قرآن وحدیث حاصل کرنے والے صرف مرد ہی نہیں تھے بلکہ ان کے گھروں کی عورتیں بھی تھیں جو جب چاہتی تھیں باریابی کی اجازت کے ساتھ اپنے مسائل وعلم کے حصول اور دیگر معاملات کے لئے حاضر خدمت ہوتیں۔

فاطمہ بنت اسد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔انہوں نے نبی ﷺ کی پرورش میں حصہ لیا اور ماں بن کر اپنا کردار ادا کیا ابتدائی دور نبوت میں ہی وہ آپ پر ایمان لے آئیں تھی فاطمہ بنت اسد کو یہ

Marfat.com

اعزاز حاصل ہے انہوں نے احادیث حفظ کیں اور روایت بھی کیں تقریباً 146 احادیث مبارکہ کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائیں۔

جو خواتین بارگاہ نبوت سے استفادہ میں آگے تھیں انہی کو یہ مقام حاصل ہو سکتا تھا علم و فضل میں وہ اتنی آگے تھیں کہ خود نبی ﷺ ان کی بے حد تعظیم فرماتے تھے ان کی وفات پر آپ نے اپنی چادر مبارکہ کا کفن دیا اور ان کے لئے رحمتوں کی دعائیں فرمائیں یہاں تک کہ صحابہ کو ان پر رشک ہوا۔

اسی زمرے میں صحابیہ ام سلیمؓ جن کا لقب (رمیصاء یا غمیصاء) ہے دربار نبوت سے زندگی بھر وابستہ رہیں نبی کریم ﷺ کی محبت، اطاعت اور رضامندی کی اتنی طلب گار تھیں کہ اپنے بیٹے حضرت انسؓ کو جب کہ وہ 10 سال کے تھے آپ کی خدمت میں لے آئیں یہ وہ زمانہ تھا جب آپ مدینے میں تشریف لے آتے تھے آپ نے انسؓ کو قبول فرمایا اور ان کی کنیت ابوحمزہ رکھی۔

ام سلیم اس وقت ایمان کی دولت سے مستفیض ہوئیں جب آپ ابھی مکہ ہی میں تھے پھر جب آپ مدینے تشریف لائے تو ام سلیم بیعت کے لئے حاضر ہوئیں ان کے شوہر ان کے قبول اسلام کے زبردست مخالف تھے جب وہ ان سے مایوس ہو گئے تو شام کی طرف چلے گئے جہاں ان کے ایک دشمن نے ان کو قتل کر دیا ام سلیم کی عمر اس وقت کم تھی انس دودھ پیتے بچے تھے لیکن آپ نے دوسری شادی نہ کی لیکن جب انس جوان ہو گئے تو ابوطلحہ انصاری نے جو اس وقت مشرک تھے شادی کا پیغام دیا ام

Marfat.com

سلیم نے انہیں دعوت سلام دی اور پھر وہ اس دعوت سے اتنے متاثر ہوئے کہ اسلام قبول کرلیا اور اسی قبول اسلام کو ام سلیم نے مہر کی حیثیت سے قبول کیا اور ان کے نکاح میں آگئیں ام سلیم نے بچپن سے حضرت انسؓ کی تعلیم وتربیت کی اور حضور ﷺ کی خدمت کے لیے مقرر کردیا ان کا صبر، تحمل، قوت ایمان، کمال یقین اور توکل علی اللہ میں بڑا اونچا تھا نبی کریم ﷺ اپنا لطف وکرم ان کے ساتھ خاص رکھتے اور ان کے اپنے اہل بیت کا درجہ دیتے تھے۔آپ نے حضرت ام سلیم کے لئے اس قدر کثرت سے دعائیں کیں کہ ام سلیم خود فرماتی ہیں میں اس سے زیادہ کا خیال بھی نہیں کرتی حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے ام سلیم حضور ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں جب آپ غزوہ خیبر کے لئے نکلے تو ام سلیم بھی مجاہدین کا اجر حاصل کرنے نکل پڑیں جنگ حنین میں انہوں نے نے ایک خنجر کمر سے باندھ رکھا تھا ام سلیم غزوات میں پامردی سے لڑیں اور غزوہ احد میں شہید ہوئیں ان کا شمار اہل علم خواتین میں ہوتا ہے ابن عبدالبر فرماتے ہیں ام سلیم بڑی عقلمند عورتوں میں سے تھیں امام نووی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ بڑی فاضلہ صحابیات سے تھیں۔

انس بن مالکؓ جن کی عمر رسول کریم کی قربت میں گزری آپ کے والدہ کے درجات بھی اسی کوچہ عزووقار میں بلند ہوئے۔

بارگاہ رسالت میں جہاں علماء وفضلاء شہداء اور عظیم المرتبت صحابہ کا

ایک مجمع نظر آتا ہے وہاں خواتین کو بھی بلند مقام حاصل رہا ہے اسلام نے عورتوں کو سوچنے سمجھنے اور علم حاصل کرنے کے لئے مواقع عطا کئے اور کسی طور پر اپنے علم وفضل اور اطاعت رسول میں مردوں سے پیچھے نہ رہیں۔

عورت کو اسلام نے کمال انسانی کی انتہا اور زندگی کی بلندیوں اور قدر ومنزلت کی عظمت تک پہنچایا اور بلند کیا کیونکہ وہ معاشرے کا قومی حصہ ہے دعوت الی اللہ میں مرد کی مددگار اور بے مثال اطاعت کا نمونہ رہیں ہے نعمت ایمان سے بہرہ مند ہونے والی جو خواتین اپنی بہادرانہ صفات کی وجہ سے مشہور ہوئیں ان میں اسماء بنت ابوبکرؓ ہیں جو حضرت عبداللہؓ کی والدہ اور حضرت زبیر بن عوام کی رفیقہ حیات ہیں وہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی ہمشیرہ ہیں اسلام کے اولین دور میں اولین سترہ آدمیوں کے ساتھ اسلام سے بہرہ ور ہوئیں۔

آج سیرت نبویؐ کا مطالعہ کرتے ہوئے دربار رسالت سے وابستہ خواتین کی سیرت وکردار، عقل وفہم، علمیت ودرجات کی بلندی ہی ہمیں معاشرے میں پھیلی ہوئی ابتری کو دور کرنے کے لئے مشعل راہ دکھائی دیتی ہے آج کی تعلیم یافتہ عورت اگر دنیاوی آرائشوں میں گھری ہوئی بے خاماں عورت کو ماڈل بنانے کی بجائے سیرت رسول کی روشنی سے منوران ہستیوں کو اپنی راہنما بنالے تو راستے کے سارے پتھر دور ہو جائیں اور دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے کیونکہ عورت ہی معاشرے کی اصلاح کا قرض ہے۔

سیدہ نزہت یاسمین

Marfat.com

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض قرآن وسنت کی روشنی میں

1۔ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم سے نہیں۔ (ترمذی)

2۔ سب سے بڑھیا نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوست سے حسن سلوک سے پیش آئے۔ (مسلم)

3۔ تم اس عورت کی طرف نہ ہو جاؤ جس نے پہلے تو سوت کاتا پھر خود ہی اس کو پارہ پارہ کر دیا۔ (القرآن)

4۔ جو قبروں پر جانا چاہے وہ جا سکتا ہے کیونکہ قبر پر آنا جانا ہمیں آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ (مسلم)

5۔ جائیدادیں بنانے میں منہمک نہ ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ کہیں دنیا ہی میں پھنس کر رہ جاؤ۔ (ترمذی)

6۔ اے اللہ زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔ (بخاری و مسلم)

7۔ بدترین حاکم وہ ہے جو اپنی رعیت پر سختی کرتا ہو۔ (بخاری و مسلم)

8۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نرمی اور آسانی چاہتا ہے، سختی اور تنگی نہیں چاہتا۔ (القرآن)

9۔ اسی آدمی کے ساتھ حشر میں ہوگا جس سے وہ محبت کرتا تھا۔ (بخاری مسلم)

10۔ پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت

Marfat.com

اپنے آپ پر قابو رکھے۔ (بخاری ومسلم)

11۔ جو اپنے رب کے سامنے اس کے ڈر سے کھڑا کانپتا رہا ہوگا اس کے لئے دو باغ ہوں گے۔

12۔ زمین پر چلنے یا رینگنے والا کوئی جانور ایسا نہیں جس کے رزق کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ نہ لیا ہو۔ (القرآن)

13۔ اللہ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو کسی پر خرچ کر تو تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔ (بخاری)

14۔ زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ سے کوئی شے پوشیدہ وخفیہ نہیں۔ (القرآن)

15۔ رشتہ وقرابت کو منقطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (بخاری ومسلم)

16۔ جو نیک عمل تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر اور بڑھتا ہوا پاؤ گے۔ (بخاری ومسلم)

17۔ ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے نہ اس کے لئے کسی کی شفاعت مانی جائے گی۔ (القرآن)

18۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تہمد کو ازراہ تکبر لٹکانے والے کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ (بخاری ومسلم)

19۔ صبر اور نماز سے مدد لو اور سہارا لو، اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (القرآن)

Marfat.com

20۔ آسانیاں فراہم کرو، دشواریاں نہیں، خوشخبری سناؤ نفرت نہ دلاؤ۔
(بخاری ومسلم)

21۔ جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (القرآن)

22۔ تم اللہ سے حسن ظن رکھتے ہوئے مرو۔ (مسلم)

23۔ کوئی بھی نبی ایسے نہیں گزرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ (بخاری)

24۔ عاجز وہ ہے جو اپنے آپ کو اور اپنی خواہشات کو تابع اور غلام بنائے اور اللہ سے امیدیں باندھے۔

25۔ شدت اور سختی کرنے والے تباہ و برباد ہو گئے یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے۔ (مسلم)

26۔ جو صبر کرے اور معاف کر دے یہ بات بڑی ہی ہمت وعزیمت کی ہے۔ (القرآن)

27۔ بے شک اللہ عدل واحسان اور قرابت داروں کو دیتے رہنے کا حکم فرماتے ہیں۔

28۔ اگر تم اللہ کی مدد میں لگے رہے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور قدم جمائے رکھے گا۔ (القرآن)

29۔ اللہ آنکھوں کی چوری اور سینہ میں چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔ (القرآن)

30۔ اونچے درجے کا جہاد ظالم وجابر بادشاہ کے سامنے انصاف وحق کی

Marfat.com

بات کہنا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

31۔ کسی آدمی کے اسلام کا حسن وخوبی یہ ہے کہ وہ لغو وبے کار اور فضول باتوں سے اجتناب کرے۔ (ترمذی)

32۔ صبر کرنے والوں کو ان کے صبر کا بدلہ بے حد وحساب ملے گا۔ (القرآن)

33۔ قیامت کے دن تم میں سے مجھ سے نزدیک تر وہ ہوگا جو کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا رہا ہوگا۔ (ترمذی)

34۔ وہ شخص جنت نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔

35۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یاذوالجلال والاکرام) کثرت سے پڑھا کرو۔ (ترمذی)

36۔ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے۔ (بخاری ومسلم)

37۔ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ میری روح کو آگاہ کر دیتے ہیں اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

38۔ سب اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (بخاری ومسلم)

39۔ رسول اللہ ﷺ نے جاندار کو نشانہ بازی کیلئے باندھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

40۔ اللہ کی راہ میں دن کا پہلا اور آخری حصہ گزار دینا دنیا ومافیا سے بہتر ہے۔ (بخاری مسلم)

عامر جاوید خان

Marfat.com

محسنِ انسانیت......محمد ﷺ

محسنِ انسانیت ﷺ کی آمد سے قبل پوری دنیا شرک و بدعت، کفر و جہالت اور گمراہی معصیت و نافرمانی کے عمیق گڑھے میں گری ہوئی تھی انسانیت نام کی کوئی چیز نہ تھی لڑکیوں کو زندہ در گور کیا جاتا، عورتوں اور غلاموں کو جانوروں سے بدتر سمجھا جاتا ایک خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کی جاتی، خدا کے گھر خانہ کعبہ میں 360 بت اس مقصد کیلئے رکھے ہوئے تھے۔مرد و عورت خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کرتے تھے، فسق و فجور اور بدکاریوں پر ندامت و شرمندگی کی بجائے اس پر فخر کیا جاتا، شراب نوشی اور قمار بازی ان کا پسندیدہ و محبوب مشغلہ تھا، حسب و نسب پر تفاخر کیا جاتا، انتقام اور کینہ وری کو وصف اور خوبی سمجھا جاتا، بغض و عداوت میں کوئی عار نہ ہوتی بتوں کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے اور چڑھاوے چڑھائے جاتے زندہ جانوروں کا گوشت کاٹ کر کھالیا جاتا، ہر قبیلہ دوسرے قبیلہ کو کمتر اور ذلیل سمجھتا، گھڑ دوڑ پر بازی لگائی جاتی، سودی لین دین عام تھا معمولی معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑے صدیوں چلتے گویا کہ دنیا تباہی کے دھانے پر پہنچ چکی تھی ان حالات میں محسن انسانیت ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور عبداللہ کے گھر سے طلوع ہونے والے آفتاب و ماہتاب

Marfat.com

کی ''ضوء فشانی'' سے پوری دنیا فیض یاب ہونے لگی، آپ ﷺ کی آمد ایک ایسی نعمت عظیمہ سے تعبیر کیا ہے۔ آپ ﷺ سراپا رشد و ہدایت اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے کامل نمونہ ہیں، آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ میں دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی مضمر ہے آپ ﷺ ابر رحمت بن کر آئے اور انسان کو کفر و شرک اور ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر توحید و رسالت ﷺ کی روشنی سے منور و روشن کر دیا۔ آپ ﷺ نے انسانیت سے گری ہوئی ایسی قوم میں ایک مثالی زندگی گزاری کہ جن کی بداعمالیوں کی وجہ سے کوئی ان پر حکومت کرنا اپنے لئے عیب اور توہین سمجھتا تھا نبوت سے قبل ہی آپ ﷺ کو بلند اخلاق، اعلیٰ کردار، پاکیزہ و نورانی صفات کی وجہ سے صادق و امین کے لقب سے پکارا جانے لگا لوگ آپ ﷺ کے پاس امانتیں رکھواتے، معاملات کے فیصلے آپ ﷺ سے کرائے جاتے لیکن جب آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور ان کو بت پرستی ترک کرنے، فسق و فجور اور معصیتوں کے کاموں کو چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت کرنے اور آپ ﷺ کی رسالت پر گواہی دینے اور ایمان لانے کے بارے میں کہا گیا تو یہی قوم جو آپ ﷺ کی پاک دامنی اور صدق امانت کی قسمیں کھانے والی تھی وہی آپ ﷺ کے خلاف ہو گئی، پھر آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے جانے لگے آپ ﷺ کو ہر

Marfat.com

طرح تنگ کرتے ہوئے ستایا جانے لگا۔ طائف کے میدانوں میں آپ ﷺ کو توحید کی دعوت دینے کی پاداش میں پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا جاتا ہے، آپ ﷺ پر گندگی پھینکی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کو مجنون و دیوانہ اور جادوگر تک کہا گیا لیکن آپ ﷺ نے اس سب ظلم وتشدد کے باوجود ان کے لئے کبھی بد دعا نہ کی بلکہ ہمیشہ ان کی ہدایت ہی کی دعا کی، آپ ﷺ کو احد کے میدان میں زخمی کیا گیا پیارے چچا سید الشہداء سیدنا حضرت حمزہؓ کی لاش کے ٹکڑے دیکھنے کو ملے، آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرامؓ کو ظلم تشدد کا نشانہ بنایا گیا، حضرت بلالؓ اور خبابؓ کو گرم ریت اور دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹایا گیا اس سب کے باوجود محسن انسانیت، رحمت دو عالم ﷺ نے اپنے مشن کو زندہ رکھا مکہ کے لوگوں نے ظلم وتشدد کی انتہا کر دی تو آپ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف خدا تعالیٰ کے حکم سے ہجرت کر جاتے ہیں۔

پھر چشم فلک نے وہ منظر بھی دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو نکالا جاتا ہے لیکن یہ کیسا انقلاب .... نہ تو قتل عام کیا جا رہا ہے اور نہ ہی فتح کا جشن منایا جا رہا ہے، فتح کا نشہ اور تکبر وغرور نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی، آپ ﷺ اللہ کی حمد وثناء کرتے ہوئے عاجزی وانکساری کے ساتھ اس قدر جھکے ہوئے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرے انور سواری کی پشت پر جھکا ہوا ہے مکہ سے نکالنے والے خوف زدہ ہیں کہ حضور ﷺ ان کے ساتھ

Marfat.com

کیا سلوک کرتے ہیں اور انتقام کا کون سا طریقہ اختیار کرتے ہیں لیکن آپ ﷺ نے سب کے لئے عام معافی کا اعلان کر کے سب کو حیران کر دیا، ہر کسی کو امان مل رہی ہے جو بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اس نے اپنے آپ کو مامون پایا۔ آپ ﷺ نے اعلان کیا کہ جو بیت اللہ میں داخل ہو گیا اس کو امان ہے اور جو ابوسفیانؓ کے گھر میں داخل ہوا اس کی بھی جان بخشی اور امان ہے۔ پھر بارگاہ رسالت ﷺ میں بڑے بڑے دشمن اپنے کفر سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہوئے نظر آنے لگے جو فتح مکہ کے موقعہ پر حضور ﷺ کے انتقام کے خوف سے بھاگ رہے تھے وہ بھی آپ ﷺ کی رحمی و کریمی اور معافی کے معاملہ کو دیکھ اور سن کر واپس آ رہے ہیں۔ بڑے بڑے دشمن جنہوں نے آپ ﷺ کو ستایا اور صحابہ کرامؓ پر مظالم کئے تھے وہ بھی سراپا شرمندگی وندامت بنے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر نور اسلام سے اپنے آپ کو منور کر رہے تھے اس موقعہ پر آپ ﷺ کے چچا سیدنا حمزہ کو شہید کرنے والے وحشی حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبانے والی ہندو اور ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کے ہاتھ پر ایمان لاتے ہوئے اپنے آپ کو دولت اسلام سے سرشار کر کے ''صحابیت'' کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو جاتے ہیں، حضور ﷺ بیت اللہ میں داخل ہو کر 360 بتوں کو توڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا کلمہ بلند کرتے، حق

کے آجانے اور باطل کے مٹ جانے کا اعلان کرتے ہیں مکہ کی گلیوں میں ایمان لانے کی پاداش میں ظلم وتشدد کا نشانہ بننے والے حضرت بلال ؓ حضور ﷺ کے حکم سے خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بڑائی و کبریائی اور حضور ﷺ کی رسالت کا اعلان کرتے ہیں مورخین اسلام نے حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے اس سنہری گوشہ کو بھی عالم آشکار کیا جب آپ ﷺ نے سوا لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع عام میں آخری خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ لوگو، آج انتقامی جذبات کے شعلے ختم ہو رہے ہیں انتقامی خون باطل کر دیا گیا، حضور ﷺ نے ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگو، ایک دوسرے کے قاتلوں کو معاف کرو، اس کی ابتداء میں اپنے بھتیجے ربیعہ بن حارث کا خون معاف کر رہا ہوں، لوگو، اللہ ایک ہے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ لوگو، اللہ سے ڈرو، لوگو! جس چیز کو خدا نے حلال کیا وہ حلال، جس چیز کو حرام کیا وہ حرام ہے، لوگو، تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے اور ان کے لئے تم پر حق ہے کہ تمہاری عزت سے نہ کھیلیں، عورتوں کو خیانت کرنے پر سزا دے سکتے ہو، اگر عورتیں تمہاری تابعدار ہو جائیں تو انہیں اچھا کھلاؤ، اچھا پہناؤ، میں عورتوں سے متعلق تمہیں بھلائی کی تاکید کرتا ہوں ....لوگو، تمہارا رب ایک تمہارا باپ ایک، تم سب آدم سے ہو اور آدم مٹی سے، اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے اچھا وہ ہے جو تم سب زیادہ متقی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی برتری و فضیلت

Marfat.com

حاصل نہیں، حاضرین میری باتوں کو غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیں۔

ارشاد فرمایا، لوگو! جاہلیت کے سود مٹائے جاتے ہیں زمانہ جاہلیت کے آثار ختم کیے جاتے ہیں، لوگو، قتل عمد پر قصاص ہے، جاہلیت کے سودی لین دین اور کاروبار آج باطل کئے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس کا سودی بیوپار توڑتا ہوں، حضور ﷺ نے اپنے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے، صحابہ کرامؓ نے جواب میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خدا کا پیغام صرف پہنچایا ہی نہیں بلکہ پہنچانے کا حق ادا کر دیا، آپ ﷺ نے انگشت شہادت اٹھا کر تین بار فرمایا کہ اے اللہ تم گواہ رہنا...........

حضور ﷺ کا اخلاق حسنہ اور روشن اوصاف

حضور ﷺ سب سے زیادہ شجاع و بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے بردباری، قوت برداشت، قدرت پا کر معاف کر دینا، مشکلات و مصائب میں صبر کرنا ایسے اوصاف تھے کہ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تربیت کی تھی آپ ﷺ سب سے زیادہ حیادار تھے، آپ ﷺ کی نگاہ کسی چہرہ پر نہ ٹھہرتی تھی، اپنے ذاتی معاملات میں کسی سے انتقام نہ لیتے تھے، یہاں تک کہ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے کفار کی ایک قوم کے بارے میں بدعا کرنے کے لئے کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رحمت بن کر آیا ہوں عذاب بن کر نہیں

Marfat.com

آیا، آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید کیے گئے، طائف میں آپ ﷺ کو پتھر مار کر لہولہان کیا گیا مگر اس وقت بھی آپ ﷺ نے ان کے لئے ہدایت ومغفرت کی دعا فرمائی۔ جب کبھی آپ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا فوراً عطا فرماتے، جب آپ ﷺ کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ نے اس میں سے آسان کام کو اختیار کیا تاکہ امت کے لئے سہولت ہو، آپ ﷺ نے کسی کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا، البتہ اگر مرغوب ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے، آپ ﷺ تکیہ (ٹیک) لگا کر نہ کھاتے تھے، شہد اور تمام شیریں چیزوں کو طبعاً پسند فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دنیا سے تشریف لے جانے تک کبھی آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائی آپ ﷺ کے گھر والوں پر دو دو مہینے اس طرح گزر جاتے تھے کہ چولہے میں آگ جلانے کی نوبت تک نہ آتی تھی آپ ﷺ اپنا جوتا خود سی لیتے اور کپڑے میں پیوند لگا لیتے تھے، اپنے گھر والوں کے کاموں میں مدد کرتے اور مریضوں کی عیادت کرتے تھے جب کوئی شخص آپ ﷺ کو دعوت دیتا خواہ امیر ہوتا یا مفلس اس کے یہاں تشریف لے جاتے کسی مفلس کو اس کے فقر کی وجہ سے حقیر نہ جانتے تھے اور کسی بڑے سے بڑے بادشاہ سے اس کی مالداری کی وجہ سے مرعوب نہ ہوتے تھے۔ سواری پر اپنے پیچھے اپنے غلام وغیرہ کو سوار کر لیتے تھے موٹے کپڑے پہنتے تھے سفید کپڑے آپ ﷺ کو زیادہ پسند تھے۔ آپ ﷺ غیض وغضب

سے دور تھے اور سب کے ساتھ جلد راضی ہو جاتے تھے، ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جود وسخا کے پیکر تھے شجاعت و بہادری اور دلیری میں بھی آپ ﷺ کا مقام سب سے بلند اور معروف ہے آپ ﷺ سب سے زیادہ بہادر اور دلیر تھے، نہایت ہی مشکل حالات اور کٹھن مراحل و مواقع پر جبکہ بڑے بڑے جانباز اور بہادروں کے پاؤں اکھڑ گئے آپ ﷺ اپنی جگہ پر برقرار رہے اور پیچھے ہٹنے کی بجائے جرات و بہادری کے ساتھ آگے ہی بڑھتے چلے گے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ جب زور کا رن پڑتا اور جنگ کے شعلے خوب روشن ہوتے اور بھڑک اٹھتے تو حضور ﷺ کی آڑ لیا کرتے تھے، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا لوگ شور کی طرف دوڑے راستہ میں حضور ﷺ واپس آتے ہوئے ملے، آپ ﷺ لوگوں سے پہلے آواز کی جانب پہنچ کر خطرہ کے مقام کا جائزہ لے چکے تھے، اس وقت آپ ﷺ حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار تھے گردن مبارک میں تلوار حمائل کر رکھی تھی اور فرما رہے تھے ڈرو نہیں یعنی کوئی خطرہ نہیں، حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پردہ نشین کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے، آپ ﷺ سب سے زیادہ عادل، پاک دامن، معاملات میں کھرے اور قول و فعل میں سچے تھے۔

مجیب الرحمٰن انقلابی

Marfat.com

اخلاق نبوی ﷺ پر قرآن مجید کی گواہی

قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی سیرت کے اخلاقی پہلو اپنے بلیغ انداز میں بیان فرمائے ہیں۔ چند آیات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

''البتہ آپ ﷺ عظیم خلق (بڑے پسندیدہ اخلاق) کے مالک ہیں۔'' (القلم 4:68)

''لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے۔ تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور ایمان لانے والوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔''

(توبہ 129:9)

''اے محمد ﷺ! اللہ کی رحمت یہ ہے کہ آپ کی افتادِ طبع (ان لوگوں) کے لئے نرم واقع ہوئی ہے۔ اگر آپ بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ پس ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگیئے اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیا کیجئے۔'' (آل عمران 109:3)

عرب کے بدو اور گنوار لوگ بات چیت کے عام آداب سے واقف

Marfat.com

نہ تھے۔رسول خدا سے بلند آواز سے باتیں کرتے اور وقت بے وقت آپ ﷺ کو پکار کر حجروں سے باہر بلا لیتے۔رسول اکرمؐ کی طبیعت ان حرکتوں سے مکدر ہوتی تھی لیکن آپ خلق حسنہ کی وجہ سے لوگوں سے کچھ نہ کہتے۔اس حال پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیات نازل ہوئیں کہ لوگ اپنی آواز کو رسول اللہ کی آواز سے اونچا نہ کیا کریں اور حجروں کے باہر سے پکار کر بلانے کے بجائے آپ ﷺ کے خود بخود باہر آنے کا انتظار کر لیا کریں۔" (سورۃ الحجرات 46:2تا5)

"اور اے محمدؐ! ہم نے آپ کو جملہ جہانوں اور عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" (الانبیا 107:21)

"البتہ تمہارے لئے رسول خدا کے اخلاق و اطوار میں نہایت اچھا نمونہ ہے۔" (الاحزاب 21:33)

حاصل مطالعہ: مجاہد خادم

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول ﷺ کو جس مقصد کی خاطر زمین کے پردے پر بھیجا تھا جب وہ انجام پا چکا تو اطلاع آئی کہ تمہارا کام پورا ہو چکا اب تم خدا کے پاس واپسی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ سورہ نصر، اسی واقعے کی خبر ہے۔ ذیقعدہ 10ھ میں ہر طرف منادی ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ اس سال حج کے ارادے سے مکہ معظمہ تشریف لے جائیں گے یہ خبر دفعتاً پورے عرب میں پھیل گئی اور سارا عرب ساتھ چلنے کے لئے امنڈ آیا۔ ذیقعدہ کی 26 تاریخ کو آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور چادر اور تہبند باندھی اور ظہر کی نماز کے بعد مدینے سے باہر نکلے۔ مدینے سے چھ میل پر ذوالعلیفہ کے مقام پر رات گزاری اور دوسرے دن دوبارہ غسل فرما کر دو رکعت نماز ادا کی اور احرام باندھ کر قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار ہوئے اور بلند آواز سے یہ الفاظ فرمائے جو آج تک ہر حاجی کا ترانہ ہے۔ (ترجمہ)

اے خدا ہم تیرے لئے حاضر ہیں

اے خدا ہم تیرے لئے حاضر ہیں

تیرا کوئی شریک نہیں

یقیناً تمام تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے

بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں

حضرت جابرؓ جو اس حدیث کے بیان کرنے والے ہیں کہتے ہیں کہ ہم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو آگے پیچھے، دائیں بائیں جہاں تک نظر اٹھا کر دیکھا تو آگے پیچھے، دائیں بائیں جہاں تک نظر کام کرتی تھی آدمیوں کا اجتماع نظر آتا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ لبیک فرماتے تھے تو اس کے ساتھ کم وبیش ایک لاکھ آدمیوں کی زبان میں یہی نعرہ بلند ہوتا تھا اور دفعتاً پہاڑوں کی چوٹیاں اس کی جوابی آواز سے گونج اٹھتی تھیں۔ اس طرح منزل بہ منزل آپ ﷺ آگے بڑھتے چلے یہاں تک کہ اتوار کے روز ذوالحجہ کی 5 تاریخ کو مکہ میں داخل ہوئے۔ کعبہ نظر آیا تو فرمایا اے خدا، اس گھر کو عزت اور شرف دے۔ کعبہ کا طوائف کیا، مقام ابراہیم علیہ السلام میں کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر فرمایا:

"خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی اور اسی کی حمد ہے، وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے کوئی خدا نہیں، مگر وہی اکیلا خدا، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اے بندے کی مدد کی اور اکیلے سارے جتھوں کو شکست دی۔"

عمرے سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے دوسرے صحابیوں کو احرام کھول دینے کی ہدایت فرمائی۔ اسی وقت حضرت علی مرتضیٰؓ یمنی حاجیوں کے ساتھ مکہ پہنچے جمعرات کے روز آٹھویں ذوالحجہ کو آپ ﷺ نے

سارے مسلمانوں کے ساتھ منیٰ میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن نویں ذی الحجہ کو صبح کی نماز پڑھ کر منیٰ سے روانہ ہوئے۔ عام مسلمانوں کے ساتھ عرفات آ کر ٹھہرے، دوپہر ڈھل گئی تو قصویٰ پر سوار ہو کر میدان میں آئے اور اسی اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے حج کا خطبہ دیا۔

آج پہلا دن تھا کہ اسلام اپنے جاہ وجلال کے ساتھ نمودار ہوا اور جاہلیت کے سارے بے ہودہ مراسم مٹا دیئے گئے آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں! جاہلیت کے سارے رسم ورواج میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں''

عرب کی زمین ہمیشہ انتقام کے خون سے رنگین رہتی تھی آج عرب کی نہ ختم ہونے والی آپ کی لڑائیوں کے سلسلے کو توڑا جاتا ہے اور اس کیلئے نبوت کا منادی سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کرتا ہے۔

''جاہلیت کے سارے خون کے بدلے ختم کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے انتقامی خون کے بدلہ لینے حق چھوڑتا ہوں (یعنی دشمن کو معاف کرتا ہوں)''۔

''جاہلیت کے سود مٹا دیئے گئے اور سب سے پہلا سود جس کو میں مٹاتا ہوں وہ اپنے خاندان کا یعنی عباسؓ بن عبدالمطلب کا ہے۔''

''عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو، تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا تم پر ہے''

Marfat.com

عورتوں کے بعد انسانوں کا سب سے مظلوم طبقہ غلاموں کا تھا آج اس کے انصاف پائے کا دن آیا ہے فرمایا، ''تمہارے غلام، ان کے حق میں انصاف کرو، جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو ان کو پہناؤ''

''آپس میں تمہاری جان اور تمہارا مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی عزت کے قابل ہے جتنا آج کا دن اس پاک مہینے میں اور اس پاک شہر میں۔'' امن وامان کی اس منادی میں سب سے پہلی چیز اس دینی برادری کا وجود ہے۔ جس میں قبیلوں اور خاندانوں کے رشتوں سے بڑھ کر عرب کے سارے قبیلوں بلکہ دنیا کے سارے انسانوں میں اسلامی برادری کا رشتہ جوڑ دیا۔ ارشاد ہوا!

''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

''ہاں! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں تم سب ایک آدم کے بیٹے اور آدم مٹی سے بنا تھا۔'' اس کے بعد چند اصولی قانون کا اعلان فرمایا گیا۔

1۔ خدا نے ہر حق دار کو (وراثت کی رو سے) اس کا حق دیا ہے۔ اب کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں۔

2۔ لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا، زنا کار کے لئے پتھر ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمے ہے۔

Marfat.com

3۔ ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دینا جائز نہیں۔

4۔ قرض دار کو قرض ادا کیا جائے عاریتاً لیا ہوا مال واپس کیا جائے، ہنگامی عطیئے واپس کئے جائیں۔ جو ضامن بنے وہ تاوان کا ذمے دار ہو۔

''میں تم میں ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو پھر کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ خدا کی کتاب ہے۔'' یہ فرما کر آپ ﷺ نے مجمع کی طرف خطاب کیا، ''تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟''

ایک لاکھ زبانوں نے ایک ساتھ گواہی دی ''ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔'' یہ سن کر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا۔ ''اے خدا تو گواہ رہ۔''

عین اس وقت جب آپ ﷺ نبوت کا یہ آخری فرض ادا کر رہے تھے، خدا کی بارگاہ سے یہ بشارت آئی (ترجمہ)

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو پورا کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین کو چن لیا۔''

(سورہ مائدہ)

خطبہ سے فارغ ہوئے تو حضرت بلالؓ نے اذان دی اور حضرت

ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی۔ کیسا عجیب منظر تھا کہ آج سے 22 برس پہلے جب محمد ﷺ نے خدا کی پرستش کی دعوت دی تو محمد ﷺ اور ان کے چند ساتھیوں کے سوا کوئی گردن خدا کے آگے خم نہ تھی اور آج سے 22 برس کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک لاکھ گردنیں خدا کے حضور میں جھکی تھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر ناقہ پر سوار مسلمانوں کے ساتھ موقف تشریف لائے اور وہاں کھڑے ہو کر دیر تک قبلے کی طرف منہ کئے ہوئے دعا وزاری میں مصروف رہے۔ جب آفتاب ڈوبنے لگا تو چلنے کی تیاری کی۔ دفعتاً ایک لاکھ آدمیوں کے سمندر میں تلاطم برپا ہو گیا آپ آگے بڑھتے جاتے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے، زبان سے فرماتے جاتے تھے

''لوگو، امن اور سکون کے ساتھ، لوگو! امن اور سکون کے ساتھ''

مغرب کا وقت تنگ ہو رہا تھا کہ سارا قافلہ مزدلفہ کے مقام پر پہنچا، یہاں پہلے مغرب پھر فوراً عشاء کی نماز ادا ہوئی۔

صبح سویرے فجر کی نماز پڑھ کر قافلہ آگے بڑھا، جاں نثار دائیں بائیں تھے۔ اہل ضرورت اپنی اپنی ضرورت کے مسئلے پوچھ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ ان کے جواب دیتے جاتے تھے۔ جمرہ پہنچ کر کنکریاں پھینکیں اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا:

''مذہب میں خدا کی مقرر کی ہوئی حدود سے آگے نہ بڑھنا تم سے

Marfat.com

پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں۔"

اسی درمیان میں یہ فقرہ بھی فرمایا جس سے وداع ورخصت کا اشارہ ملتا تھا۔ "حج کے مسئلے سیکھ لو میں نہیں جانتا کہ پھر حج کرسکوں گا۔"

یہاں سے نکل کر اب منیٰ میں تشریف لائے داہنے بائیں، آگے پیچھے مسلمانوں کا ہجوم تھا مہاجرین قبلہ کے داہنے انصار بائیں اور بیچ میں عام مسلمانوں کی صفیں تھیں۔ آنحضرت ﷺ ناقہ پر سوار تھے آپ ﷺ نے آنکھیں اٹھا کر اس عظیم الشان مجمع کی طرف دیکھا تو نبوت کے تیئس سال کے کارنامے نگاہوں کے سامنے تھے۔ زمین سے آسمان تک قبول اور اعتراف کا نور پھیلا تھا اب ایک نئی شریعت، ایک نئے نظام اور ایک نئے عہد کا آغاز تھا۔ اسی عالم میں محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے یہ فقرے ادا ہوئے۔

"ہاں! اللہ نے آسمان اور زمین کو جب پیدا کیا تھا آج زمانہ پھر پھرا کر اسی فطرت پر آ گیا تمہاری جانیں اور تمہاری ملکیتیں آپس میں ایک دوسرے کے لئے ویسی ہی عزت کے قابل ہیں جیسے آج کا دن اس عزت کے مہینے میں اور اس عزت والی آبادی میں، ہاں دیکھنا! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ خود ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے کاموں کی بابت پوچھے گا، اگر تم پر ایک کالا غلام بھی سردار بنادیا جائے جو تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کا کہا ماننا۔

علامہ جی اے قریشی

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ بحیثیت معلم انسانیت

میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جوان کواس کی آیات سناتا ہے اوران کا تزکیہ کرتا ہےاوران کوکتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

مندرجہ بالا آیت سے رسول اللہ کی بعثت کے چار مقاصد واضح ہوتے ہیں، پہلا اللہ کی آیات پڑھ کرسناتا ہے، یعنی اللہ کا کلام (پیغام) بعنیہ لوگوں تک پہنچاتا ہے۔دوسرا اس کلام (پیغام) کی تشریح کرنا۔جس کی دوصورتیں ہیں ایک قولی اور دوسری عملی۔تیسرا مقصد حکمت کی تعلیم دینا۔یعنی لوگوں میں یہ صلاحیت پیدا کرنا کہ ان کے اعمال صحیح رخ پر یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوجائیں۔چوتھا تزکیہ کرنا یعنی انسانوں کی ذہنی تربیت اس انداز سے کرنا کہ ان کے جذبات مناسب حدود میں آجائیں۔جس کے نتیجے میں ان میں اچھی خصلتیں مثلاً سخاوت، ایثار، صداقت وغیرہ پیدا ہوجائیں۔

آپ ﷺ کے اصول تعلیم بھی تقریباً وہی تھے۔جودوسرے انبیاء علیہم السلام کے تھے،ان اصولوں پر علامہ شبلی نعمانی نے امام رازی اور ابن رشد کے حوالے سے جوروشنی ڈالی ہے وہ مختصر طور پر یہ ہے کہ (1) انبیاء کا مقصد عوام وخواص دونوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہوتا ہے،لیکن چونکہ عوام کے

Marfat.com

مقابلے میں خواص کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔اس لئے انبیاء کا لوگوں سے خطاب کرنا اس انداز سے ہوتا ہے کہ وہ کم سے کم فہم وادراک رکھنے والے ذہن میں بھی آسکے۔البتہ ان کی گفتگو میں ایسے اشارات بھی ہوتے ہیں جن کو صرف خواص یعنی بلند عقل وشعور رکھنے والے لوگ ہی سمجھ سکیں۔

2۔ انبیائے کرام لوگوں سے ان کی اس عقل وفہم کے مطابق بات کرتے ہیں جو پیدائشی طور پر اکثر افراد میں پائی جاتی ہے۔

۳۔ انبیاء کی تعلیم کا مقصد لوگوں کے اخلاق درست کرنا اور ان کے نفس کا تزکیہ کرنا ہوتا ہے، انبیاء اس کائنات میں رونما ہونے والے حادثات، واقعات اور سائنسی مسائل سے بحث نہیں کرتے۔ان باتوں کو اگر کہیں بیان کرتے ہیں تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان اور قدرت کے ذکر کے سلسلے میں کرتے ہیں۔مثلاً قرآن کریم میں چاند کی منازل سورج کی رفتار، آسمانوں اور زمینوں کے طبقات بارش کے نزول وغیرہ کا جہاں بھی ذکر آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رسومات یکسر نہیں بدلتے بلکہ پہلے پورے معاشرے پر نظر ڈالتے ہیں جو بات اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نظر آتی ہے اس کو بالکل بدل دیتے ہیں اور جو اس کے حکم کے مطابق ہوتی ہے اس کو باقی رکھتے ہیں۔اور جو باتیں کچھ خلاف اور کچھ مطابق ہوں ان میں ترمیم وتبدیلی کر کے انہیں حکم کے مطابق بنا دیتے ہیں۔

4۔ انبیاء لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی مصلحتیں نہیں سمجھاتے بلکہ صرف

یہ بتاتے ہیں کہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس پر اجر دیتا ہے اور فلاں چیز سے ناخوش ہوتا ہے اور اس پر سزا دیتا ہے۔ مصلحتیں سمجھانے کا اتنا اثر نہیں ہوتا۔

5۔ انبیاء پر جو شریعت نازل ہوتی ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک دو عقائد جن کی تعلیم تمام انبیاء یکساں دیتے آئے ہیں۔ دوسرے وہ احکام جو خاص خاص قوموں اور ملکوں کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ تمام قوموں کی طرف اور قیامت تک کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں لہٰذا آپ کے احکام ان عام اصولوں کے تحت ہیں جو تمام انسانوں کے لئے قیامت تک کے لئے مقرر کردیئے گئے ہیں اور جن کی روشنی میں وقت اور جگہ کے لحاظ سے اجتہاد کرکے ہر آنے والے مسئلے کا حل معلوم کیا جاسکتا ہے۔

معلم انسانیت کی تعلیم کے مختلف پہلو

رسول اللہ ﷺ دین کی تعلیم دو طریقوں سے دیتے تھے۔ ایک اپنے ارشادات کے ذریعے اور دوسرے اپنے عمل کے ذریعے مسلمانوں کو یہ حکم تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں۔ یعنی اس طریق پر عمل کریں جس طرح وہ اپنے رسول ﷺ کو کرتے دیکھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے (آپ کہہ دیجئے کہ اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا)

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم مختلف طریقوں سے ہوتی تھی۔عام طور پر آپ مجلس میں بیٹھ کر لوگوں سے باتیں کرتے اور اس طرح ان کی تعلیم ہوتی۔کبھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے طلب العلم فریضة علی کل مسلم (علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)

فروغ علم کے لئے رسول اللہ کا اہتمام

غزوہ بدر میں قریش کے بعض لوگ قیدی بن کر آئے۔ان کے متعلقین ان کی رہائی کے لئے مالی فدیہ لے کر آئے۔اگرچہ اس وقت مسلمانوں کو سخت مالی مشکلات کا سامنا تھا۔پھر بھی رسول اللہ نے مالی فدیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فدیے کے طور پر ہر قیدی کے ذمہ یہ لگایا کہ وہ دس مسلمانوں کو لکھنا سکھائے۔فروغ علم کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ انوکھا اقدام تھا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

حصول علم کے لئے دیگر اسلام محرکات

قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں براہ راست ہدایات کے علاوہ حصول علم کے لئے محرکات بھی ہیں ان میں ایک محرک مسلمانوں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ وہ دنیا میں سیر وسیاحت کر کے ان قوموں کے انجام سے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو جھٹلایا تھا عبرت حاصل کریں۔ایک محرک مسلمانوں کے لئے یہ حکم ہے کہ اپنے دشمنوں اور اللہ کے دشمنوں کو مرعوب کرنے کے لئے جتنی زیادہ قوت اور سامان جنگ فراہم کر سکیں

کریں۔ یہ حکم جنگی صنعتوں اور ان سے متعلقہ سائنسی علوم کے حصول کے لئے ایک اہم محرک ہے۔

آیات قرآنی میں کائنات میں مظاہر قدرت کے بار بار حوالے مثلاً چاند کی مختلف منزلوں کا ذکر، ہر چیز کو ایک خاص نسبت سے پیدا کرنے کا بیان، سورج اور چاند کے خاص خاص دائروں میں حرکت کرنے کا ذکر ہر چیز کے جوڑے پیدا کرنے کا بیان؛ یہ سب چیزیں سائنسی تحقیقات کے لئے محرکات کا کام دیتی ہیں۔ نماز، روزہ، حج اور جہاد وغیرہ کے احکام بھی سائنسی مطالعے کے محرکات کا کام دیتے ہیں۔ نماز کے اوقات اور سمت قبلہ معلوم کرنے کے لئے مسلمانوں کو سورج اور ستاروں کا ارتفاع اور اپنے علاقے کا طول بلد معلوم کرنا پڑتا ہے۔ خراج، عشر اور غنیمت کے سلسلے میں رسول اللہ کی ہدایت بھی حصول علم کے لئے ایک محرک ثابت ہوئیں۔ ان مدوں سے جو آمدنی ہوتی تھی اس کے حساب کتاب کے لئے ریاضی کا علم حاصل کرنا ضروری تھا۔ ورثے کی تقسیم بھی جس کے متعلق قرآن کریم نے واضح احکام دیئے ہیں علم الحساب کے لئے ایک محرک ثابت ہوئی۔

پروفیسر ڈاکٹر ممتاز بھٹو

Marfat.com

نبی آخرالزمان ﷺ کی تعلیمات

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے بانی حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ ایک عالمگیر اور دائمی نمونہ پیش کرتی ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے پیغامات تھے جو حضور نبی کریم ﷺ دنیا کو دینے تشریف لائے اور کیا ''پیغام'' دے کر دنیا سے تشریف لے گئے۔

ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام کے ذریعے سے پیغام آتے رہے۔مگر جو پیغام محمد ﷺ کے ذریعے آیا وہ ''عالمگیر اور دائمی'' ہو کر آیا۔اس کے لئے وہ جب سے آیا اب تک پوری طرح محفوظ ہے اور انشاء اللہ قیامت تک رہے گا کیونکہ اس پیغام کے بعد پھر کوئی نیا پیغام نہیں آنے والا ہے۔اللہ رب العزت نے کسی پیغام کے لئے یہ نہیں کہا کہ اس کی تکمیل ہو چکی اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری میرے ذمہ ہے مگر ''اسلام'' اور پیغام محمدی ﷺ کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ اس کی تکمیل ہو چکی اور میں اس کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خدا نے جو پیغام محمد رسول ﷺ کے ذریعے دنیا میں بھیجا وہ خدا کا آخری پیغام ہے اور خود خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔پیغام محمدی دنیا میں خدا کا پہلا اور آخری

Marfat.com

پیغام جو کالے، گورے، عرب، عجم، ہندی، چینی و پاکستانی، ترکی، افریقی سب کے لئے عام ہے۔ جس طرح اس کا خدا تمام دنیا کا ''رب للعالمین'' تمام دنیا کے لئے ''رحمت''۔

اسی مناسبت سے اس کا پیغام بھی تمام دنیا کے لئے ''پیغام'' ہے۔ ہر مذہب کے دو جز ہیں ایک کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور دوسرے کا انسان کے باقی جسم اور مال و دولت سے۔

جس کا تعلق دل سے ہے اس کو ایمان اور دوسرے کو عمل کہتے ہیں۔

1۔ عمل کے تین حصے ہیں۔ ایک خدا کے متعلق جس کو ''عبادت'' کہتے ہیں۔

2۔ دوسرا انسان کے باہمی کاروبار سے متعلق جس کو ''معاملات'' کہتے ہیں۔

3۔ تیسرا انسان کے باہمی تعلقات اور روابط اس کو ''اخلاق'' کہتے ہیں۔

''اعتقادات''، ''عبادات''، ''معاملات'' اور ''اخلاق'' یہی چار اجزا مذہب کی تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ توحید کے بعد رسالت کا درجہ ہے۔ رسالت اور نبوت کی حقیقت انبیاء کرام کی حیثیت انسانی، ان کی معصومیت، جزا و سزا، دوزخ و جنت، قیامت و حیات کے متعلق پیغام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے تمام پیغامات خالی ہیں۔

تورات میں قربانی کی طویل بحث اور کچھ آداب کا ذکر ملتا ہے روزوں کا بھی ذکر آیا ہے لیکن یہ تمام چیزیں اس قدر دھندلی ہیں کہ ان پر لوگوں کی نظر نہیں پڑتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان کے انکار کی طرف مائل ہیں

نہ تو عبادات کی تقسیم نہ ان کے طریقے و آداب ہی بتائے گئے۔

زبور کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اسلامی دعائیں اور مناجات تو موجود ہیں مگر عبادات کے طریقے، اوقات اور دیگر شرائط کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ اس کے برعکس پیغام محمدی ﷺ میں ہر چیز صاف اور نمایاں ہیں۔ نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ۔ ان کے آداب و شرائط، عبادات کے طریقے، خدا کے ذکر اور اس کی دعائیں، نماز کے اوقات، روزے کا احترام۔ غرض ہر وہ تعلیم جو روح کی غذا ہیں اور جو دل کی گرہیں کھولتی ہیں، مذہب کی روح کو مجسم کرتی ہیں۔ وہ پیغام محمدی ﷺ میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔

عمل کا دوسرا حصہ معاملات سے متعلق ہے۔ حضرت موسیٰ کے پیغام میں بڑی حد تک قائم رکھا ہے لیکن ان قوانین کی سختی کم کر دی ہے۔ ایک قومی قانون کے تنگ دائرے سے نکال کر اس کو عالمگیر قانون کی حیثیت دے دی۔

طلاق وغیرہ کے متعلق انجیل میں دو ایک احکام البتہ موجود ہیں۔ مملکت اور معاشرت کے قوانین کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر پاتی۔ اسی طرح عیسائی قوموں کو یہ چیزیں بت پرست یونانی اور رومی قوموں سے قرض لینی پڑیں۔

پیغام محمدی ﷺ نے ان میں سے ہر ایک حصہ کو پوری نکتہ سنجی اور

Marfat.com

باریک بینی کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔

اسلامی تعلیمات کے وسیع دفتر کو اگر ہم دو مختصر لفظوں میں ادا کرنا چاہیں تو ان کو ایمان اور عمل صالح کے دو لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

ایمان اور عمل یہی دو چیزیں ہیں جو ہر قسم کے پیغام محمدی ﷺ پر حاوی ہیں اور قرآن پاک میں انہی دونوں پر انسانی نجات کا دارومدار ہے۔ قرآن میں بیسیوں جگہ آیا ہے کہ فلاح اور کامیابی صرف ایمان اور عمل صالح پر موقوف ہے۔ پیغام محمدی کے ذریعے سے جو بنیادی مسئلہ سامنے آیا وہ کائنات اور مخلوقات الٰہی میں انسانیت کا درجہ ہے اور یہی توحید کی جڑ ہے۔ اسلام سے پہلے انسان اکثر مخلوقات الٰہی سے اپنے کو کم رتبہ کا خیال کرتا تھا۔ اسی لئے وہ پتھر، سورج، دریا دودھ دیتی گائے، آگ کی پوجا کرتا اور اس کے آگے اپنی عبودیت کا سر جھکاتا تھا۔

محمد ﷺ نے آ کر دنیا کو پیغام دیا کہ اے لوگو! یہ تمام چیزیں تمہاری آقا نہیں بلکہ تم ان کے آقا ہو۔ وہ تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ تم اس ساری کائنات میں خدا کے نائب اور خلیفہ ہو۔ اسی مناسبت اور خلافت نے آدمؑ اور اولاد آدم کو سب مخلوقات میں عزت اور بزرگی بخشی۔

محمد ﷺ کا دوسرا اور بنیادی پیغام یہ ہے کہ انسان اصل خلقت میں پاک اور بیگناہ ہے اس کی فطرت کی لوح بالکل سادہ اور بے نقش ہے۔ یہ حضرت انسان خود ہے جو اپنے اچھے برے عمل سے فرشتہ یا شیطان یعنی

Marfat.com

بے گناہ یا گنہگار بن جاتا ہے۔

دوسرے مذاہب نے انسان کے ہر عمل کو دوسرے عمل کا نتیجہ بتا کر اس کو مجبور کر دیا اور اس کی ہر زندگی کو دوسری زندگی کے ہاتھوں میں دے دیا۔عیسائی مذہب نے بھی انسانیت کے اس بوجھ کو کم نہیں کیا بلکہ اور بڑھایا۔بقول ان کے ہر انسان اپنے باپ آدم کی گناہ کاریوں کے سبب موروثی گناہ گار ہے خواہ اس نے ذاتی طور سے کوئی گناہ نہ کیا ہو، اس لئے انسانوں کی بخشش کے لئے ایک غیر انسان کی ضرورت ہے جو موروثی گنہگار نہ ہوتا کہ وہ اپنی جان دے کر بنی نوع انسان کے لئے کفارہ ہو جائے۔

حضرت محمد ﷺ نے دنیا میں تشریف لا کر غمزدہ انسانوں کو یہ خوشخبری دی ''نہ تم اپنی پہلی زندگی اور کرم کے ہاتھو مجبور ہو اور نہ اپنے باپ آدمؑ کے گناہ کے باعث ''فطری گناہگار'' بلکہ تم فطرتاً پاک وصاف اور بے عیب ہو۔اب تم خود اپنے عمل سے خواہ اپنی صفاتی اور پاکی کو برقرار رکھو یا ناپاک بن جاؤ۔ظہور محمدی ﷺ سے پہلے دنیا کی یہ کل آبادی مختلف گھرانوں میں بٹی ہوئی تھی۔لوگ ایک دوسرے سے نا آشنا تھے۔زردشت خاک پاک ایران کی پاک زمین کے سوا اور کہیں خدا کی آواز نہیں سنتا تھا۔

بنی اسرائیل اپنے خاندان سے باہر کسی رسول اور نبی کی بعثت اور

Marfat.com

ظہور کا حق نہیں سمجھتے تھے۔ یہ پیغام محمد ﷺ ہی ہے جس نے مشرق، مغرب، شمال اور جنوب ہر طرف اللہ کی آواز سنائی اور بتایا کہ خدا کی رہنمائی کے لئے ملک قوم اور زبان کی تخصیص نہیں۔

رسول مقبول ﷺ کا پیغام ہی یہ ہے کہ ساری دنیا خدا کی مخلوق ہے اور خدا کی نعمتوں میں ساری قومیں اور نسلیں برابر کی شریک ہیں۔ انسانوں کی تعلیم و تربیت و ہدایت کے لئے جو مقدس ہستیاں وقتاً فوقتاً آتی رہیں ان کے متعلق ابتداء سے قوموں میں حد درجہ عقیدت مندی کی افراط و تفریط رہی۔ افراط یہ تھی کہ نادانوں نے ان کو خود خدا یا خدا کا مثل یا خدا کا روپ ٹھہرایا۔

اسلام نے اس منصب عظیم کی صحیح حیثیت مقرر کی اور بتایا کہ انبیاءؑ نہ خدا ہیں، نہ خدا کی مثل۔ نہ خدا کے بیٹے اور رشتہ دار ہیں۔ وہ آدمی ہیں اور محض آدمی۔ آخری پیغمبر نے خود اپنے لئے کہا ہے میں بشر ہوں۔ لوگ اس پر تعجب کرتے اور کہتے (کیا بشر رسول؟)

اسلام نے کہا ''ہاں'' کہہ دو......اے پیغمبر! میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔'' اسلام میں نجات کا مدار دو چیزوں پر ہے (1) ایمان اور (2) عمل صالح

ڈاکٹر سید محمود اللہ نور

Marfat.com

سلام

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوع انسانی

سلام اے ظلِ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

سلام اے سروحدت، اے سراجِ بزمِ ایمانی
زہے یہ عزت افزائی زہے تشریف ارزانی

تیرے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں
شریک حال قسمت ہوگیا پھر فضلِ ربانی

سلام اے صاحبِ خلقِ عظیم، انسان کو سکھلائے
یہی اعمال پاکیزہ یہی اشغالِ روحانی

تیری صورت، تیری سیرت تیرا نقشہ تیرا جلوہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی خندہ پیشانی

Marfat.com

الگ فَقرُہٗ فَخرِیؑ رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِ کسرائی وخاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

زمین کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
تیرے پرتو سے مل جا تیرا اک ذرے کو تابانی

حفیظ بے نواز بھی ہے گدائے کوچہ الفت
عقیدت کی جبیں تیری مروت سے ہے نورانی

ترا در ہو مرا سر ہو مرا دل ہو تیرا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طورانی

سلام! اے آتشیں زنجیر باطل توڑنے والے
سلام! اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

ابوالاثر حفیظ جالندی (مرحوم)

Marfat.com

عبرت نامہ

Marfat.com

عبرت نامہ

صُور جدم ملک پھونکتا جائے گا
ہر گناہگار اس وقت تھرا جائے گا

زندگی کو غنیمت بشر جان توں — چند دن واسطے یہاں مہمان توں
قبر کے واسطے کرے ساماں توں — موت آئے اچانک ہو حیران توں
پھر توں سوئے عدم کو چلا جائے گا
کوچ دنیائے فانی سے کر جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

اتنی دنیا ٹوں پیاری نہ کر مہرباں — طرف مسجد نہ آئے توں سن کر اذاں
ہے تخیل تیرا رہوں دائم یہاں — چھوڑ یہ خیال آخر ہے جانا وہاں
مال و دولت تیرا ساتھ نہ جائے گا
جو کمائے گا نیکی وہ لے جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

Marfat.com

آج تجھ کو نہیں یاد ہے وہ گھڑی　　جان کندنی کی گھاتی ہے مشکل بڑی
اقربا پاس ہونگے تیرے اس گھڑی　　مگر جان کی ہوگی تجھ کو پڑی
ان کی لینے مدد تو نہیں پائے گا
روح قبض کر فرشتہ چلا جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

یار دوست تیرے جو ہیں تجھ پہ فدا　　رکھ کے تختے پہ وہ تجھ کو دینگے نہلا
اُس وقت دیکھ لیں آخری منہ تیرا　　چارپائی پہ پھر تجھ کو دیں گے لٹا
اک کفن صرف تجھ کو دیا جائے گا
کیا پتہ وہ بھی پائے یا نہ پائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

پڑھ جنازہ تیرا مسلمان خاص و عام　　اس طرف لے چلیں جو ہے اصلی مقام
قبر میں دفن کردیں تجھے نیک نام　　ہو ہوا بند دنیا کی جائے تمام
اور تو زیرِ زمین کے سما جائے گا
خاک کے ڈھیر نیچے تو آ جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

Marfat.com

آکر منکر نکیر کہے مَنْ رَبُّكَ — تجھ کو زندہ کریں گے بحکم خدا
اور پوچھیں گے اے بندہ جلدی بتا — آگ کی گُرزوں کو ہاتھ میں لے اُٹھا
دیکھ کران کی صورت توں گھبرا جائے گا
ہکا بکا اسی وقت ہو جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

جس کا ہے امتی اس کا ہے نام کیا؟ — رب تیرا کون ہے دین کیا ہے تیرا؟
اور ہم کون ہیں یہ بھی تو دے بتا؟ — ورنہ گرزوں سے ہم تجھ کو دیں گے سزا
گر گناہگار ہے تو نہ بتلائے گا
عذاب اسی وقت بے انتہا پائے گا
صُور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

سخت اتنا عذاب اسی پہ کر دیں عطاء — نہیں طاقت کسی کی جو دیوے سنا
گوناگوں وہ سزا پائے بے انتہا — اس وقت روئے گا ہائے آج کیا ہوا
اس تکبر کا وہاں پتہ چل جائے گا
حال یہی حشر تک کیا جائے گا
صُور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

Marfat.com

مومنوں خوف اللہ کا دِل میں کرو اس کا مانو حکم اور ہر دم ڈرو
کھا کر نعمت شکر اس کا کرتے رہو اس نصیحت کو میری ذرا مان لو
وہ وقت ہم پہ بھی ایک دن آئے گا
کسی سے ٹل کے ہرگز نہیں جائے گا
صُور جِسدم ملک پھونکتا جائے گا

جانور کھائے یا جائے مچھلی نگل پانی میں ڈوبے یا آگ میں جائے جل
گولہ لگ توپ کا خاک میں جائے رَل موت آئے ہی نہ دیر ہو ایک پَل
اُن فرشتوں کو وہ سامنے پائے گا
اور حسابِ قبر سب لیا جائے گا
صُور جِسدم ملک پھونکتا جائے گا

اگر وہ نیک بندہ ہے ایماندار حوصلے سے اُسی وقت دے گا پکار
دینِ اسلام ربّ میرا پروردگار امتی ہے محمدؐ کا یہ خاکسار
دیں گے شاباش نعمت عطا پائے گا
گور میں ہی چمن کر دیا جائے گا
صُور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

Marfat.com

جس وقت حکم دے گا ملک کو خدا　　اے ملک بانسری آج دے توں بجا
چاند، سورج ستارے زمین وآسمان　　جن بشر کیا ملک کچھ رہے نہ بقا
دن قیامت کا یہ آجائے گا
ہر نفس ذائقہ موت پائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

اس فرشتے کو پھر حکم دے گا خُدا　　دوسری بار پھر صور دے توں بجا
تاکہ ہوجائیں زندہ کیئے جوفنا　　کاردنیا کی دونگا میں ان کو جزا
حکم فوراً فرشتہ بجالائے گا
ہر شخص پھر زندہ کیا جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

یہ تیرے یار دوست جو ہیں مہربان　　بہن بھائی تیرے اور کیا بیویاں
نہ مدد دیں گے تجھ کو تیرے باپ وماں　　اپنی ہی جان کا فکر ہوگا وہاں
نیکیوں کا توں اس دن صلہ پائے گا
جو کہ لے کر یہاں سے چلا جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

Marfat.com

اپنی اپنی مصیبت میں ہو مبتلا نفس نفسی سُنی جائے گی جا بجا
اے بزرگو! ہماری تو ہستی ہے کیا خوف کھائیں گے تب اولیاء انبیاء
اور یہ سورج سوا نیزے پر آئے گا
دھوپ کا جوش پر جوش دکھلائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

ایسی نازل ہوگی گھڑی وہ عجب سینکڑوں سال کا دن بنائے گا رب
ہونگے شاہ و گدا بڑے بےتاب وتب بھول جائیں نبی اپنی امت کو سب
وہ پیارا محمدؐ نہ گھبرائے گا
گنہگارانِ امت کو بخشائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

دو فرشتے تیرے ساتھ رہتے مدام جو زباں سے تیری نکلتا ہے کلام
بھلے اور برے عمر ساری کے کام نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں وہ تمام
دن قیامت میں تجھ کو دیا جائے گا
اس کو پڑھ کر کے حیران ہو جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

Marfat.com

جان کر الميہ پوچھے اے بندہ بتا　　زندگی میں گناہ کیوں توں کرتا رہا
میں نہ ہرگز کیئے صاف کہدے سنا　　کس کے میں نے کئے سامنے یا خدا
اس وقت اور ہی ماجرا پائے گا
ہاتھ پا بدن سب بن گواہ رہ جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

بدی نیکی ترازو میں دیوے ٹکا　　پلڑا بدیوں کا تھوڑا سا جائے جھکا
اس وقت رحم کر حکم دے گا خدا　　ایک نیکی صرف کہیں سے مانگ لا
پوچھتا پوچھتا بھاگتا جائے گا
اپنے پیاروں کو مشکل سے وہ پائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

باپ، ماں، بہن بھائی اسے جائیں مل　　اس کو رو رو سنائے گا وہ دردِ دل
ایک نیکی کم ہے اگر جائے مل　　اس کو ہرگز ملے گی نہیں دراصل
مانگنے آس کر کے جدھر جائے گا
نیکی ایک نہ ملے جھڑکیاں کھائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

Marfat.com

بال سے پتلا تلوار سے تیز وہ راستہ پُل صراط ہے خطرناک جو
سب کو اس سے گزرنے کا بس حکم ہو نیک لنگھ جائے گا جانب خُلد کو
دوزخی گر کے دوزخ چلا جائے گا
اپنے بد کاموں کی بس سزا پائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

مومنوں کوئی ہرگز شرک نہ کرو اس کی بخشش نہیں ہے خدا سے ڈرو
سوا ربّ کے کسی کو نہ سجدہ کرو جو مصیبت پڑے صبر کرتے رہو
جو ایمان ساتھ دنیا سے لے جائے گا
دیکھو لاتقنطو ارحم فرمائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا

آ گیا ہے وقت بس نہایت اخیر مرنا ہر ایک کو بادشاہ کیا فقیر
توبہ کر لو مسلمان غریب و امیر توں بھی کر کے فکر بس اے بشیر
پھر توں شاید وقت ہی نہیں پائے گا کیا خبر کب تیرا وقت آ جائے گا
صور جسدم ملک پھونکتا جائے گا
ہر گنہگار اس وقت تھرائے گا

Marfat.com

''عظمت رفتہ اسلام''

عظمت رفتہ اسلام مطلوب ہو گر
مورخ کے مخفی خزانوں سے پوچھو
جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ
یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو!
غلام اور آقا کا تھا سفر جاری
سواری تھی اک وہ چڑھے باری باری
جب منزل پہ پہنچے تو تھی کس کی باری
مساوات ان شتر باتوں سے پوچھو!
جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ
یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو
وہ دسترخوان جب بچھایا گیا تھا
مہمانوں کا کھانا لگایا گیا تھا
بجھاتھا دیا یا بجھایا گیا تھا؟
یہ حکمت اُن میزبانوں سے پوچھیے؟

جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ
یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو
وہ باہم لگے بیٹھ کر کھانا کھاتے
شکم سہری کے پھر سنائے ترانے
حقیقت یہی تھی یا تھے کچھ بہانے
مروّت اُن مہمانوں سے پوچھو
جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ
یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو
کٹھن منزلوں سے جو ساحل پہ آئے
نہ اپنا وطن لوگ تھے سب پرائے
ملا حکم میر اپنی کشتی جلائے
اطاعت ان کشتی بانوں سے پوچھو
جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ
یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو
چچا ہم کو جلدی سے یہ تو بتا
ابوجہل ہے کونسا وہ دِکھا

Marfat.com

دیں گے یا ماریں گے قسم خدا

ارادت اُن الہڑ جوانوں سے پوچھو

جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ

یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو

الی الجبل کانوں میں آواز آئی

کہاں ہے کہاں ہوگئی رہنمائی

بظاہر کرامت! مگر تھی عطائی

فراست اُن حکمرانوں سے پوچھو

جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ

یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو

تقابل نہیں ایک لاکھ کے ساٹھ تن

وہ بحرِ فنا میں رہے غوطہ زن

رہا اوج پر ہی لواذوالمنین

رقابت ان غازیانوں سے پوچھو

جنہں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ

یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو

Marfat.com

یہ کس جرم میں یوں ستایا گیا
گرم آگ پر کیوں لٹایا گیا؟
احد ہی اَحد بَرملا کہہ رہا
صداقت کمر کے نشانوں سے پوچھو
چلے رت کو کچھ رخت کو اٹھا
معیت میں لی ساتھ اک باحیا
جو خیمے سے آئی صدا مرحبا
حجالت اخی کے اوسانوں سے پوچھو
جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ
یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو
سزا کے لئے خود بڑھا کون تھا
وہ تھا دوش کسکا بڑھا کون تھا
حِکم کون تھا حکمران کون تھا
فرش خام تھے ان ایوانوں سے پوچھو
جنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا نظارہ
یہ پوچھو زمین آسمانوں سے پوچھو!

Marfat.com

کرشمۂ قدرت

ہے عاجز عقل تیری قدرت پہ یارب تو ہی اپنی حکمت سے مقسوم بانٹے
کسی شجر میں ہم نے نہ دیکھا کہیں پتا اِک سینکروں اس میں کانٹے

کوئی رات بھر ایک لمحہ نہ سویا کوئی نیند میں لے رہا ہے کھراٹے
کہیں نیم احمق پہ دولت ہے ارزاں کہیں عاقلوں کو سراسر ہے گھاٹے

کوئی سر پہ گٹھڑی سفر کررہا ہے کسی کی سواری گئی بھر پھراٹے
کسی کے مقدر میں خدمت گزاری مگر پھر بھی مخدوم خادم کو ڈانٹے

کہیں تو پہاڑوں سے دریا بہائے پہلے آگ ان میں سے لاوا جو پاٹے
کہیں میٹھے پانی کے چشمے بہائے وہ آبِ سمندر مگر حلق چاٹے
کہیں میوے خوش ذائقہ اور میٹھے، کسی پیڑ کے پھل بڑے ترش کھاٹے

راؤ بشیر احمد کوٹ ہرو

Marfat.com

کتابِ زندگی

تیری کتابِ زندگی ہے تیرا حسابِ زندگی
اے بے خبر سنبھل ذرا کیا ہے نصابِ زندگی؟

موت وحیات کا درمیاں وقفہ ہے پرچہ امتحان
دے گا نہ ایک پل کی وہ مہلت قصابِ زندگی

کرتی ہے روز وشب سفر اندر نقابِ زندگی
آئے گی تیرے سامنے ہو بے حجابِ زندگی

یہ کشتیٔ عمر رواں سے بحر فنا کے درمیان چل
جائے گی ڈوب ناگہاں مثل حبابِ زندگی

رکھا ہے دل میں جو نہاں ہوگا حشر میں سب عیاں
بن کے گواہ تیرے دست وپا کریں گے خطاب زندگی

اُمڑ وہی کر حصار رختِ سفر ہے وہ تیار
ہر دم تیرا ہے اے سوار پایا؟ رکاب زندگی

اَسی سال سے بشیر اس زندگی میں ہے اسیر
لگتی ہے یہ عمر کثیر جیسے خوابِ زندگی

راؤ حاجی بشیر احمد

Marfat.com

ایک نیم شیی کی حالتِ زار

اے فرشتو! تم اسے نیکی سمجھ کر نہ لکھو!

درحقیقت میں یہ رونا میرا فراڈ ہے
تم اس نیکی سمجھ کر اے فرشتو نہ لکھو
دیکھتے ظاہر ہو تم باطن کی تم کو کیا خبر
اے نگہبانوں یہ ہلکاں ہونا میرا فراڈ ہے
تم اسے نیکی سمجھ کر اے فرشتو نہ لکھو
کل قیامت کو نتیجہ برعکس ہو یا اگر
اپنی گالوں کو آنسوؤں سے دھونا میرا فراڈ ہے
تم اسے نیکی سمجھ کر اے فرشتو نہ لکھو
میں تو بازارِ صرافہ میں ہوں اِک بہروپیا
جو لیے بیٹھا ہوں یہ سونا میرا فراڈ ہے
تم اسے نیکی سمجھ کر اے فرشتو نہ لکھو
اس ریاکاری کا پردہ چاک ہو جائے گا گل

کیونکہ یہ حوش وحواس کھونا میرا فراڈ ہے
تم اسے نیکی سمجھ کر اے فرشتو نہ لکھو

دے رہا ہوں دھوکہ اپنے آپ کو اے صاحبو!
ہیں یہ مصنوعی کم یہ بونا میرا فراڈ ہے
تم اِسے نیکی سمجھ کر اے فرشتو نہ لکھو

دراصل وہ تو ہے میری کوگ جاں کے قریں
اے کراماً کاتبین یہ ٹونہا میرا فراڈ ہے
تم اسے نیکی سمجھ کر اے فرشتو نہ لکھو

درحقیقت میں یہ رونا میرا فراڈ ہے

احمد کوٹ ہرو

Marfat.com

راز نیاز

اپنی زبانِ قالؔ سے میں تجھ سے مانگتا نہیں
اَنْتَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرْ میرا حالِ دِل جانتا نہیں؟

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض تو تحقیق ہے تو غَفُوْرٌ الرَّحِیْمْ
اے خالقِ دوجہاں میں خاک دَر دَر کی چھانتا نہیں

میں جس وقت چاہوں پکارلوں سنتا ہے تو اے سَمِیعٌ علیمْ
لاتَاخُذُہ سِنَۃٌ وَلَانومٌ کیا میں تجھے مانتا نہیں؟

اَرواح نے آفرینش کو جب اِقرار قالوا بَلٰی کیا
وہی ہے تُو، ہاں کیوں نہ ہو، مَیں تو یہ گردانتا نہیں

بشیر احمد کوٹ ہرو

Marfat.com

فطرت

میری فطرت سے کبھی یہ سادگی جاتی نہیں
اور یہ رنگ آمیزیاں پیارے مجھے آتی نہیں

آپ کے اِصرار پر وعدہ کوئی کیسے کروں!
مستعار ہے زندگی، یاں کچھ مرا ذاتی نہیں

گندم نُما ان جَو فروشوں کی جنس ارزاں سہی
پھر بھی ہے خطرہ زِیاں وارہ مجھے کھاتی نہیں

کہہ رہی ہے حُبِّ دنیا، آمری چھاؤں میں آ
ہر وقت شاداب ہوں مجھ کو خزاں آتی نہیں

دے گئی دھوکہ جوانی، یوں ضعیفی نے کہا
زندگی بھر ساتھ دوں گی، چھوڑ کر جاتی نہیں

یہ تضادِ ظاہر و باطن مجھے تسلیم ہے
دل سے پوچھو تو یہ دورنگی مجھے بھاتی نہیں

آہی جاتی ہے زباں پر دل کی باتیں اے بشیر
ضبط کر لیتا ہوں یہ عادت میری جاتی نہیں

(بشیر احمد کوٹ ہرو)

Marfat.com

بعنوان خود کفالت، خود اعتمادی

ہے وقت کا تقاضا یہ ہی دوستو
خود کفالت نہ ہوں تو گزارہ نہیں
ہاتھ پھیلائیں ہم غیر کے سامنے
یہ زبوں حالی ہم کو گوارہ نہیں
مانگنے پر ہم کو جس سخی نے دیا
اس نے نعم البدل پہلے طے کرلیا
آج نو کے کل کو تیرہ جودیں
ایسے ایثار میں ہم کو وارہ نہیں
جوہر خود اعتمادی اجاگر کرو
جو وسائل بھی ہوں اُن سے یہ کام لو
قوت بازو ماسواء کے سوا
اور کوئی سہارا ، سہارا نہیں
یہ نہ دیکھو کہ مادی وسائل ہیں کم
سب سے اعلیٰ وسیلہ تو خود ہی ہیں ہم
عزم محکم سے منزل کی جانب بڑھو
کام محنت نے کس کا سنوارہ نہیں؟

Marfat.com

گرنئ ٹیکنالوجی کو اپنائیں ہم
ہے یہ ممکن کہ منزل کو پاجائیں ہم
یہ علومِ زراعت بھی اے دوستو!
وہ سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں
خود کفالت کے معمار دہقان ہیں
مثل ٹیلے کے اب ان کے کھلیان ہیں
آم کے آم اور دام گٹھلی کے ہوں
یہ وہ سود ہے جس میں خسارہ نہیں
آج اغیار جالِ تفکر میں ہیں
بدنصیبی سے ہم کل کے چکر میں ہیں
جن کا تکیۂ امروزِ فردا رہا
اَوج پران کا چمکا ستارہ نہیں
ذرا اقوامِ عالم پہ ڈالو نظر
اکثریت کی ہے بے بسی کس قدر
دیکھتے ہو کہ حلقومِ انصاف پر
سُپر پاور کے وِیٹو کا آرہ نہیں؟

مندرجہ بالا نظم 1995 رسالہ کسان نومبر میں لاہور سے شائع ہوئی۔

راؤ بشیر احمد

Marfat.com

بعقیدت فقیر محمد تنوی مرحوم

بستی تلوکر ضلع ہزارہ صوبہ سرحد

قیدِ حیات ورنج وغم اصل، میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں
پہلے ہی بے وفائی کا احباب کرتے ہیں گلہ
کیسی ہے اُن کی سادگی مجھ کو ہی آزمائے کیوں!
ان کو گمان ہوگیا آئینہ دل اپنا دیکھ کر
لیکن حقیقت ہے برعکس یونہی اپنی مُرلی بجائے کیوں
میں نے تو ایک دن یونہی جھرپٹ دیئے تھے چند سطور
میرے دل سیاہ پر نشتر ھُو لگائے کیوں
شاید کبھی دعاؤں میں، میں نے انہیں کیا ہو یاد
بھلا چشم تر سے یاد وہ مجھے نیم شب میں لائے کیوں
نعلین ہی کے شرف کی میں نے تو کی تھی پیشکش
وہ الر کرکے پارسل میرے عدو ہنسائے کیوں
ان کا سفر عجیب ہے حیرانگی ہے مجھ کو یہ

Marfat.com

رہبر بھی وہ رہبرو بھی وہ، اوز گھاٹ میں بیٹھ جائے کیوں
وہ بھی توجی رہے ہیں آج جن کو شرف ہے دید کا
اور وہ فقط شُدید سے کرتے ہیں ہائے ہائے کیوں
اندیشہ خفاتو ہے، عادت سے مجبور ہوں مگر
وہ پیری میں حق العباد کے اتنے حریص پائے کیوں
مخاطب تیرے ہے فقیر الفقیر ادب کوتوں ملحوظ رکھ اے بشیر
یان کیوں سے نصف ہے ناراضگی توں اتنی کیوں کیوں لگائے کیوں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

پیپل پر ایک غزل

پیپل کے ابتداء میں ''پ'' اور انتہا میں لام ہے
تبت میں ملتا ہے یہ کم، ہندوستان میں عام ہے
دیکھو تو اس زمین کو کرتے ہیں کس طرح عبور
نیچے زمین کے آب میں اس کا تنا تمام ہے
چکنا اور لیس دار دودھ ہوتا ہے اس کے پیڑ میں
اقوال حکیماء ہے یہ دودھ آتا اوویات میں کام ہے
کمزور اس کی لکڑیاں ہوتی ہیں عام طور پر
ہوتا ہے رنگ ہوبہو جیسے رنگِ بادام ہے
ہر سال اس کو آتی ہے موسم خزاں بھی چندروز
لیکن بہار جلد ہی آ کر کرے قیام ہے
لگتی ہیں اس کے گوناگوں ماہِ بیساکھ کے قریب
ہمارے یہاں تو بنٹیاں اس کے ثمر کا نام ہے
اس کے ثمر کو سیر ہو کھاتے ہیں عام طائران
ہردلعزیز خاص کر گولوں کا ہی طعام ہے

Marfat.com

شام وسحر کو شاخوں پر گاتے ہیں گیت اس قدر
ہنگامۂ طائران کی آتی صدا مدام ہے
آتی ہے جب صبا ذرا ہوتا ہے عجب ماجرا
اک دم بجانا تالیاں پتوں کا کام دام ہے
پیپل مجھے تو یہ بتا گل تجھ میں کیوں نہیں بھلا؟
ہنس کر کہا کہ خار جو رکھنا مجھے حرام ہے
ڈونگہ سے چار میل پر واقع ہے جانب جنوب
موضع گلاب علی وہاں خادم کا بھی مقام ہے
اک دن تھا یومِ والدین میں بھی وہاں موجود تھا
اللہ ھو نعت کی تھی پیش حاضر، وہی غلام ہے

نوٹ:

واضح ہو کہ کتابچہ عبرت نامہ جو چھپائی سے پہلے برائے اصلاح ڈونگہ بونگہ مڈل سکول کے اساتذہ کے پاس بدعت عبدالرشید کشمیری بھیجا تھا انہوں نے برائے آزمائشی پیپل پر نظم مانگ لی مندرجہ بالا نظم اُن کے مطالعے کے پیش نظر بنائی گئی جس میں خاص کر ماسٹر طفیل احمد نورانی پیش پیش تھا آخری اشعار ۱۲/۱۱ اپنے تعارف میں لکھے کہ اس سے پہلے ناچیز خود نے اسی سکول کے جلسہ یوم والدین میں اللہ ھو نعت سنائی تھی۔

1951-52ء گلاب علی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سقوط ڈھاکہ و جنگ 1965

ہندوستان و پاکستان

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
شاہیں شکست کھا گیا میدان میں زاغ سے
جعفر صادق بن کے جو ملت کا بُرا کرائے
ننگِ قوم وطن والے ایسا ہی کرتے آئے
وہ کھیت سلامت نہیں رہا جب باڑ کھیت کو کھائے
مثل مشہور ہوئی کہ ''گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے''
ہاں تو کیا وفا نہ خود مالی نے باغ سے
اس گھر کو آگ لگی گئی گھر کے چراغ سے

Marfat.com

سربراہوں نے یہ رکھا اکثر راز نہانی
لن ترانی کی زِٹ رکھی اگر تلہ کہانی
پاکستان کے حق میں تھی یہ سازشیں بڑی پرانی
آخر شاخ اسی سے ابھری بن کے مکتی باہنی
دوبار ڈس گئے حکمراں اک سوراغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ورنہ سن پینسٹھ بن اعلانِ جنگ سے کری لڑائی
جلو۔باٹا پور، ماڈل ٹاؤن پر کری چڑھائی
ایک ایک چار چار سے لڑ گئے پاکستان سپاہی
اس سینا کو خوب طرح چاہئے لاہور پلائی
آیا نہ کام اُن کے جو سیکھے تھے پھاگ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

محاذ چونڈہ پر چھے سو ٹینکوں سے کری چڑھائی
جن کے استقبال کو نکلے لے کر مائن فدائی
نعرۂ تکبیر سے جب چہروں پر سرخی چھائی
اگلی صف راے ٹینکوں نے قلابازیان کھائی
اپنے کیے کو پاگئے اپنے ہی لاگ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

قصور محاذ پر بھی جب فوجیں ٹکرائی
پہلے ہی ہلّے میں ہوئی بُری طرح پسپائی
افراتفری کے عالم میں سُدھ بُدھ رہی نہ کائی
چھ میل علاقہ کھیم کرن دے کرکے جان چھڑائی
یوں بدحواسی چھاگئی اپنے ہی لاگ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پاکستان بحریہ نے بڑی کو کمک پہنچائی
دو سو میل دیوار کا کی جاینٹ سے اینٹ بجائی
بابر بدر نے بمباروں کی ایسی کری پٹائی
ایک گھنٹہ فائٹ میں مارگرائے تین ہوائی
اے فاتح ذرا سوچ کچھ ٹھنڈے دماغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پاکستان ہوا بازوں نے ایسی دھاک بٹھائی
ایک اور چھے کی نسبت سے بھی رہی برتری چھائی
پٹھاکوٹ، آدم پورہ جموں سری نگر تک چھائی
ابنالہ، حلواڑہ سب اڈوں کی کری تباہی
ایم ایم عالم طرح دی دشمن کو دماغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

Marfat.com

آٹھ ستمبر گدارو پر جو حملہ کروایا
ایسی منہ کی کھائی دشمن بھارت کا ہاتھ نہ آیا
بارہ سو مربع میل علاقہ راجھستان دبایا
پاکستان کا جھنڈا مُنا باور پر لہرایا
ٹوٹا یہ چھکا آپ ہی بلّی کے بھاگ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

چھ ستمبر پینسٹھ کو جب سویا شہر جگایا
حملہ آور ہو کے سترہ دن بھی تاب نہ آیا
فوجوں اور عوام کا جب ڈاؤن مورال جو پایا
شاستری اوتھان کے جاچرنوں میں شیس لوایا
ہم کو بچا اس پاکستان شیش ناگ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
شاہیں شکست کھا گیا میداں میں زاغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

Marfat.com

غزل

سنبھل سکتا ہے وہ عادات میں جس کے خرابی ہو
بگڑ جائے ذہن جس کا نصیحت اس پہ لاحاصل

مُسلمان دین اور دنیا کو لے کر ساتھ چلتا ہے
یہ ہی حقِ عبادت ہے بفرمانِ نبی اکملؐ

خدا کی بندگی کے بعد روزی پاک پیدا کر
اسی میں ہے فلاح توں دین میں دنیا بھی کر شامل

علم کے جانچنے کا ہے خدا کا خوف پیمانہ
نہ فکر آخرت جس کو وہ عالم بھی رہا جاہل

ہے جن کی لُغت میں ممکن وہ ناممکن سے ناواقف
خدا کے فضل سے پالیتے ہیں طوفاں میں ساحل

جو ترجیح دیتے ہیں امروز کو امروزِ فردا پر
خیال خام کہتے ہیں وہ ماضی و مستقبل

بشیر اس زندگی میں ذائقتہ الموت سے پہلے
ہو صدقہ جاریہ ایسا نرالہ باب کر شامل

Marfat.com

دکانداروں کا اپنے اُدھار لینے والوں سے گلہ

سُن لو ادھار والو دشمن ہو تم ہمارے
تمہیں واسطہ خدا کا ہم سے رہو کنارے

دو دن کا کر کے وعدہ ہم کو یقین دلایا
گذرے کئی مہینے لیکن وہ دن نہ آیا
وعدہ کے بعد وعدے ہوتے رہے تمہارے
جب مانگنے کو جاتے مایوس ہو کے آتے
آواز سن بھی لیتے پھر بھی نہ آپ آتے
صاحب کا نام لے کر ہم بارہا پکارے
دے کر تمھیں ادھار اُس کا صلہ یہ پایا
دیوالیے کی حد تک حالات نے پہنچایا
اب تک ہے یاد ہم کو جیسے وہ دن گذارے
تم سے جو کی بھلائی اور مُول لی لڑائی
آخر کو اَونے پَونے لے کر جاں چھڑائی
مال و وقت کے ہم کو کتنے ہوئے خسارے

Marfat.com

ہوتا اگر ذرا بھی احساسِ پاسداری
اس کے علاوہ اور کیا تھی ہی خطا ہماری
مشکل وقت میں ہم نے تم کو دیئے سہارے
نونقد کی بجائے تیرہ ادھار باٹے
اس چار کے فرق نے ایسے دلائے گھاٹے
دیکھا گیا ہے اکثر اُن کے رہے کنوارے
گر کھا بھی جاؤ دھوکہ پھر اس کو نہ بھلاؤ
آقاؑ کا قول ہے یہ دوبارڈس نہ جاؤ

دیکھے بشیر ہم نے وہ جیت کر بھی ہارے
سن لو ادھار والو دشمن ہو تم ہمارے

(بشیر احمد ہرو)

Marfat.com

رباعی

(۱)

دنایت سے لفظ دنیا مرقوم ہوا ہے
معانی میں کمینگی اور ذلّت وخواری ہے
جب تک نہ ترک کردیں ہم اُس کی محبت کو
دعویٰ مسلمانی کرنا ہی مکاری ہے

(۲)

خود دار ہو کے ہی ذرا بیدار ہوسکتا ہے تُو
کفایت شعار ہوکے زردار ہوسکتا ہے تُو
گر جذبہ غمخواری ہے کر خدمتِ خلق
اپنے علم پر عمل سے ہوشیار ہوسکتا ہے تُو

(۳)

انسانیت کی ابتداء اخلاق کا گر ہو شعور
اخلاق کا پہلا سبق ہے رحمدل ہونا ضرور
رحمدِل جب ہی تو ہوگا گر تجھے ہوگا علم
اس لیے تعلیم میں انسانیت پنہاں حضور

Marfat.com

اشعار

اے مسلماں اس جہاں میں اور کیا چاہتا ہے توں!
دولتِ ایمان جب ہاتھوں میں تیرے آگئی

یوں کارِ دین ودنیاوی ترقی میں رہا حائل
میرے ماحول نے مجھ کو کہیں کا نہیں چھوڑا

یاد رکھو میری نصیحت کو عزیز
زندگی کے کام میں رکھنا تمیز

نہ کر جلد بازی کسی کام میں
وگرنہ خلل آئے انجام میں

سیرت نبویؐ کو رکھ ملحوظ قیل وقال میں
حدوں سے نہ گزر جائے کبھی فعِل وخیال میں

Marfat.com

بلندی کی طرف بڑھتے ہی پاؤں پھسل جاتا ہے
میرا ارمان حسرت کے وہیں آنسو بہاتا ہے

کوشش یہی تو کرنا اس میں بڑا ہے فائدہ
تھوڑا وقت خرچ ہو اور کام ہوزیادہ

جھگڑا جھوٹا قابو سچّا کہہ گئے وڈے وڈیرے
سوجھگت سے ایک لکھت والے ہی رہے چنگیرے

گِن کر لینا گِن کر دینا ہے یہ صحیح اصول
جھگڑا کرنا بعد میں ساری بات فضول

تیری حرکت میں برکت ہے صبر سے کام لیتا جا
یوں ہر ایک کارِ مشکل کو شکستِ فاش دیتا جا

Marfat.com

مان لیتے ہیں سفر ہے اک عذاب
گھر سے باہر نے مگر سب کچھ دیکھا ہم نے

شکل سے ہے عقل اونچی علم سے ہے حِلم اونچا
او ناداں تو نے دانا سے کبھی پوچھا یا نہ پوچھا؟

خُداوند تو بیشک واحد وقدوس عالی ہے
کہ ہر دم ہر گھڑی شاہ وگدا تیرا سوالی ہے

تو کُن کہہ کر کیئے پیدا زمین وآسماں سارے
یہ خاکی نوری وناری کیئے شمس وقمر تارے

اٹھنا چاہو وقت سے تو وقت سے سویا کرو
سونے کے اوقات کو بیکار نہ کھویا کرو

Marfat.com

اے گاہک محترم یہاں ملتا ہے تقدیر
مانگا اگر ادھار تو ہم سے بُرا نہ جان

خداوند امیری تجھ سے دعا ہے انکساری سے
بچا مجھ کو جہاں میں توں مقدموں اور بیماری سے

بشر گر پانچ وقتوں کا صحیح پابند ہو جائے
بہت سی آفتوں کا بالیقیں راہ بند ہو جائے

خودی کی رَد میں آکر بدپرہیز ہوتا ہے
وہ اُحمق ہے ہمیشہ اپنی نادانی پر روتا ہے

جس کو خوفِ خدا ہو گناہ کیسے ہو
جس کی زندگی بقا ہو فنا کیسے ہو

Marfat.com

اگر مقصود ہو پیشِ نظر ماضی الم تیرا
تو لکھنے کیلئے حاضر رہے ہر دم قلم تیرا

جھوٹ کا اور جھوٹ کہنے والے کا نہ یار بن
کامیابی اگر چاہے پہلے ایمان دار بن

اے بشر رکھ یاد اتنا جب کوئی آغاز ہو
پیشتر انجام جانب دل تیرا پرواز ہو

جو اپنے قیمتی اوقات کو سوسو کے کھوتا ہے
وہ صاحب کامیابی سے عموماً ہاتھ دھوتا ہے

تخیّل کو اٹل کرکے میں جب آغاز کرتا ہوں
نہیں انجام تک جاتا تو دم حسرت کا بھرتا ہوں

میرا پاؤں پھسل جاتا ہے جب آگے کو بڑھتا ہوں
جہادت عربی میں بے سروسامان لڑتا ہوں

میں قاتل بھی نہیں ہوں اور سزائے موت بھی سُن لی
اسی وقفہ میں ہی مجھ کو سکونِ قلب رعایت کر!

دعا اتنی سی ہے جب ذائقہ میں موت کا چکھوں!
نحیف آواز میں آخر پڑھوں کلمہ محمدؐ کا

آنے کے واسطے تیرا تھا ایک راستہ
جانے کے واسطے تیرے ہیں راستے ہزاروں

علاقائی سیاست کا عزم تو ہے جوانمردی
مگر میں فیل ہوں ناصح اپنے گھر کی سیاست میں

رباعی

جہاں عشق تے فکر نمازاں دا اوہ وقت نمازاں نہیں سوندے
جہڑے ٹھاٹھ نماز مستیاں وچ اوہ گھر ڈیراں وچ نہیں ہوندے
جو کرنی ہے وہ بھرنی ہے جو بوئے گا وہ کاٹے گا
اے بشیر جو عاقل ہوندے نیں وہ خار مغیلاں نہیں بوندے

طالب دنیا مثل ہے اس پیاسے کی طرح
پیاس ہوتی ہے فزوں پینے سے پانی بحر کا

دولت کے بھوکے کو سکونِ قلب کہاں
یہ تو صرف ذکرِ الٰہی میں ہے پنہاں

تیرا ہر ایک مشکل کام استقلال سے ہوگا
کبھی دل میں نہ آنے دے ہوگا کہ نہ ہوگا

عزت اور تکلیف مشقت ہیں یہ بھائی بھائی
تن آسانی اور عیاشی ذلت ورسوائی

مصروف رہ کے اپنے غم کا علاج کر
مغمومی باقیات پر محنت سے راج کر

فرحت بتول عرف رانی کی کہانی

آؤ بچو سنو کہانی ایک لڑکی کا نام ہے رانی
پتلی دبلی سی لڑکی ہے لیکن ہے وہ بڑی سیانی
رانی کہہ کر کوئی بلائے جی ہاں کہہ کر بھاگی آئے
جب وہ کسی کام کو جائے آہستہ اس سے چلا نہ جائے
عادت ہے اس کی سچ بولے جھوٹ سے کبھی زباں نہ کھولے
صبح سویرے اُٹھ کر نہائے کنگھی لے کر بال بنائے
گرمی ہو یا چاہے سردی رانی پہنے اپنی وردی
پہلے کھانا کھاتی ہے پھر پڑھنے کو جاتی ہے
بغل میں لے کر اپنا بستہ رانی چلے سکول کا رستہ
جب باجی کو سبق سنائے پھر پھر پھر پھر پڑھتی جائے
ہوتی ہے رانی جب پاس سب سے لیتی ہے شاباش
اپنے پیسے آپ بچا کر رکھتی ہے غلہ میں جا کر
جب غلہ ہوجائے فُل توڑ کہ رقم نکالے کُل
رانی اپنی رقم دکھائے سب بچوں کا دل للچائے
بنک میں رقم جمع کروائے رانی بڑی امیر کہلائے
اب بچو تم گھر کو جاؤ اپنے گلے ابھی منگواؤ
کرو کفایت مت شرماؤ رانی سے بھی تم بڑھ جاؤ

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحمن ؁

اجمل کی کہانی

میں ہوں اجمل دیر سے آیا
خوشیوں کا پیغام ہوں لایا
سی ایم ایچ میں پیدائش پر
سب نے رب کا شکر بجایا
جتنے دوست ابو جی کے
ہرکوئی دینے مبارک آیا
رانا ماموں ہنستا آیا
سب کے لیے مٹھائی لایا
کوٹ ہرو سے نانی جی کو
رانا ماموں لے کر آیا
رب کا شکر بجا کر نانی
مجھ کو چوم کر گود اٹھایا!

Marfat.com

گھر آئے تو دادا جی نے
نور مصطفیٰ نام رکھوایا
سب سے پہلے ابو جی نے
اللہ اللہ مجھے سیکھایا
دیکھو گے میری نئی ایجادیں
یارب سائنسدان بنایا
انشاء اللہ کبھی کروں گا
پاکستان کا نام سوایا
میری بابت نانا جی نے
جو فرمایا سچ فرمایا

اِرم کی کہانی نانا کی زبانی

اِرم ناز ہے میرا نام — سب کو پہلے کروں سلام
سکھیوں اب تم سُنو کہانی — جو لکھوائی آنٹی رانی
دادا جان ہوجائیں اداس — مجھ کو رکھیں اپنے پاس
دادی مجھ کو لاڈ لڈائے — اچھی اچھی بات سکھائے
کھانے کو دے مجھ کو مٹھائی — بسکٹ ٹافی دودھ ملائی
کوثر پھپھو مجھے بلائے — ٹیلیویژن مجھے دکھائے
امی جب مجھ کو بلائے — ابو مجھ کو لے کر آئے
گھروں سے بچوں کو بلاؤں — کھیلوں کودوں شور مچاؤں

ارم السلام ارم السلام

مسرور کی کہانی نانا کی زبانی

مجھ کو کہتے ہیں مسرور — میری باتیں سنوں ضرور
چاہے مجھ کو کوئی کھلائے — میں نہیں کرتا کوئی غرور
ہاتھ میں آئے جو شے پھینکوں — چاہے ہو جائے چکنا چور
ایک نظر میں گھر والوں سے — کرواتا ہوں معاف قصور
جو میں چاہوں کر رہتا ہوں — ہم بچوں کا ہے دستور
دن میں کئی دفعہ سوتا ہوں — عادت سے کچھ ہوں مجبور
دادا جان کے ہوں، ہاں کر کے — غم کر دیتا ہوں سب دور
دادی اماں، پھوپھی، چاچے — آنکھوں سے نہیں کرتے دور
ابو کا ہوں آنکھ کا تارا — جیسے موسیٰ کوہ طور
کھیلتا ہوں یا سوجاتا ہوں — رونا مجھ سے کوسوں دور
چاہے کچھ کھایا نہ جائے — کوشش کرتا ہوں بھرپور

میری بابت لکھنے والے
نانا جی کا ہوں مشکور

حاجی بشیر احمد

Marfat.com

تصویر

Marfat.com

پیدائش غلام طٰہٰ نور

مورخہ ۲ جولائی ۲۰۰۷ء بروز اتوار بہاولپور ۷ بجے شام

میجر ڈاکٹر حاشر حسین

بہاولپور سے فون آیا مبارک ہو مبارک ہو
خدا نے فضل فرمایا مبارک ہو مبارک ہو
خدا سے دعائیں مانگتے تھے جو ہی پوری دعا کر دی
شکر رب کا ہے جس نے رانی کی خالی گود بھر دی
جہاں تک بھی خبر پہنچی عزیزوں، رشتے داروں میں
مژدہ سن کے پہنچا دی خبر سب طلب گاروں نے
کیا سجدہ شکر چھوٹے بڑوں نے شادمان ہو کر
دعا نانے نے مانگی اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر
الٰہی اس نومولود کو عمر درازی دے
فضل اپنے سے ہر میدان میں ان کو سرفرازی دے
اخوت کا، محبت کا، شجاعت کا ہو دل دادہ
ثروّت کا صداقت کا سعادت کا ہو دلدادہ

خداوند توں بے شک واحد و قدوس عالی ہے
کہ ہر دم ہر گھڑی شاہ و گدا تیرا سوالی ہے
الٰہی غلام طٰہٰ نور کی ہر مشکل آساں کرنا
انہیں اقبال مندی میں سالار کارواں کرنا
تو بہتر جانتا ہے اے خدا ہم تجھ سے کیا مانگیں؟
ہمارے حق میں جو بہتر ہو وہی دے دے تو بن مانگے

بشیر احمد از کوٹ:

Marfat.com

Marfat.com